ألا إن أولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام میمنت فرجام تحفۂ ارباب جواہر نایاب فی تحقیق
سلسلۃ السادات الکرام ومشاہیر شیوخ العظام اعنی خاندان بزرگانِ دین
بیان سادات ومشائخین یعنے جامع البرکات فی ذکر نسب السادات

الموسوم بہ

تذکرۃ الانساب
سنہ ۱۳۲۲ ہجری

از تصنیف

فاضل اجل و عالم اکمل جناب مولانا مولوی سید امام الدین احمد بن مولانا مفتی
سید عبد الفتاح صاحب المعروف مولوی میر اشرف علی النقوی الحنفی القادری گلشن آبادی
مدرس فارسی مدرسہ عالیہ گورنمنٹ شہر ناسک بفرمائش سید شبیر الدین احمد صاحب نقوی گلشن آبادی

فضل المطابع دہلی میں عبد الغفار بیگ کے اہتمام سے سنہ ۱۳۲۲ ہجری چھپا

فہرست تذکرۃ الانساب

فہرست تذکرۃ الانساب

فہرست تذکرۃ الانساب

فہرست تذکرۃ الانساب

اعلان

جمیع بزرگان کرام اور مشائخین عظام ہندوستان کی خدمت بابرکت میں التماس یہ ہے کہ راقم نے اس کتاب میں خصوص اپنے ملک کے بزرگان اور سادات عظام کے نسب نامے لکھے اور جہاں تک بندہ کے ہاتھ آئے سب کو ایک جائے تحریر کر جو کچھ اس میں سہو و خطا ہو بندہ کو اُس سے اطلاع بخشیں اور اُسکی عفو کریں۔ العذر عند کرام الناس مقبول ہے بندہ جو صاحب اپنا نسب یا اپنے بزرگوں کا نسب نامہ اور وہ کون سے سنہ میں ہندوستان آئے اور کہاں سکونت کی سنہ وفات در اور اب اُنکی اولاد کہاں کہاں سکونت پذیر ہے۔ تحریر فرماکے ذیل کے پتہ پر ارسال کریں بندہ بسر و چشم اس کتاب میں طبع ثانی کے وقت درج کریگا۔ ذکر آنکا موجب خیر و برکت صفحہ روزگار پر باقیات الصالحات اور یادگار رہیگا۔

العبد المذنب فقیر سید امام الدین احمد گلشن آبادی
محلہ درگاہ شریف۔ شہر ناسک۔

اطلاع

یہ کتاب تذکرۃ الانساب شہر بمبئی بھنڈی بازار میں کتب فروشوں کی دوکانوں پر فروخت کے لئے میسر ہے جس قدر نسخے مطلوب ہوں طلب فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد خاتم النبیین وعلیٰ آلہ الطاہرین
وعلیٰ اصحابہ المہتدین الیٰ یوم الدین اما بعد الراجی الیٰ رحمتہ الصمد فقیر سید امام الدین احمد
ابن مفتی سید عبد الفتاح المعروف مولوی سید اشرف علی ابن سید عبد اللہ حسینی گلشن آبادی
نوزی انسا حنفی مذہبا قادری چشتی مشربا عفا اللہ عنہ وعن سائر المسلمین ناظرین کی خدمت مین
عرض رسا ہے کہ بندہ نے اکثر شجرے جدیہ بزرگان خاندان سادات و شیوخ کرام کے جو بلاد
ہند مین باعث رونق اسلام و ترویج دین محمدی تشریف لائے اور جنکی قدوم میمنت لزوم سے
ہندوستان کی سرزمین کو آج افتخار و اعزاز حاصل ہے جمع کرکے تحریر کر رکھا تھا جبکہ کتاب تاریخ
الاولیا راقم ہذا کی اتمام کو پہنچی دل کے شوق نے اس امر پر آمادہ کیا کہ ملک ہند کی سرزمین میں جو خاندان
سادات کرام مشہور ہین اور اُن مین بڑے بڑے علما و اولیا گزرے ہین اُن کا سلسلہ جدیہ کہ ہوتے ہوتے
امام کو ائمہ اہل بیت مین ملتا ہے لکھنا چاہیئے غرض واہب العطیات نے شیوخ کرام کی ارواح کی
امداد سے اس مطلب پر مجھکو فائز کیا اور جہان تک جن بزرگون کے نسب راقم کے ہاتھ آئے اس
امام کے ذکر مین تحریر کر دیئے گئے تا ہر ایک کو معلوم ہو کہ ہندوستان کی سرزمین پر کن کن اماموں
کی اولاد کہان کہان بستی ہے اور کون سے زمانہ مین یہان آئی ہے چنانچہ مجمع الانساب مصنفہ مولانا
حضرت سید محی الدین بیجاپوری رح کنز الانساب مصنفہ حضرت سید عطا حسین صاحب ابو العلائی
نسب نامہ کلان مطبوعہ لاہور مولفہ حضرت مولانا شاہ ضیاء اللہ لاہوری رح بحر الانساب مولفہ حضرت

سید محمد رح جواہر الانساب مولفہ جدی مولانا سید عبداللہ حسینی رح وکتب و رسائل تذکرۃ اولیاء اللہ وغیرہ و شجرات قدیم بزرگان خاندان سادات سے ہر ایک کے نسب کو مع اُن کے حال کے نئی ترتیب سے ارقام کیا اور خاتمہ مین تبرکاً بعض صحابہ کبار کے اولاد کے چند خاندان کا حال بھی لکھدیا ہے اور نام اس رسالہ کا **تذکرۃ الانساب** رکھا ناظرین باتمکین سے امید ہے کہ اگر کہین اس مین سہو و خطا دیکھین بنظر بزرگانہ اصلاح فرماوین اور مولف تو دعائے خیر سے یاد کرین وما توفیقی الا باللہ وعلیہ توکلت والیہ انیب +

بیان حضرت سیدنا خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کتب سیر مین یہہ مرقوم ہے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان متفق علیہ - تمام مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ولادت آپ کی دوشنبہ بارہوین ربیع الاول عام الفیل کے سال اول مین واقع ہوئی چالیس برس کی عمر مین تاج نبوت و خلعت رسالت سے سرفراز ہوئے اور بعد وحی کے ۱۳ برس آپ مکہ معظمہ کے درمیان تبلیغ احکام الٰہی مین مصروف رہے اور پھر مدینہ کے طرف ہجرت کی اور گیارہ برس وہان اوامر اور نواہی کے احکام پہنچانے مین مشغول رہے مدت ایام نبوت تیئس ۲۳ برس اور گیارہوین سال نبوت مین آپ کو معراج ہوئی اور والدہ آپ کی آمنہ بنت وہب تھین جو دو واسطے سے حضرت عبد مناف کے سلسلہ مین پہنچتی ہین - تاریخ وفات آپ کی وقت عصر بارہوین ربیع الاول اور مقام رحلت حجرہ مطہرہ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کی تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیان تھین حضرت ابراہیم حضرت قاسم - حضرت عبداللہ - حضرت ام کلثوم - حضرت رقیہ - حضرت زینب - حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم - اور اسامی بی بیان آپ کی یہ ہین - حضرت خدیجۃ الکبریٰ حضرت سودہ - حضرت عائشہ صدیقہ - حضرت حفصہ - حضرت ام سلمہ - حضرت زینب

بنت جحش حضرت ام حبیبہ حضرت زینب بنت خزیمہ حضرت میمونہ حضرت جویریہ
حضرت صفیہ رضی اللہ عنہن **تاریخ رحلت** چون حیات النبی بحکم خدا

شد ز دار فنا بقصر بقا	عمر آن شاہ قبلۂ آمال
ابن عباس گفت شصت و سال	روز مولود و نقل آن محمود
گفت شاہ نجف دوشنبہ بود	سال نقلش خرد بہ تعمیہ خواند

از محمد زمانہ خالی ماند
سنہ ۱۱ ہجری

بیان خلیفۂ اول حضرت امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

نسب نامہ حضرت امیر المومنین ابی بکر الصدیق بن ابی قحافہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن عدی بن کعب بن لوی ہے نسب آپ کا حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نسب کے ساتھ کعب بن لوی مین جاکر ملتا ہے واقعہ فیل سے چار برس چار مہینے بعد آخر روز دوشنبہ کو تولد ہوئے دو برس پانچ مہینے خلافت کی تریسٹھ برس کی عمر مین شہادت آپ کی یہودی کے زہر دینے سے اور ایک سال کی بیماری کی تکلیف اٹھانے سے روز جمعہ بائیسوین جمادی الآخری سنہ ۱۳ ہجری مین واقع ہوئی اور بموجب وصیت کے روضہ مطہرہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم مین مدفون ہوئے **تاریخ وفات**

آنکہ صدیق اکبرش نام ست	حامی دین و شرع اسلام ست
در خلافت خلیفۂ اول	در صحابہ ز ہر یکے افضل
خسرو تخت شرع و کشور دین	خسر سید زمان و زمین
پیشوا و سر آمد اصحاب	مقتدائے ہمہ اولی الالباب
ہست در شان آن ستودہ شعار	ثانی اثنین اذ ہما فی الغار
رضی اللہ عنہ در شانش	آسمان و زمین ثنا خوانش
بست و دوم جمادی اخری بود	کہ بدار البقاش نقل نمود
عقل سال وصال او فرمود	در سنہ جود رفت صاحب جود

قبر او جنبِ مرقدِ سرور	ہمقرانیش ہمچون شمس و قمر

آپکے چار صاحبزادے حضرت عبداللہؓ - عبدالرحمنؓ - جعفرؓ و محمدؓ - اور تین صاحبزادیان حضرت بی بی عائشہ صدیقہؓ - بی بی اسماءؓ - اور ایک کا نام پردہ حجاب مین ہے آپکی اولاد شیخ صدیقی کہلاتی ہے چند بزرگون کے نسب نامے ذیل مین تحریر ہوتے ہین -

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ سلسلہ سہروردیہ کے آپ امام ہین

نسب نامہ آپ کا اس طرح رسالہ مناقب الشیوخ مین مرقوم ہے شہاب الدین سہروردی بن شیخ عماد الدین بن شیخ نجم الدین - بن مجدد الدین - بن رفیع الدین - بن صدر الدین بن محمد متین - بن محمد مبین - بن شیخ امین - بن شیخ عبید اللہ بن شیخ عبد اللہ بن عبد الجلیل ابن شیخ ابوبکر ثانی معروف شیخ عبد الفتاح - بن شیخ محمد آدم - بن شیخ محمد اسلم - بن شیخ محمد نوح - بن محمد یوسف - بن اسماعیل - بن شیخ ابراہیم - بن عبد اللہ - بن شیخ محمد عتیق - ابن حضرت عبد الرحمن - بن حضرت امیر المومنین ابی بکر ن الصدیق رضی اللہ عنہم - آپ بڑے شیوخ کرام اولیائے عظام سے ہین جنکی فیوضات ظاہری و باطنی محیط عالم ہین -

تاریخ رحلت و ولادت

عمدۃ الواصلین شہاب الدین	قدوۃ الکاملین شہادت الدین
سال مولود آن بدان بہ یقین	اکمل الاولیا شہاب الدین
شد رقم سالِ نقل آن والا	زیب دادہ بجنت الاعلےٰ
باز از روئے اختلاف جہان	جمعہ و عشرہ محرم دان
سال نقلش بگفت ارض و سما	ساکنِ اوج جنت والا ۶۳۲

نسب نامہ

اس خاندان کے ایک بزرگ حضرت مولانا شیخ عیسیٰ مدنی الصدیقی احمد آباد گجرات مین تشریف لائے جنکا نسب نامہ یہ ہے۔ عیسیٰ مدنی الصدیقی بن شیخ حسین محمد بن شیخ عبد الرحیم بن مولانا شیخ حماد الدین بن شیخ محمد بن مولانا شیخ احمد

شرف جہان - بن شیخ موسیٰ - بن شیخ حسن محمد - بن شیخ عبد الغفار - بن شیخ عثمان - بن شیخ محمد - بن شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اسرارہم - آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ وجیہ الدین گجراتی کے ہین - پندرہ رمضان کو رحلت فرمائی احمد آباد گجرات مین مدفون ہین - اُن کے فرزند اکبر مولانا قاضی احمد مدنی جو بڑے عالم فاضل اور ولی کامل تھے اور بندر مبارک سورت کے قاضی مقرر ہوئے تھے وہین آسودہ ہین اور اولاد اُن کی سورت مین رہتی ہے - دوسرے فرزند قاضی ابو الحسن گجراتی جو بڑے عالم و فاضل اور بزرگ وقت تھے اور بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے معسکر مین عہدہ دار القضاۃ پر منصوب تھے ۱۱ - ربیع الثانی ۱۰۹۷ھ ہجری کو انتقال فرمایا اور احمد آباد محلہ خانپور مین آسودہ ہین - اس بزرگ کے دو صاحبزادے ایک شیخ احمد شطاری اورنگ آبادی دوسرے مولانا خلیل الرحمن بیجا پوری - حضرت شیخ احمد اورنگ آبادی فرزند صغیر نے اورنگ آباد دکن مین جاکر عَلَم ارشاد و ہدایت کو بلند کیا حضرت سید احمد شطاری گجراتی خلیفہ حضرت بزرگ عصر شاہ برہان راز الٰہی برہانپوری شطاری کے مرید و خلیفہ ہوئے سید احمد گجراتی نے ۱۳ - ماہ صفر ۱۱۰۹ھ ہجری کو رحلت فرمائی اورنگ آباد مین آسودہ ہین غرض شیخ احمد مرحوم ہمیشہ مریدون کی تعلیم و تربیت مین مصروف رہتے اپنے عصر مین مشایخین دکن کے درمیان بے نظیر رہتے تھے شاہ افضل اور شاہ مجدد الدین وغیرہ آپ کی خلفائے کاملین سے مشہور ہین دوسری ربیع الاول ۱۱۵۱ھ ہجری مین انتقال فرمایا اورنگ آباد مین آسودہ ہین - اُن کے فرزند مولانا شاہ غلام حسین جو مشاہیر مشایخین دکن سے ہین اور مدت تک سجادہ مشیخت کو زیب و زینت دیتے رہے چودہوین ذیقعدہ ۱۲۰۳ھ کو انتقال فرمایا اور حیدرآباد دکن مین آپ کا مزار ہے - مولانا محمد خلیل الرحمن بیجاپوری فرزند اکبر حضرت قاضی ابو الحسن گجراتی آپ اولیاے کاملین و علماے عاملین و مشاہیر مشایخین متاخرین بیجاپور سے ہین بعد وفات والد ماجد کے بیجاپور تشریف لائے عالمگیر بادشاہ نے آپ کی کمال بزرگی علم کو دیکھکر منصب صدارت بیجاپور پر مقرر کیا اور چند دیہات آپکے اخراجات کے لئے انعام دیا آپ نے تمام عمر درس تدریس مین گزاری

مولوی سید مرتضیٰ اور مولوی شمس الدین وغیرہ نے آپ سے علوم ظاہری کو حاصل کیا
اور حافظ عبد العظیم بن حافظ عبد الرحیم عرف سادشاہ نے آپکے حالات مین ایک رسالہ
تحریر کیا ہے غرض آپ نے بارہوین ربیع الاول ۱۱۴۳ھ کو دنیائے فانی سے رحلت فرمائی
مزار آپ کا اندرون حصار بیجاپور ہے۔ **تاریخ رحلت**:

از برائے سال وصل راہنما	فکر من در منزل علیا برفت
ہاتف غیبی بگفت از صد فسوس	آہ ربی قطب دین دنیا برفت

اُن کے فرزند حضرت مولانا محمد اکرم جو مشاہیر علمائے دکن سے ہین جامع علوم ظاہری
و باطنی تھے ہمیشہ مدرسہ مین طلبہ کو درس دیا کرتے آپ کے تلامیذ مولوی سید عبد اللہ
سید محمود قادری وغیرہ مشہور ہین۔ غرض آپ کی ذات سے صدہا طلبہ علوم ظاہری
مدارج اعلیٰ پر پہنچے تیسری رمضان ۱۲۰۰ھ کو انتقال فرمایا اور اندرون حصار بیجاپور مدفون
ہوئے۔ اُن کے فرزند مولوی محمد ابو القاسم جو عہدۂ صدارت پر بیجاپور مین مقرر تھے
ستائیسوین ذیقعدہ ۱۲۰۳ھ کو انتقال فرمایا اُن کے فرزند مولوی محمد اکرم ثانی عرف حضرت
بادشاہ صاحب جو بیجاپور مین ممتاز عصر بزرگ عالم ظاہری و باطنی تھے صدی چہاردہم
کے ابتدائی سال مین رحلت فرمائی اور بیجاپور مین آسودہ ہین۔ اب اس خاندان عالی کے
چند حضرات بیجاپور شولاپور وغیرہ مین سکونت پذیر ہین۔ روضۃ الاولیا۔

حضرت شیخ منتخب الدین قادری صدیقی دہولقی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا روضۃ الاولیا مصنفہ محمد ابراہیم بیجاپوری مین اس طرح مرقوم ہے شیخ
منتخب الدین قادری صدیقی الدہولقی بن شیخ محمد بن شیخ حسین۔ بن شیخ محمد بن مولانا
شیخ علی خطیب گجراتی بن شیخ عبد الرحمن۔ بن شیخ علی۔ بن شیخ عبد اللہ صدیقی۔ بن شیخ حسن
محمد۔ بن شیخ عبد الغفار صدیقی۔ بن شیخ عثمان۔ بن شیخ محمد۔ بن شیخ الشیوخ شہاب الدین
سہروردی قدس اسرارہم۔ آپ ولی کامل عالم ربانی مشاہیر مشائخین کرام سے ہین آپ دہولقہ
گجرات سے محمد آباد بندر کو تشریف لائے اور قطب العرفا مخدوم شیخ ابراہیم خلف رشید

شیخ المشائخ مخدوم حضرت شمس الدین ملتانی بیدری سے سلسلہ قادریہ کی بیعت و اجازت تھی
حاصل کی سلطان ابراہیم عادل شاہ کے زمانہ سلطنت میں آپنے بڑا اعزاز پایا۔ مزار آپ کا
بیرون حصار بیجاپور ابراہیم دروازہ کے جانب ہے آپکے فرزند فخر الواعظین مخدوم شیخ
محی الدین واعظ بڑے عالم کامل فاضل دہر میں۔ محمد عادل شاہ کے زمانہ بادشاہت میں
آپ کا بڑا عروج تھا ۱۰۳۹ھ ہجری میں آپنے رحلت فرمائی اپنے والد کے مزار کے قریب آپ دفن
ہیں۔ اُن کے فرزند شیخ منتخب الدین بڑے بزرگ عارف باللہ مشائخین بیجاپور میں نامور
اور معزز تھے۔ علم ظاہری و باطنی کا درس وارشاد تمام عمر دیتے رہے فیض آپ کا اطراف
بیجاپور وغیرہ میں جاری ہے۔ سنہ وفات معلوم نہ ہوئی۔ اولاد اُن کی موضع گوسنگی اپنے
جاگیر یافتہ گاؤن میں سکونت رکھتے تھے۔ **نسب نامہ** الحال شیخ وجیہ الدین اور
شیخ منتخب الدین دونوں حقیقی بھائی وہان رہتے ہیں جنکا نسب یہ ہے۔ شیخ وجیہ الدین
بن شیخ نور اللہ۔ بن شیخ وجیہ الدین۔ بن شیخ نور اللہ۔ بن شیخ عبدالسلام۔ بن شیخ منتخب الدین
بن شیخ محی الدین واعظ بن عمدۃ الاولیا مخدوم شیخ منتخب الدین قادری دہولقی بیجاپوری
قدس اسرارہم۔ منقول از روضۃ الاولیا بیجاپور۔

حضرت شاہ فضل رحمن مرادآبادی قدس سرہ

کتاب ملفوظ فضل رحمانی میں آپ کا نسب نامہ مرقوم ہے۔ مولانا شاہ فضل رحمن
بن شاہ اہل اللہ۔ بن شیخ محمد فیاض۔ بن شیخ برکت اللہ۔ بن شیخ نور محمد۔ بن شیخ
عبداللطیف۔ بن شیخ عبدالرحیم۔ بن حضرت محمد المعروف بہ مصباح العاشقین عمری
صدیقی چشتی قدس سرہ۔ حضرت شیخ محمد المعروف بہ مصباح العاشقین قدس سرہ۔ بڑے
مشہور اولیاء اللہ سے ہیں صدیقی شیخ ہیں۔ صاحب کشف وکرامات اور عجیب حالات تھے
سکندر لودہی بادشاہ دہلی کے زمانہ میں آپ موجود تھے حضرت شیخ احمد بدایونی چشتی کے آپ
مرید و خلیفہ ہیں۔ پھر خدمت میں شیخ جلال گجراتی چشتی کے آکر فیض کامل حاصل کیا [illegible] ہجری
میں آپ نے انتقال فرمایا اور قصبہ ملاوان میں آپ کا مزار ہے۔ اسی بزرگ کے اولاد میں

حضرت قطب الوقت مولانا شاہ فضل رحمن مرادآبادی ہین علوم ظاہری مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی مولانا شاہ اسحاق دہلوی اور مولوی نور وغیرہ سے حاصل کیا اور علم سلوک حضرت شاہ محمد آفاق نقشبندی رحمہ اللہ علیہ سے حاصل کیا اور اُن کے مرید وخلیفہ ہوئے آپ مشاہیر علمائے ربانی سے ہین بڑے بڑے علماء وفضلا آپ کی خدمت مین آکر بیعت سے مشرف ہوتے تھے آپکے فیوضات ظاہری وباطنی دور و نزدیک درخشان وتابان ہین خلیفہ ارشد آپکے مولانا مولوی سید محمد علی صاحب مدظلہ العالی لکھنؤ مین تشریف رکھتے ہین ۲۲- ربیع الاول ۱۳۱۳ہجری مین آپنے رحلت فرمائی گنج مرادآباد ضلع اوناؤ مین آپ کا مزار ہے فی الحال آپکے فرزند حضرت احمد میان صاحب مدظلہ العالی گنج مرادآباد مین تشریف رکھتے ہین۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی قدس سرہ

نسبنامہ آپ کا جواہر الانساب مین اس طرح لکھا ہے۔ شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی بن شیخ ابو محمد بن شیخ ابراہیم بن شیخ عبداللہ بن شیخ شہاب الدین۔ بن شیخ زکریا۔ بن شیخ نورالدین بن شیخ سراج الدین۔ بن وجدالدین۔ بن شیخ مسعود۔ بن شیخ رضی الدین۔ بن شیخ ابوالقاسم بن جعفر۔ بن حضرت امیرالمومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم۔ آپ کبار اولیائے متصرفین واعلم مشائخین سے ہین صاحب مقامات ظاہری وباطنی تھے۔ جد بزرگ آپکے مکہ سے خوارزم مین آکر ملتان مین سکونت اختیار کی اور بادشاہ وقت نے آپکی لئے انعام وغیرہ مقرر کیا وہین اسیکے ایک صاحبزادے شیخ ابو محمد شاہ وجیہ الدین پیدا ہوئے جو بڑے عالم کامل گزرے ہین اُن کے فرزند حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی ہین جو ۵۰۶ھ مین تولد ہوئے بعد وفات پانے والد کے بخارا جاکر علوم ظاہری کو حاصل کیا اور پھر پانچ برس مدینہ مین رہکر وہان کے علماء فضلا سے استفادہ حاصل کئے۔ اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے خرقہ خلافت اخذ کیا۔ ملتان مین آکر سکونت اختیار کی ہزارہا کو اپنے حلقہ ارادت مین لائے اور فیض ظاہری وباطنی سے ملتان اور اسکے اطراف و دور و دراز ملکون کو مالامال کردیا ۶۶۶ھ ہجری مین رحلت فرمائی اور ملتان ہی مین مدفون ہین۔ فرزند اُن کے شیخ صدرالدین عارف جو بڑے عارف باللہ تھے

بعد رحلت والد کے مسند ارشاد و ہدایت کو زینت بخشی اور صدہا طالبان خدا کو منزل مقصود تک
پہنچایا غرض آپ کی ذات سے اسلام نے بڑی رونق پائی آپ کے چھے بھائی تھے شیخ برہان الدین
شیخ ضیاءالدین۔ شیخ علاؤ الدین۔ شیخ شہاب الدین۔ شیخ قدوۃ الدین۔ شیخ شمس الدین۔ بزرگ
بزرگ وقت اور صاحب علوم ظاہری و باطنی تھے۔ شیخ صدر الدین عارف نے ۲۳ ذیحجہ ۷۳۲
ہجری کو رحلت فرمائی اور ملتان میں مدفون ہیں۔ اس خاندان میں بڑے بڑے علما و فضلا گزرے

نسب نامہ اسی خاندان میں حضرت مفتی غلام محمد لاہوری جو بڑے عابد و زاہد صاحب
ہیں شریعت و تقویٰ اور ہمیشہ تعلیم و تربیت میں طلبہ کے مصروف رہتے ۱۲۳۳ ہجری میں انتقال
فرمایا اور لاہور میں مدفون ہیں فی الحال اُن کے فرزند مفتی غلام سرور صاحب لاہور میں
سکونت پذیر ہیں اور تالیف و تصنیف میں مشغول ہیں چنانچہ دو چار کتابیں اُن کی تصنیف
کی ہوئی بندہ کے بھی نظر سے گذریں ہیں خزینۃ الاصفیا وغیرہ اُنکا نسب نامہ یہ ہے۔ مفتی
غلام سرور۔ بن مفتی غلام محمد۔ بن مفتی رحیم اللہ۔ بن رحمت اللہ بن حافظ محمد تقی۔ بن محمد
نقی۔ بن مولانا کمال الدین۔ بن عبد السمیع۔ بن عتیق اللہ۔ بن برہان الدین۔ بن محمد محمود
بن عبد السلام۔ بن عنایت اللہ۔ بن مولانا کمال الدین۔ بن شیخ مخدوم المشہور میاں کلاں مفتی
لاہور۔ بن شیخ جیون۔ بن قطب الدین۔ بن شہاب الدین۔ بن مخدوم شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی
قدس سرہم۔ اس خاندان کے اور بھی حضرت لاہور میں مقیم ہیں۔

حضرت مولانا شیخ محمد طاہر پٹنی محدث قدس سرہ

نسب نامہ اُنکا اسطرح مرقوم ہے۔ مولانا شیخ محمد طاہر پٹنی بن شیخ محمد جمال۔ بن شیخ احمد بن شیخ صدر الدین۔ بن شیخ
محمد شریف بن شیخ محمد یعقوب بن شیخ عبد اللہ بن شیخ برہان الدین بن شیخ معین الدین بن شیخ عبد اللہ بن شیخ
رزہ بن شیخ جنید کشیلی۔ بن شیخ بدر الدین۔ بن شیخ محمد علی خراسانی۔ بن شیخ محمد مرہ
بدر۔ بن شیخ قاسم محمود۔ بن شیخ عبد اللہ۔ بن شیخ ابو الفضل۔ بن شیخ عبد الرحمن۔ بن
شیخ احمد بکری۔ بن شیخ عبد اللہ۔ بن شیخ عبد الرحمن۔ بن شیخ قاسم۔ بن۔ محمد بن امیر المومنین
سیدنا ابی بکر ن الصدیق رضی اللہ عنہم آپ علمائے کبار و فخر علمائے حنفیہ گجرات سے
ہیں حرمین شریفین کو جاکر علوم ظاہری کو اُسوقت کے علما کی خدمت میں تکمیل کو پہنچایا

اور مولانا شیخ علی متقی کی خدمت مین رہکر علوم باطنی کے اسرار حاصل کئے اور اُن سے بیعت کی اور خرقۂ خلافت لیکر ملک گجرات کے طرف راہی ہوئے مجمع البحار فی علم الحدیث دو جزو کتابین آپ کی تصانیف سے مفید و مشہور ہین - اور بدعت سیئہ کو جو اپنی قوم مین پھیلی ہوئی تھی دور کیا - اور معاندین کے ہاتھ سے چھٹی شوال ۹۸۶ھ ہجری کو شہادت پائی اور پیران پٹن گجرات مین مدفون ہین - آپ کے فرزند مولانا شیخ محمد عبدالواسع جو بڑے عالم کامل صاحب معارف تھے اور سید آدم بنوری نقشبندی سے فیض خلافت نقشبندیہ حاصل ہوئے تھے اور ہمیشہ طلبہ کے درس و تدریس مین مشغول رہتے - بارہوین شوال ۱۰۱۱ھ ہجری کو انتقال فرمایا اور پیران پٹن مین مدفون ہین - آپکے اولاد کے چند گھر ابتک پیران پٹن مین موجود ہین ؎

(حیات العلماء تذکرہ علماے ہند)

حضرت شیخ صلاح الدین چشتی غازی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے حضرت شیخ صلاح الدین - بن شیخ عبداللہ غازی - بن شیخ حمید الدین - بن شیخ صدرالدین - بن شیخ جلال الدین - بن شیخ جمال الدین - بن شیخ مظفر غازی - بن شیخ ظہیرالدین - بن شیخ علاؤالدین - بن شیخ یحیٰی - بن شیخ ابوسعید - بن شیخ ابو اسحاق بن شیخ زین العابدین - بن محمد - بن امیرالمومنین ابی بکرن الصدیق رضی اللہ عنہم - یہ بزرگ بڑے ولی کامل صاحب تفرید و تجرید تھے نام آپ کا مشہور شیخ سیلان چشتی ہے حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے خرقۂ خلافت چشتیہ کو اخذ کیا مقام پونا مین جو دارالہنود تھا سکونت کی عَلَم ارشاد و ہدایت کو بلند کرکے اسلام کو اس ملک مین رونق بخشی اور ۹۰۳ھ ہجری ماہ شعبان مین رحلت فرمائی اور پونہ مین مدفون ہین - آپ کے برادر حقیقی شیخ شہان غازی کی اولاد پونہ مین روضۂ مبارک کے گرد سکونت رکھتی ہے - چنانچہ اندنون حاجی عبداللطیف سلمہٗ موجود ہین اور راقم کے حال پر نظر عنایت رکھتے ہین

(تذکرۃ المشائخ دکن ۱۲)

حضرت شیخ عبداللہ شطاری قدس سرہٗ

نسب نامہ آپ کا انوار الاولیا مین مرقوم ہے۔ شیخ عبداللہ شطاری۔ بن شیخ حسام الدین بن شیخ عبداللہ۔ بن شیخ رشید الدین۔ بن ضیاء الدین۔ بن نجم الدین۔ بن جمال الدین۔ بن عبدالرحمن۔ بن عماد الدین۔ بن شہاب الدین۔ بن محمد۔ بن شیخ عبداللہ بن محمد طوسی۔ بن عبداللہ۔ بن سعید الدین۔ بن حسین۔ بن قاسم بن ابو نصر۔ بن محمد بن عبداللہ۔ بن عبدالرحمن۔ بن قاسم۔ بن محمد۔ بن حضرت امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم۔ آپ بڑے بزرگ عارف باللہ تھے صاحب نخل فردوس نے لکھا ہے۔ سلسلہ طیفوریہ مین پہلے شطار کا خطاب آپ کو ملا ہے آپ جونپور سے ملک مالوہ کی طرف تشریف لائے اللہ دار الفقر مندو مین سکونت اختیار کی اور اسلام نے وہان آپ کے ذات سے بڑی رونق پائی۔ ہزارہا بندگان خدا کو فیض باطنی پہنچایا آپ نے اشغال واذکار مین شطاریہ کے ایک رسالہ تحریر کیا ہے حضرت شیخ قاضن آپ کے کاملین خلفا سے ہین سنہ ۹۰ ہجری مین رحلت فرمائی اور مندو مین مدفون ہین (انوار الاولیاء)

حضرت مخدوم حسام الدین جائیسی قدس سرہٗ

نسب نامہ آپ کا کنز الانساب مین یہ تحریر ہے۔ مخدوم احسام الدین۔ بن شیخ۔ امام الدین۔ بن شیخ قیام الدین۔ بن شیخ بدر الدین۔ بن شیخ محمد اعظم۔ بن شیخ محمد اسلم بن شیخ محمد کرم۔ بن شیخ محمد ماہ۔ بن شیخ محمد جاہ۔ بن شیخ ظہیر الدین۔ بن شیخ عبداللہ بن شیخ صدر عالم۔ بن شیخ دانیال۔ بن شیخ عبداللطیف۔ بن شیخ محمد جمال۔ بن شیخ احمد کمال۔ بن شیخ سلیمان۔ بن شیخ داؤد۔ بن شیخ مسعود۔ بن شیخ عاصم۔ بن شیخ قاسم بن محمد۔ بن حضرت ابی بکر ن الصدیق رضی اللہ عنہم آپ بڑے بزرگ عالم علوم ظاہری وباطنی بزرگ وقت شیخ طریقت اپنے زمانہ کے تھے مزار آپ کا موضع جلال پور کمیرہ مین ہے اولاد آپکی وہین سکونت رکھتی ہے۔ چنانچہ میر قاسم بن میر حسام حیدر و میر محمد کاظم وغیرہ مشہور ہین

کنز الانساب ۱۲

حضرت شیخ نظام الدین چشتی اورنگ آبادی قدس سرہ

نسبنامہ آپ کا شیخ شہاب الدین سہروردی کو پہنچکر عبد الرحمن بن امیر المومنین حضرت ابی بکر بن الصدیق رضی اللہ عنہم کو ملتا ہے جامع علوم ظاہر و باطن ملک پورب سے دہلی مین تشریف لائے اور خدمت مین حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی کے تحصیل علم ظاہر کرکے بیعت سے مشرف ہوئے اور بعد چندے حسب اشارہ پیر دکن کی طرف آکر اورنگ آباد دکن مین علم ارشاد وہدایت بلند کیا صدہا آدمی آپ کے فیوضات ظاہری وباطنی سے بہرہ اندوز ہوئے تصانیف آپکی نظام القلوب وغیرہ مشہور ہین فرزند آپکے پانچ تھے عماد الدین - غلام معین الدین غلام بہاؤ الدین - غلام کلیم اللہ محمد فخر الدین - وفات آپ کی ۱۲ - ذیقعدہ ۱۱۴۲ سنہ ہجری کو واقع ہوئی اور اورنگ آباد مین مدفون ہین **تاریخ رحلت** -

آن نظام الدین ثانی شاہباز اوج عشق ۔ در دہ و دوازدہ ذیقعدہ شد عرش آشیان
در سنہ یکصد ہزار و چہل و دو رفت زین جہان ۔ بود بے شک رہنمائے خلق وہادی زمان

اُن کے فرزند مولانا شیخ فخر الحق والدین چشتی ہین جو عالم فاضل ولی کامل مشاہیر علمائے ربانی سے تھے اپنے والد ماجد سے خرقۂ خلافت چشتیہ کو اخذ کیا اور مدت تک ریاضات شاقہ مین مشغول رہے بعد کئی سال کے اورنگ آباد سے دہلی کو تشریف لے گئے ہزارہا بندگان خدا کو راہ ہدایت دکہلائی اور فیض وارشاد ظاہری وباطنی سے سرفراز کیا ۲۷ - ماہ جمادی الثانی ۱۱۹۹ سنہ ہجری کو انتقال فرمایا اور دہلی مین متصل مزار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کے آسودہ ہین اُن کے فرزند شیخ قطب الدین مرحوم جو بڑے بزرگ صاحب سجادہ تھے ۱۸ - محرم ۱۲۳۳ سنہ ہجری کو انتقال فرمایا اُن کے فرزند حضرت نصیر الدین عرف کالی میان صاحب جو شاہخین کے درمیان ذات آپ کی بس غنیمت تھی اور بادشاہ دہلی کے پاس بڑا اعزاز حاصل کیا تھا ۱۵ - صفر ۱۲۶۲ سنہ ہجری کو رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے اُن فرزند غلام نظام الدین صاحب مرحوم اورنگ آباد مین تشریف رکھتے تھے اُمرائے نظام کے پاس بکمال اعزاز واکرام زندگانی بسر کی ۲۱ - شوال ۱۲۸۶ سنہ ہجری کو رحلت فرمائی

...م کے حال پر کمال شفقت فرماتے تھے (ملفوظ چشتیہ)

بیان خلیفہ دوم حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق بن الخطاب رضی اللہ عنہ

نسب نامہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ - بن ریاح - بن عبد اللہ - بن قرط - بن رزاح - بن عدی - بن کعب - بن لوی - آپ کا نسب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعب بن لوی مین جاکر ملتا ہے بعد تیس برس واقعۂ اصحاب فیل سے روز دوشنبہ جمادی الاولی کو پہاڑ پر مکہ مین تولد ہوئے دس برس چھے مہینے اور تیس دن خلافت کی شہادت آپ کی غرۂ محرم روز یکشنبہ سنہ ۲۴ ہجری کو ابو لولو مردود کے خنجر سے مدینہ منورہ کی مسجد مین واقع ہوی آپ کی اولاد شیخ فاروقی کہلاتی ہے آپ کے نو صاحبزادے - عبد اللہ - زید - عبد الرحمان اکبر - عبد اللہ عاصم - عبد اللہ اوسط - عبد اللہ اصغر عبد الرحمن اصغر عیاض اور ایک صاحبزادی ام المومنین حفصہ تھین **تاریخ رحلت**

آنکہ فاروق اعظم ست بنام	ماحی کفر و حامی اسلام
در خلافت خلیفۂ ثانی	قوت بازوے مسلمانی
روز و شب با کمال تیغ زنی	کردہ ہمچو خلیل بت شکنی
آن مجاہد گرفت تیغ جہاد	کرد از جد و جہد فتح بلاد
این حدیث آمدہ بشان عمر	ینطق الحق علی لسان عمر
خسر سید زمان ست او	بادشاہ ہمہ جہان ست او
تابع امر و نہی او ثقلین	رضی اللہ عنہ فی الکونین
شنبہ و عشرۂ محرم بود	کہ عمر نقل زین جہان فرمود
بس کہ در عدل سعی کدش بود	در سن کد رحلتش فرمود

مرقد او قریب صدیق ست
این گہ گفتہ بدانکہ تحقیق ست

حضرت امام ربانی شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ

زبدۃ المقامات مین نسب نامہ آپ کا یہ تحریر ہے حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی- بن شیخ عبدالاحد- بن شیخ زین العابدین- بن شیخ عبدالحی- بن شیخ محمد- بن شیخ حبیب اللہ بن امام شیخ رفیع الدین- بن شیخ سلیمان- بن شیخ یوسف- بن شیخ اسحاق- بن شیخ عبداللہ بن شیخ شعیب- بن احمد- بن یوسف- بن فرخ شاہ- بن شیخ نصیرالدین- بن شیخ محمود- بن سلیمان- بن مسعود- بن عبداللہ الواعظ الاصغر- بن عبداللہ الواعظ الاکبر بن ابوالفتح بن اسحاق- بن ابراہیم- بن ناصر- بن عبداللہ- بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم- شہاب الدین علی المشہور فرخشاہ فاروقی الکابلی اجل امرا و اعاظم وزرار سلاطین غزنویہ سے تھے کابل سے ہند کی طرف مراجعت کی اور وہان سکونت کی چنانچہ اس خاندان مین بڑے بڑے فاضل اور عالم پیدا ہوئے جنکا احوال راقم نے تاریخ الاولیا مین لکھا ہے- حضرت شیخ احمد سرہندی بڑے عالم علوم ظاہری و باطنی اپنے زمانہ مین امام طریقت مقتدائے شریعت تھے اب تک آپ کا فیض ظاہری و باطنی تمام ہندوستان پر بلکہ اطراف عالم مین محیط ہے طریقت مین آپ نے چار سلاسل یعنے نعمت نقشبندیہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور نعمت قادریہ شاہ اسکندر کیتھلی سے اور نعمت چشتیہ اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبدالاحد سے اور نعمت سہروردیہ شیخ الاحد سے اخذ کئے ہین اور آپ سے فیض سلسلۂ مجددیہ نقشبندیہ جاری ہوا ہے جس میں چارون سلسلون کا فیض شامل ہے آپ کی تصانیف سے مکتوبات وغیرہ مقبول انام ہین ۹۷۱ھ مین تولد ہوئے اور وقت صبح ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ مین رحلت فرمائی آپ کی اولاد رامپور سرہند اور شہر بمبئی مین سکونت رکھتی ہے- اور اپنے آبا و اجداد کے طریقہ پر مریدون کو استفادہ پہچانے مین مصروف ہے-

تاریخ وفات

چون جناب شیخ احمد شاہ دین	دل ازین دنیا بجنت بار بست
احمد فیاض کامل سال اوست	بار دیگر پیر احمد حق پرست

اس بزرگ کے اولاد مین الحال حضرت مولوی شاہ محمد معصوم سلمہ شہر رامپور مین سکونت رکھتے ہین- اور مکہ مین حضرت شاہ ابو الخیر عبد اللہ سلمہ مقیم ہین جنکے نسب نامے ذیل مین مرقوم ہین **نسب نامہ** پہلے بزرگ کا یہ ہے حضرت مولوی شاہ محمد معصوم بن مولانا شاہ عبد الرشید- بن شاہ احمد سعید بن شاہ ابو سعید- بن حضرت صفی القدر- بن عزیز القدر- بن شیخ عیسلے- بن سیف الدین- بن خواجہ محمد معصوم- بن حضرت مولانا شیخ احمد سرہندی قدس اسرارہم دوسرے بزرگ کا **نسب نامہ** یہ ہے- حضرت شاہ ابو الخیر عبد اللہ- بن شاہ محمد عمر نقشبندی- بن شاہ احمد سعید قدس سرہ- الی آخرہ **نسب نامہ** شہر بمبئی مین حضرت عمدۃ المشایخین شیخ غلام فاروق صاحب سلمہ اللہ تعالی سکونت رکھتے ہین جن کا نسب نامہ یہ ہے- حضرت غلام فاروق- بن شاہ غلام صدیق مشہور بحضرت قندہار- بن محمد ادریس مشہور حضرت میان قاضی- بن شاہ غلام حسین مشہور بحضرت جی- بن شاہ غلام محمد- بن حاجی غلام معصوم- بن محمد اسماعیل بن محمد صبغۃ اللہ- بن خواجہ محمد معصوم- بن حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس اسرارہم ؎

تاریخ رحلت حضرت غلام صدیق مشہور بحضرت قندہار

قطب دوران مرکز این بحر عرفان آنکہ بود
سینہ اش گنجینۂ اسرار یزدان را نشان

در دریاے معارف گوہر درج کمال
ہادی صاحب ہدایت مہدی صاحب بیان

مستفید نعمت خوانِ نوالش خاص وعام
مستفاد لمعۂ خورشید ارشادش جہان

وہ را حلم گران سنگش سبکساری فزا
بحر سر چشمۂ لطفِ عمیمش امتحان

مسلکش صبح ومسا اہل حوادث را مفر
درگہش بیچارگانِ ظلم را دار الامان

شیخ کامل شہ غلام صدیق فاروقی نسب
پیشواے بادیانت مقتداے سالکان

قدوہ آل مجدد بیر معصومی نژاد
باد روح پاکہ اورا جنۃ الماوی مکان

بسکہ بودش خواہش عند ملیک مقتدر
برنداے ارجعی لبیک گویان شد روان

چونکہ دید دنیاے فانی جاے آرامش نبود
دار باقی را نکو دانست ازین خاکدان

سال فوتش را از نام نامی او بہ شمر
دو مجدد کم ساز اگر خواہی کہ خوش گردد عیان

حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا کتاب مناقب الشیخ مین اسطرح تحریر ہے - مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی - بن شیخ سیف الدین - بن شیخ فتح الدین - بن شیخ کریم الدین - بن شیخ سیف الدین برادر مخدوم شیخ حسام الدین مانکپوری - بن شیخ احتشام الدین - بن شیخ جلال الدین بن شیخ معین الدین - بن شیخ زین الدین - بن شیخ صدر الدین - بن شیخ بدر الدین سلیمان بن شیخ بابا فرید الدین گنجشکر - بن شیخ جمال الدین سلیمان بن تفرخ شاہ والی کابل - بن شیخ محمد داؤد - بن شیخ محمد خلیل - بن شیخ عبدالجلیل - بن شیخ عبدالجبار - بن شیخ عبداللہ صحرائی بن شیخ عمر عطار - بن شیخ محمد زکریا - بن شیخ ابراہیم - بن شیخ قاسم - بن عبداللہ - بن حضرت عمر فاروق بن الخطاب رضی اللہ عنہم - آپ بڑے محدث اہل سنت وجماعت عالم باعمل جامع علوم ظاہری و باطنی ہتے حضرت مولانا شیخ علی متقی کے شاگرد رشید مین اکبر بادشاہ کے عہد سلطنت مین آپ ہندوستان کے طرف تشریف لائے اور علم حدیث کی تعلیم مین مصروف ہوئے کتاب شرح مشکوۃ شرح سفر السعادت مدارج النبوۃ تکمیل الایمان وغیرہ آپکی تصانیف سے یادگار زمان مین ولایت توران کے درمیان ۹۵۸ھ مین تولد ہوئے شیخ اولیا آپ کی ولادت کی تاریخ ہے اور ۱۰۵۲ھ ہجری مین آپ نے رحلت فرمائی دہلی مین مدفون مین آپ کا فیض ظاہری و باطنی تمام جہان پر محیط ہے **تاریخ رحلت**:

فاضل ہند شیخ عبدالحق		حامی شرع و دین بہ نیک نسق
سال نقلش خرد عیان بنہفت		بخلایق بہشت مرقد گفت

اس بزرگ کے فرزند مولانا نورالحق دہلوی جو بڑے عالم کامل اور صاحب تصانیف کثیرہ ہین شاہجہان بادشاہ کے زمان سلطنت مین شہر اکبر آباد کے منصب قضات کو چند روز بڑی زینت بخشی اور درس و تدریس اور وعظ وغیرہ مین ہزارہا لوگون کو فیض پہنچایا ۱۰۷۳ھ ہجری مین انتقال فرمایا (اتحاف النبلاء)۔

حضرت مولانا شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا اتحاف میں یہ مرقوم ہی۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بن مولانا ولی اللہ قطب الدین احمد بن عبدالرحیم بن وجیہ الدین بن معظم بن منصور بن احمد بن محمود بن قوام الدین عرف قاضی قواذن بن قاضی قاسم بن قاضی کبیر عرف قاضی بڈہا بن عبدالملک بن قطب الدین بن کمال الدین۔ بن شمس الدین۔ بن شیر ملک۔ بن محمد عطا۔ بن ابوالفتح بن عمر الحاکم بن عادل بن فارون۔ بن جرجیس بن احمد بن محمد شہریار۔ بن عثمان بن ہامان۔ بن ہمایون بن قریش بن سلیمان۔ بن عفان۔ بن عبداللہ۔ بن محمد۔ بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم آپ مشاہیر علمائے کرام زبدۃ المفسرین والمحدثین ہندوستان میں تھے مدت العمر دہلی مین رہے اور ترویج مذہب اہل سنت والجماعت مین ہمیشہ مشغول تھے کتاب تفسیر عزیزی تحفہ اثنا عشریہ وغیرہ بڑی بڑی مبسوط کتابین آپکی تصانیف سے ہین دور و دراز ملکوں سے طلبہ آپ کی خدمت مین آتے اور سند حدیث حاصل کرتے تھے صدہا علما آپ کی ذات بابرکات سے فیضیاب ہوئے ہند کے اہل سنت وجماعت کو اسبات پر فخر کرنا لازم ہے کہ ہند کی سرزمین مین ایسا شخص عالم محدث مفسر اور محقق صدی سیزدہم مین فخر العلمائے جہان ہوا ۱۱۵۹ ہجری مین تولد ہوئے اور ۱۲۳۹ ساتوین شوال کو رحلت فرمائی اور دہلی ہی مین مدفون ہین آپ کے تین لڑکیان تھین جن سے بڑے بڑے علما وفضلا ہین جنکا ذکر راقم نے تذکرہ حیات العلما مین مرقوم کیا ہی۔

تاریخ رحلت از حکیم مومن خان دہلوی۔

انتخاب نسخۂ دین مولوی عبدالعزیز	بے عدیل و بے نظیر و بے مثال و بے مثل
جانب ملک عدم تشریف فرما کیون ہوئے	آگیا تھا کیا کہین مردون کے ایمان مین خلل
بے ستم اے چرخ تو کس کو یہان سے لے گیا	کیا کیا یہ ظلم تو نے بیکسون پر اے اجل
جب اٹھالی نعش اک عالم تہ و بالا ہوا	لوٹتا تھا خاک پر ہر قدسی گردون محل
کیا کس و ناکس پہ تہا صدمہ کیا جو وقت دفن	ڈالتا تہا خاک سر پر ہر عزیز و مبتذل
مجلس درد آفرین تعزیت مین بھی تھا	جب پڑھی تاریخ مومن نے یہ آکر بے بدل

دست بیداد اجل سے بے سر و پا ہو گئے　　فخر دین فضل و ہنر لطف و کرم علم و عمل

اتحاف النبلاء المتقین

حضرت شیخ محمد ماہ گجراتی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا اس طرح مرقوم ہے۔ حضرت شیخ محمد ماہ گجراتی۔ بن مخدوم علم الدین عبد الصمد بن شیخ صیفی گجراتی بن شیخ بہاؤالدین جونپوری کو پہنچکر حضرت عبداللہ۔ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم کو ملتا ہے۔ یہ بزرگ بڑے ولی کامل شیخ الوقت تھے مریدوں کی تعلیم و تربیت مین اکسیر اعظم مشہور تھے کوئی طالب خدا جب آپکے خدمت مین آتا فوراً دل اسکا ہوائے دنیوی سے سرد ہو جاتا تھا حضرت شاہ محمد فضل اللہ نائب رسول اللہ بانپوری کے آپ پیر و مرشد طریقت ہین وفات آپ کی ۱۲ جمادی الاولی ۹۸۱ھ سنہ ہجری مین واقع ہوئی اور مدفن آپ کا احمد آباد گجرات ہے آپ کے فرزند شیخ نظام الدین نے برہانپور مین اکر سکونت اختیار کی حاکم وقت نے آپ کی بزرگی علم کو دیکھکر بڑی عزت کی اس خاندان کے درمیان بڑے بڑے علما و فضلا برہانپور مین ہوکے چنانچہ مولانا شاہ عبداللہ فاروقی سہروردی اکابرین مشایخین برہانپور سے ہین جامع علوم شریعت و طریقت تھے ہمیشہ تدریس و تعلیم مین اوقات اپنی صرف کرتے صدہا طلبہ آپکی ذات سے فیض یاب ہوئے ۲۹ محرم ۹۵ سنہ کو انتقال فرمایا (النسب نامہ) الحال اس بزرگ کے خاندان مین مولوی محمد خلیل الرحمان صاحب سلمہ ربہ برہانپوری حیدرآباد دکن مین سکونت پذیر ہین ہمیشہ طلبا کی تعلیم اور تصنیف و تالیف مین سرگرم ہین راقم کے حال پر کمال عنایت فرماتے ہین اور مولوی موصوف کے برادر حقیقی قاضی محمد حبیب الرحمن سلمہ اللہ تعالی برہانپور مین رہتے ہین سرکار انگریز سے عہدہ جلیلہ پر معمور ہین نسب جدیہ اُن کا یہ ہے مولوی محمد خلیل الرحمان۔ بن قاضی غلام محمد بن مولوی محمد ابوتراب۔ بن حافظ محمد یحیی۔ بن مولانا شیخ عبداللہ فاروقی۔ بن شیخ عبدالنبی۔ بن شیخ نظام الدین۔ بن حضرت شیخ محمد ماہ گجراتی قدس اسرارہم (تذکرۃ المشایخ

حضرت سلطان التارکین صوفی حمید الدین ناگوری قدس سرہ

آپ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے خلفاؤن مین سے ہین **نسب نامہ** آپکا یہ ہے
سلطان التارکین صوفی حمید الدین - بن شیخ احمد - بن شیخ محمد ثانی - بن ابراہیم ثانی - بن
شیخ محمد - بن شیخ سعید - بن شیخ محمود - بن شیخ عبد اللہ - بن شیخ عمر بن شیخ نصیر - بن شیخ ابراہیم
ابن شیخ عبد الرحمن - بن شیخ یوسف - بن شیخ علی حارث - بن شیخ حسین - بن زید - بن سعید
ابن زید - بن امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم - آپ بڑے عارف باللہ عالم
کامل شیخ الوقت تھے بزرگی آپ کی تحریر اور تقریر سے باہر ہے ۲۹ ربیع الثانی سنہ ۶۷۳ ہجری
مین رحلت فرمائی اور ناگور مین مدفون ہین (**نسب نامہ** اس بزرگ کے خاندان مین
بڑے بڑے صاحب کمال علما اور اولیاء ہوے ہین چنانچہ حضرت خواجہ شاہ محمد امام علے
چشتی جھنجھنوی قدس سرہ بزرگ وقت اور عارف زمانہ تھے آپ خواجہ عبد اللہ المعروف
مولانا غلام بھیک کوڑامی چشتی کے مرید و خلیفہ ہین اور حضرت مولانا عبد الغفور آخوند
صاد سے بھی فیض نعمت خلافت قادریہ حاصل کیا صدہا مرید اس خاندان کے ملک دکن
اور کوکن وغیرہ ہند مین موجود ہین نسب نامہ آپ کا یہ ہے حضرت خواجہ شاہ محمد امام علی
ابن شاہ محمد مدار عالم - بن محمد منیر الدین - بن سراج الدین - بن عبد الفتاح - بن عبد الستار
ابن سعد الدین - بن سعید الدین - بن قطب الدین - بن کمال الدین - بن عبد القادر - بن شیخ الفتاح
چشتی - بن خواجہ معروف چشتی - بن خواجہ مخدوم حسین ناگوری - بن محمد خالد - بن نظام الدین
ابن محمد - بن وحید الدین - بن عزیز الدین - بن سلطان التارکین صوفی حمید الدین ناگوری
قدس اسرارہم - دسوین رمضان سنہ ۱۲۸۳ ہجری کو رحلت فرمائی قصبہ جھنجھنو مضافات جیپور مین آپکا
مزار ہے آپکے فرزند مولانا محمد امام الدین شوق جو جامع علوم ظاہر و باطن مرید و خلیفہ
اپنے والد ماجد کے تھے دیوان فارسی جذبہ شوق وغیرہ رسائل آپسے یادگار ہین دوسری
جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۸ کو انتقال فرمایا اور جھنجھنو مین مدفون ہین **تاریخ رحلت**

قطب حق خواجہ امام الدین		فانی فی اللہ باقی باللہ

کردے منزل فنا فی الشیخ	ہم فنا فی الرسول چون آن شاہ
فضل حق شد کہ باز کرد عروج	بہ در حضرت فنا فی اللہ
از فناء الفنا عبور نمود	بر مقام علا لبقا باللہ
از قضا گذاشتہ ناسوت	آن شہنشاہ واصل باللہ
پس مراقب شدم بعالم قدس	پے تاریخ آن ولی اللہ
غوث الہام گشت بر دل من	سید خلق شد لبقا باللہ

الحال اس بزرگ کے فرزند حضرت زبدۃ المشایخین محمد غوث صابری چشتی سلمہ اللہ تعالی جنجھو مین تشریف رکھتے ہین اوقات آپ کی مدام اوراد و وظائف مین بسر ہوتے ہین بڑے بزرگ ذاکر شاغل اس زمانہ مین مشایخین کے درمیان ذات آپکی بس غنیمت ہے راقم کے حال پر نظر الطاف بزرگانہ رکھتے ہین اکثر اوقات پونہ بمبئی حیدرآباد مین بھی تشریف لاتے ہین اور لوگون کو فیض پہنچاتے ہین اور اپنے بزرگون کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہین (تذکرۃ المشایخ)۔

حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنجشکر قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا اس طرح مرقوم ہے شیخ فریدالدین گنجشکر بن جمال الدین سلیمان بن شعیب بن احمد۔ بن یوسف۔ بن محمد۔ بن شہاب الدین۔ بن احمد المشہور فرخ شاہ۔ بن نصیرالدین بن محمود دشیمان شاہ۔ بن سامان۔ بن سلیمان۔ بن مسعود۔ بن عبداللہ۔ بن واعظ الاکبر۔ بن ابو الفتح۔ بن اسحاق۔ بن سلطان ابراہیم بلخی۔ بن ادہم۔ بن سلیمان۔ بن ناصر۔ بن عبداللہ۔ بن حضرت امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم۔ آپ اعاظم اولیاے کاملین ہندوستان سے ہین چنگیز خان کے زمانہ مین آپکے جد بزرگوار شہید ہوئے اور شیخ جمال الدین سلیمان ہند کے جانب تشریف لائے ۵۸۴ھ کو موضع کھوتوال علاقہ ملتان مین شیخ فریدالدین گنجشکر تولد ہوئے خرقہ خلافت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی سے اخذ کیا آپنے شہر ہانسی مین چند روز رہکر اجودھن مین سکونت کی اور مریدون کی تعلیم اور تربیت مین مشغول رہتے ۵ محرم ۶۶۴ھ کو رحلت فرمائی اور

پاک پٹن میں مدفون ہیں النسب نامہ اس بزرگ کے خاندان میں حضرت ابو المظفر مودود خواجہ رکن الدین کان شکر ہیں جو شاہیر اولیائے کاملین گجرات سے ہیں مرید و خلیفہ حضرت شیخ زاہد چشتی کے ہتے سلطان احمد والی احمد آباد آپ کا مرید تہا آپ کی ذات فیض آیات سے صدہا طلبہ مدارج علیا پر پہونچے نسب نامہ آپ کا یہ ہے خواجہ رکن الدین کان شکر - بن علیم الدین محمد بن علاء الدین یوسف - بن صدر الدین سلیمان - بن حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر فاروقی قدس اسرارہم ۲۲ ماہ شوال ۱۱ھ میں رحلت فرمائی اور پیران پٹن گجرات میں آپ کا مزار ہے آپ کی اولاد پیران پٹن میں الحال موجود ہے منقول از خزینۃ الاصفیا۔

حضرت مخدوم شیخ علاؤالدین چشتی برہان نگری قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا رسالہ سلسلۃ الکاملین میں یہ مرقوم ہے حضرت مخدوم شیخ علاؤالدین - بن کمال الدین - بن برہان الدین - بن شیخ مصطفےٰ - بن شیخ احمد - بن شیخ عبدالستار بن اسمٰعیل ابن شیخ یعقوب - بن شیخ عبدالقادر - بن شیخ ابراہیم بن شیخ قاسم - بن شیخ عبدالجبار - بن شیخ معروف ابن شیخ قطب الدین - بن شیخ اسحاق - بن شیخ راجو - بن شیخ جلال الدین - بن شیخ شریف - بن شیخ ظریف - بن شیخ عبدالحکیم - بن شیخ وجہ الدین - بن شیخ افضل - بن شیخ عبدالکریم - بن شیخ عبدالعالم - بن شیخ صدر العالم - بن شیخ عبداللہ اعاصم - بن حضرت امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم آپ بڑے صاحب کمالات اور مجمع خوارق و کرامات ہتے ہمیشہ مریدوں کے فیض رسانی میں مصروف رہتے فیض و ارشاد آپ کا محیط دکن ہے ۹۵۵ھ میں آپنے رحلت فرمائی اور موضع برہان نگر تعلقہ شولاپور میں آپ کا مزار ہے (تذکرۃ المشائخ)

حضرت شیخ کمال الدین علامہ قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا رسالہ ملفوظ کمالیہ میں اس طرح مرقوم ہے - حضرت شیخ کمال الدین علامہ ابن شیخ عبدالرحمن - بن شیخ محمد - بن شیخ عمر - بن شیخ طیب - بن شیخ طاہر - بن شمس الدین احمد - بن فرخ شاہ - بن شیخ نشیمان - بن شیخ نصیرالدین - بن شہاب الدین - بن شیخ

سلیمان - بن شیخ سلطان - بن عبداللہ - بن مسعود - بن واعظ اللہ اصغر - بن واعظ اللہ
اکبر - بن ابی الفتح - بن اسحاق - بن ابراہیم - بن ناصر - بن عبداللہ - بن حضرت عمر فاروق
الخطاب رضی اللہ عنہم - آپ بڑے عالم کامل اور اولیائے متصرفین سے ہین حضرت سلطان
المشائخ نظام الدین اولیا بدایونی سے فیض چشتیہ اخذ کیا اور مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی سے
خرقۂ خلافت حاصل کیا علم تفسیر و حدیث و فقہ مین آپ علامہ مشہور رہتے احمد آباد مین چند روز
رہکر گجرات و دکن کے باشندون کو ارشاد و تلقین فرماتے تھے اور پھر دہلی مین تشریف لائے
اور مریدون کی تلقین و ارشاد مین مشغول ہوئے ۲۷ ذیقعدہ ۷۵۶ھ کو رحلت فرمائی اور
دہلی مین پائین مزار نصیر الدین چراغ دہلی کے مدفون ہین

تاریخ رحلت

چون کمال الدین ولی باصفا رحمت حق گو وصال پاک او		رفت از دنیا بفردوس برین ہم بفرما ستقے اہل یقین	

آپکے فرزند شیخ سراج الدین چشتی ہین جو اولیائے گجرات سے مشہور رہتے ۱۲ ماہ جمادی
الاولی ۸۱۵ھ کو انتقال فرمایا اور پیران پٹن گجرات مین مزار ہے اُن کے فرزند تھے

شیخ علیم الدین چشتی

جو بڑے عالم علوم ظاہری و باطنی ۲۶ صفر ۸۹۰ھ کو رحلت فرمائی اور پیران پٹن مین
مدفون ہین اُن کے فرزند شیخ محمود عرف شاہ راجن چشتی خلیفہ والد ماجد اور شاہ قاذن
سے فیض سہروردیہ اور مخدوم شیخ عزیز اللہ متوکل علی اللہ مندوی سے خرقۂ خلافت چشتیہ کو
حاصل کیا جامع علوم ظاہر و باطن اور مشاہیر اولیائے متصرفین سے ہین تمام ملک گجرات آپکے
فیوضات ظاہر و باطن سے مملو ہے ۲۲ صفر ۹۰۰ھ کو رحلت فرمائی اور پیران پٹن مین مزار ہے
اُن نے فرزند شیخ جمال الدین عرف شاہ جمن چشتی خلیفہ اپنے والد ماجد شاہ راجن کے ہے
چانپانیر ملک گجرات مین سکونت کی مستور الحال ہمیشہ مریدون کی تعلیم و تربیت مین دلسوزی
رکہتے مرتاض وقت عارف زمانہ مشہور تہے ۲۹ ربیع الاول ۹۸۲ھ کو انتقال فرمایا چانپانیر
مدفون ہین **النسب نامہ** اسی خاندان مین شیخ حسن محمد چشتی جو عالم فاضل ولی کامل صاحب
کشف و کرامات مرجع انام تھے نسب جد یہ اجداد کا یہ ہے شیخ حسن محمد چشتی - بن شیخ احمد المعروف

...شیخ نصیر الدین ثانی - بن شیخ مجد الدین - بن شیخ سراج الدین - بن شیخ کمال الدین
...ہیں ہو - بن ... آپ حضرت شیخ جمال الدین چشتی کے مرید و خلیفہ ہیں اور شیخ محمد غیاث نوربخش
...علاوہ قدس سرہ ... سے بھی فیض باطنی کی خلافت حاصل کی ۲۸ ماہ ذیقعدہ ۹۸۲ھ کو انتقال کیا احمد آباد گجرات
...میں مدفون ہیں۔ اُن کے فرزند شیخ محمد چشتی جو اپنے والد ماجد کے مرید و خلیفہ تھے اور بعد رحلت
...اپنے والد ماجد کے مسند ارشاد پر جلوس فرمایا ہزارہا کو فیض و ارشاد پہنچایا ۲۹ ماہ ربیع الاول
...سنہ ... کو رحلت فرمائی اور احمد آباد میں مدفون ہیں اولاد اس خاندان کی ملک گجرات
...میں سکونت پذیر ہے (تاریخ بزرگان چشتیہ اہل گجرات) اُن کے فرزند شیخ محمود چشتی قدس
سرہ بڑے بزرگ عارف باللہ تھے صدہا لوگ آپ کی خدمت میں آکر فیضیاب ہوئے۔ اُن کے
فرزند شیخ یحییٰ مدنی ہیں آپ مشاہیر اولیائے متقدمین سے ہیں صاحب کشف و کرامات عالی مراتب
اپنے زمانہ میں شیخ اکبر تھے مرید و خلیفہ حضرت شیخ محمد چشتی کے ہیں اور فیض قادریہ شیخ محمد قطب
قادری سے حاصل کیا آپ کے مشاہیر خلفائے کاملین سے شاہ کلیم اللہ جہان آبادی مشہور ہیں
...جن کا فیض تمام ہندوستان میں محیط ہے ۲۸ صفر ۱۱۲۲ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور مدینہ منورہ
میں جنت البقیع کے درمیان مدفون ہیں (منقول از ریاض الاولیا)

حضرت شاہ نظام الدین بھکاری چشتی برہانپوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے۔ شاہ نظام الدین چشتی بھکاری - بن شیخ یوسف المشہور بہ شاہ جوسی
بن شیخ محیط الدین - بن شیخ ... الدین - بن شمس الدین - بن نصیر الدین - بن مدد الدین سلیمان
بن شیخ مخدوم فرید الدین شکر گنج قدس سرہ والد آپکے بڑے عارف باللہ تھے آپ کا وطن
اجودہن تھا - ریاضت و عبادت میں ساری عمر گزاری اجودہن سے مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے
اور بعد حج بیت اللہ برہانپور میں آکر سکونت کی اور عنیا عادل شاہ والی خاندیس آپکا معتقد
ہوا اور ہزارہا لوگ آپکے قدوم فیض لزوم سے سرفراز ہوئے ۹۵۰ھ ہجری میں آپنے رحلت
فرمائی اور وہیں مدفون ہیں۔ آپکے فرزند شاہ نظام الدین بھکاری مشاہیر اولیائے کبار دکن
سے ہیں صاحب ولایت برہانپور تھے کشف و کرامات آپ سے بہت ظاہر ہوئے اسلام آپ سے

ملک خاندیس مین بڑی رونق پائی حکام وہان کے آپکے مطیع و منقاد تھے سنہ ۹۸۵ ہجری
مین وفات پائی اور مزار آپکا دار السرور برہانپور مین اوتاولی ندی کے کنارہ پہ ہے (از شجرہ چشتیہ)

حضرت شیخ صوفی سرمست قدس سرہ

لقب آپکا اسد الاولیا ہے آپ مشاہیر اولیائے کرام صاحب عالی مقام سے ہین صاحب کشف و
کرامات جذبات وحالات تھے نسب جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے شیخ صوفی سرمست بن شیخ محمود
بن شیخ اشرف۔ بن شیخ مبارک۔ بن شیخ ابو الحسن صالح۔ بن شیخ ابو الفتح منصور بن شیخ ابو النصر محمود
بن شیخ عمر۔ بن شیخ عبد الرحمن۔ بن شیخ عبد العلے۔ بن شیخ ربیع۔ بن شیخ عبد الرحمن۔ بن شیخ
عبد اللہ۔ بن شیخ عبد العزیز۔ بن شیخ عبد اللہ۔ بن امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی
اللہ عنہ وفات آپکی ۱۶ صفر سنہ ۸۰۶ ہجری مین واقع ہوی مزار آپکا سگر شاہ پور سرکار
حیدر آباد دکن مین ہے۔ از رسالہ نوشتہ سید عبد الرزاق مرحوم بیجاپوری۔

بیان نسب نامہ خلیفہ سوم حضرت امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان ذی النورین۔ بن عفان۔ بن ابی العاص بن اُمیہ بن عبد شمس
بن عبد مناف۔ بن قصی۔ بن کلاب۔ نسب شریف آپ کا حضرت رسول خدا کے ساتھ عبد
مناف سے جاکر ملتا ہے پانچ برس دو مہینے چند روز کے بعد واقعہ فیل سے شہر ربیع الثانی
مکہ معظمہ مین ابو جہل کے مکانین تولد ہوئے بارہ برس خلافت کی آپ جامع القرآن کامل الحیاء
والایمان اور رسول اللہ کے داماد تھے ذی النورین آپ کو کہتے ہین حضرت رسول اللہ کی
دخترون سے کوئی اولاد باقی نہین رہی روز جمعہ ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۳۵ ہجری کو مصریون کے بلوے
کے درمیان مدینہ منورہ مین شہادت پائی آپ کی اولاد شیخ عثمانی کہلاتی ہے صاحبزادے
آپکے گیارہ ہین۔ امیر عمر۔ عبد اللہ اکبر۔ عبد اللہ اصغر۔ ابان۔ خالد۔ سعید۔ عتبہ۔ ولید
شیبہ مغیرہ۔ عبد الملک۔ اور صاحبزادیان چھ ہین۔ **تاریخ رحلت**

آنکہ او بود جامع القرآن	رونق الحیاء من الایمان

بود بے شک خلیفہ ثالث	بہر آباد ملک دین باعث
در رہ حق نثار زر کردہ	کار دین را بجان بسر کردہ
بود داماد سید الکونین	الملقب بعز ذی النورین
شرع را در جہان رواج از وست	درد اسلام را علاج از وست
تا کشش بہر دیو طبع شہاب	خنجرش آتش و عدو سیماب
ذات او بود مجمع البحرین	رضی اللہ عنہ فی الدارین
جمعہ و ہژدہم ز ذی حجہ	سوئے فردوس عزم کرد آن شہ
چون کہ او ال خیر و احسان بود	در سنہ دال رحلتش فرمود
در جوار بقیعہ والا	مرقد او ست ای خجستہ لقا

حضرت سیف اللہ المسلول مولانا فضل رسول بدایونی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا طوالع الانوار مین یہ مرقوم ہے حضرت مولانا فضل رسول بدایونی۔ بن مولانا عبدالمجید۔ بن مولانا عبدالحمید بن محمد سعید۔ بن محمد شریف بن محمد شفیع۔ بن شیخ مصطفےٰ بن مولانا عبدالغفور۔ بن شیخ عزیز اللہ۔ بن شیخ کریم الدین۔ بن قاضی شیخ محمد۔ بن شیخ معروف۔ بن شیخ مودود۔ بن عبدالشکور۔ بن شیخ راجی۔ بن قاضی سعید الدین۔ بن رکن الدین۔ بن شمس الحق۔ بن قاضی دانیال۔ بن حاجی شہید۔ بن شیخ ابراہیم۔ بن شیخ محمد اسحاق۔ بن مولانا عبدالکریم۔ بن محمد شریف۔ بن مولانا نور اللہ۔ بن مولانا عبدالحق بن محمد فردوس۔ بن انیس محمد۔ بن محمد رافع۔ بن عبدالکریم۔ بن عبدالرحمن۔ بن ابان۔ بن حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر علمائے کاملین سے ہین جامع علوم ظاہری و باطنی تھے سنہ ۱۲۱۳ ہجری کو تولد ہوئے۔ انوار فیوضات ظاہری و باطنی آپکے تمام ہند بلکہ عرب مین لامع و درخشان ہین تصانیف آپکی لبارق محمدیہ تعیم المسائل نجز رسائل اس زمانہ مین مفید انام و فیض دہ خاص و عام ہین فرقہ ضالہ وہابیہ کے عقاید باطلہ کے تردید مین آپنے بہت رسالے لکھے ہین تین بار حج بیت اللہ سے شرف یاب ہوئے اور بغداد جاکر

حضرت مرشد عالم غوث الاعظم قدس سرہ کی ارواح مبارک سے فیض اویسیہ قادریہ اخذ کیا
یہ راقم خورد سالی مین آپکے دیدار فدوم سے مشرف ہوا ہے اور جامع اوراق کے جدامجد سید
عبداللہ حسینی اور والد ماجد حضرت مولانا مولوی سید اشرف علی مدظلہ نے نعمت خلافت
قادریہ کو آپسے اخذ کیا ہے اور چند ماہ تک شہر بمبئی مین اکثر درسی کتابین دینیات کی آپکی
خدمت مین دیکھی ہین اور اس راقم کے وطن شہر ناسک مین آپکے قدوم فیض لزوم سے
تشریف لانے سے کئی حضرات خاندان قادریہ مین آپسے بیعت ہوئے اور محی الدین الدولہ
صدر الصدور کے زمانہ مین آپ حیدرآباد دکن مین تشریف لائے امراء علما وہان کے آپکے
قدوم کو باعث برکت سمجھتے تھے وہان بہی ہزارہا مرید ہین آپسے فیض یافتہ ہین روز پنجشنبہ
دوسری جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ ہجری مین رحلت فرمائی اور شہر بدایون مین آسودہ ہین
ان کے فرزند دو ہین مولوی محی الدین۔ اور مولوی عبدالقادر۔ مولوی محی الدین مرحوم
جو بڑے عالم اور فاضل اور صاحب تصانیف تھے چھٹی ذیقعدہ ۱۲۷۰ھ ہجری مین انتقال
فرمایا اور بلدہ سہارنپور مین آسودہ ہین۔ اور حضرت مولانا عبدالقادر صاحب مدظلہ
العالی جو اس زمانہ مین بڑے فقیہ مفسر محدث فاضل اجل صاحب تصانیف کثیرہ ہین
شاگردون کی تعلیم مریدون کی تربیت اور فرقہ ضالہ وہابیہ کی سرکوبی اور اُن کے
عقاید باطلہ کی تردید مین روز و شب مشغول ہین خدا اُن کو دیرگاہ اس ہندوستان کے
سرزمین پر قائم و دائم رکھے راقم بہی آپ کے دیدار فیض آثار سے مشرف ہوا ہے تاریخ رحلت
حضرت مولانا مولوی فضل رسول بدایونی من نتایج افکار حضرت مولوی محب احمد صاحب سلمہ

حضرت فضل رسول رہنما — آفتاب چرخ عرفان و ہدیٰ
کرد چون رحلت بجستم سال او — گوہر یکتائے بحر اجتبا
بار دیگر چون تامل ساختم — ہاتف غیبی ہمین داد این ندا
چند سالہا وصال آنجناب — کان شد از ہر لفظ فقرہ رونما
جملہ باشد خواہ مفرد نظم و نثر — یا کدامی حرف باشد از ہجا
ہرچہ خواہی گیر و اعدادش بکن — در عدد وہم بیست غیر از فنا

حال فرخش نویس و بعد از ان	بر سر چندان زان عدد قسمت نما
حاصل تقسیم دہ تی ضرب کن	عدد کم کن یکے زان بر ملا
عدد پیدا با بن طرز عجیب	سال وصل آن امام اولیا

راقم نے آپ کا حال تذکرہ حیات الاعلیٰ میں ضابطہ کے ساتھ مرقوم کیا ہے (حیات الاعلیٰ)

حضرت جلال الدین کبیر اولیا چشتی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا اس طرح مرقوم ہے حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی۔ بن خواجہ جلال محمود بن شاہ یعقوب۔ بن خواجہ علی۔ بن خواجہ اسماعیل۔ بن خواجہ محمد بن خواجہ عبد السلام بن خواجہ ابو بکر شبلی۔ بن شیخ عثمان۔ بن خواجہ عبد العزیز۔ بن خواجہ عبد الرحمن بن خواجہ دریاحی۔ بن عبد العزیز۔ بن خواجہ خالد۔ بن عبد العزیز۔ بن عبد الرحمن۔ بن امیر عمر بن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم آپ کبرائے مشائخین اور عظمائے اولیائے کاملین سے ہیں نعمت سعادت و خلافت چشتیہ حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی سے حاصل کیا۔ آپ ولی مادر زاد صاحب کرامات باہرہ تھے ایام طفلی سے جذبۂ الٰہی آپ کا شامل حال رہا استغراق و محویت آپ پر غالب تھی اکثر صحرا میں ذکر و اشغال کے درمیان مشغول رہتے سلطان محمود تغلق۔ بن سلطان فیروز کے زمانہ میں آپ حیات تھے ۷۶۵ھ ہجری ۵ ذیقعدہ کو آپ نے رحلت فرمائی اور پانی پت میں آسودہ ہیں تاریخ رحلت۔

مرشد خلق شاہ دین جلال	شد ز دار فنا بدار سلام	
شیخ دین نامور ہست تاریخش	نیز فرمود عقل خلد مقام	

نسب نامہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ کرانوی مرحوم کا جو انہی بزرگ کے اولاد میں ہیں لکھا جاتا ہے آپ مشاہیر کبرائے علمائے کاملین ہند سے ہیں گو آپ کے فیضان خاص ظاہری و باطنی اطراف عالم میں روشن و تابان ہے کہ معظمہ بجلہ خدریہ مدرسہ و رباط بہ رفت ند گنیز تعمیر کرائے وہاں کے ملازم رہکر بذات خود اشتغال علوم دین میں مصروف تھے اور عرصہ تیس سال کا ہوتا ہے کہ حسب الطلب سلطان عبد العزیز خان شہید استنبول تشریف لے گئے بعد قیام

سال عند ضعیفی اپنے کام کرکے بیت الحرم میں چلے آئے اور پھر دوبارہ حسب خواہش حضرت
سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ کے استنبول تشریف لیگئے بعد قیام چند ماہ کے مکہ معظمہ
تشریف لائے اور آپ کی کتاب مسمی بہ اظہار الحق عربی رد نصاری میں مشہور و معروف ہے
وفات آپ کی ۱۳۰۸ ہجری میں واقع ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے نسب نامہ آپ کا یہ ہے
مولوی رحمت اللہ بن مولوی خلیل الرحمن بن پیرجی شیخ نجیب اللہ بن شیخ حبیب اللہ بن
عبد الرحیم بن شیخ قطب الدین بن شیخ فضیل بن شیخ دیوان عبد الرحیم بن حکیم عبد الکریم
بن شیخ حکیم حسن بن خواجہ عبد الصمد بن خواجہ بو علی بن خواجہ یوسف بن خواجہ عبد القادر
بن مخدوم جلال الدین کبیر اولیا پانی پتی قدس اسرارہم **دوسرا نسب نامہ** مولوی عبد الغنی
صاحب کا جو بہار میں بڑے مشہور و معروف ہیں یہ ہے مولوی عبد الغنی بن شاہ حسین علی بن وارث علی بن محب اللہ بن ابراہیم
بن رحمۃ اللہ بن ماہرو بن شاہ محمد بن شاہ معروف بن شاہ منصور بن مخدوم شاہ برہان الدین بن شاہ
برخوردار بن محمد اسحاق بن سلیمان بن داود بن عبد القدوس بن شاہ شبلی ثانی
بن مخدوم جلال الدین کبیر اولیا پانی پتی قدس اسرارہم ۔ قصبہ سیکری میں جو وطن پانی پت سے ہے
میں اکثر عثمانی شیوخ سکونت رکھتے ہیں (کنز الانساب)

بیان خلیفہ چہارم حضرت امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

امیر المومنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب امام اول ائمہ اہل بیت سے اور خلیفہ چہارم ہیں
تمام ارباب سیر اس بات پر متفق ہیں کہ جمعہ ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل میں آپ مکہ میں
تولد ہوئے اور جب سات برس کے ہوئے نماز پڑھی اور جب پچیس سال کے ہوئے حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر نیک اختر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے
آپ کی شادی ہوئی ہمیشہ آپ جہاد میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہے حدیث قدسی
آپ کی شان میں آئی ہے لافتا الا علی لاسیف الا ذو الفقار اور چار برس چھ مہینے مسند
خلافت پر متمکن رہے دوشنبہ ۱۷ رمضان ۴۰ھ ہجری میں عبد الرحمن بن ملجم کے شمشیر کی ضرب
سے کوفہ میں شہید ہوئے عمر آپکی ۶۳ سال کی تھی نجف اشرف میں مدفون ہیں اولاد آپکی

اٹھارہ صاحبزادے اور اٹھارہ صاحبزادیاں تھیں بتفصیل ذیل۔ حضرت امام حسن۔ حضرت امام حسین۔ حضرت محسن۔ حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان حضرت جعفر۔ حضرت عقیل حضرت عباس۔ حضرت محمد۔ حضرت صالح۔ حضرت طاہر۔ حضرت مطہر۔ حضرت عون حضرت عبدالرحمن۔ حضرت عبداللہ۔ حضرت محمد اصغر۔ حضرت فضل۔ حضرت ام کلثوم کبریٰ۔ حضرت ام کلثوم صغریٰ۔ حضرت زینب کبریٰ۔ حضرت زینب صغریٰ۔ حضرت ام سلمہ۔ حضرت ام رقیہ۔ حضرت میمونہ۔ حضرت ام عبداللہ۔ حضرت ام حسن حضرت خدیجہ۔ حضرت آمنہ۔ حضرت فاطمہ۔ حضرت ام الخیر۔ حضرت ام الکرام۔ حضرت ام ہانی حضرت ام جعفر۔ حضرت رقیہ۔ حضرت جمیلہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ حضرت سیدنا امام حسن۔ اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کے والدہ شریفہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تھیں۔ اس لئے آپ کی اولاد کو بنی فاطمہ کہتے ہیں۔ اور حضرت محمد حنفیہ حضرت عباس اور حضرت عمر کی اولاد کو علوی کہتے ہیں

تاریخ رحلت۔

آنکہ او زیب ہل اتی آمد	نفس پیغمبر خدا آمد
ابتدائے ولایت ست باو	انتہائے خلافت ست باو
مرتضیٰ وامیر نحل کش خوان	بوتراب و ابو الغیوث ازین
آنکہ یعسوب دین پیغمبر	کنیت او ابوالحسن بنگر
نجدا خلق واصل ست باو	انتہائے سلاسل ست باو
حامی شرع و فخر مجتہدین	مفتی ملت ست قاضی دین
شہر علم ست ذات پیغمبر	در آن شہر مرتضیٰ حیدر
ہر کرا حب مرتضیٰ نہ بود	بے شک او عارف خدا نبود
باب نجات راز و مفتاح	طاق لاہوت راز مصباح
خلق را ہا بود رہنما بخدا	کرم اللہ وجہہ ابدا
روز جمعہ بوقت صبح نمود	راہ ما سوی اوج خلد صعود
بود ماہ صیام نوزدہم	کہ شد آن بادشاہ بچرخ نہم

	گر تو سال شہادتش گوئی در نجف مرقد منور اوست		سر ایتم چہرا نمی گوئی آسمان و زمین معطر از وست	

حضرت شاہ دولہ رحمن ایلچپوری قدس سرہ

تواریخ جہانیہ مین آپ کا سلسلہ جدیہ یہ تحریر ہے۔ سید شاہ عبدالرحمن عرف شاہ دولہ رحمن بن سلطان سید حسین محمود۔ بن شاہ سید مسعود۔ بن سید عطاء اللہ بن سید طاہر۔ بن سید طیب۔ بن سید محمد۔ بن سید عمر۔ بن سید سیف الملک۔ بن سید بذل۔ بن سید عبدالمنان۔ بن امام محمد حنیف تمال۔ بن حضرت سیدنا علی۔ بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ۔ سنہ ۳۹۱ ہجری کو آپ غزنین سے ملک برار کی جانب آئے کتاب جہاد الرحمن مین تحریر ہے کہ سلطان ناصرالدین کی دختر سے آپ کا عقد نکاح ہوا تہا کہ غزنین سے آپ مع غازیان اسلام و بہرام شاہ غازی کے واسطے جہاد کے ملک برار مین تشریف لائے۔ جنگنامہ مین لکہا ہے کہ اُسوقت ملک برار کی سرحد پر ایک راجہ وکید نام سلطنت کرتا تہا جب اُس نے آپ کی تشریف آوری کا شہرہ سنا آپ کی خدمت مین کئی تحائف پیشکش کئے اور جب وہان سے رخصت ہوکر ایلچپور کے قریب پہنچے راجہ ایل جو اپنے بادہ نخوت مین سرشار تہا ایک لشکر عظیم ہمراہ وزیر اعظم وہیبت راو وغیرہ سردارون کے ہمراہ کرکے آپ پر روانہ کیا اور مقام کہرڈہ پر دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا حضرت شاہ دولہ رحمن اپنے والدہ ملکہ جہان کے اجازت سے لشکر کفار پر حملہ آور ہوئے اور کافرون پر فتح پائی اور کہرڈہ سے ایلچپور تک تمام غازیان اسلام شہید ہوئے اور وہین اُنکے مزارات ہین جب آپ ایلچپور پہنچے راجہ ایل اپنے لشکر کے ہمراہ آپ سے مقابل ہوا غرض لشکر اسلام نے کئی ہزار کافرون کو مع اُن کے سردارون کے واصل جہنم کیا اور آپ بہی درجہ شہادت سے فائض ہوئے کہتے ہین کہ آپ کی قدوم فیض لزوم سے اسلام نے ملک برار مین رونق پائی ہے صدہا کفار اور مشرکین آپکے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے گیارہ ربیع الاول سنہ ۳۹۲ ہجری مین آپنے شہادت پائی روضہ آپ کا ایلچپور مین زیارت گاہ عالم ہے آپ کا مفصل حال

کتاب تاریخ امجدی مصنفہ حضرت سید امجد حسین صاحب سلمہ خطیب جامع مسجد ایلچپوری
مین مذکور ہے **تاریخ شہادت**۔

شاہ رحمن چون بعہد راجہ ایل	در بہار اندر رہ حق شد قتیل
جملہ احیاء عند ربہم	از پئے تاریخ گفتہ جبرئیل

مولانا میر شجاع الدین حیدرآبادی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا اس طرح مرقوم ہے۔ میر شجاع الدین۔ بن سید کریم اللہ۔ بن میر محمد دائم بن سید شاہ مرزا۔ بن میر کریم اللہ۔ بن میر عبداللہ۔ بن میر محمد امین۔ بن میر جلال الدین بن میر عراق۔ بن میر ارتاق۔ بن میر شاہ کوچک۔ بن خواجہ حسن۔ بن خواجہ حسین۔ بن خواجہ احمد یسوی۔ بن ابراہیم۔ بن محمود۔ بن افتخار۔ بن عمر۔ بن عثمان۔ بن اسماعیل۔ بن موسی۔ بن یونس۔ بن ہارون۔ بن اسحاق۔ بن عبدالرحمن۔ بن عبدالفتاح۔ بن عبدالجبار بن عبدالفتاح۔ بن حضرت امام محمد الحنفیہ بن حضرت امیر المومنین سیدنا علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ۔ یہ بزرگ بڑے عالم فاضل ولی کامل خلیفہ اور نعمت یافتہ حضرت مولانا مولوی رفیع الدین قندہاری دکنی کے ہین۔ مدت تک حیدرآباد دکن مین طلبہ و مریدین کی تعلیم و تربیت مین مصروف رہے اور ہزار کو فیض باطنی و ظاہری سے مالامال کر دیا اسلام کی رونق آپکی ذات بابرکات سے ملک دکن مین خوب بڑہی صدہا ہنود نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تصانیف آپکی خلاصہ فقہ نظم وغیرہ مقبول انام ہے روز جمعہ چوتھی محرم سنہ ۱۲۶۵ھ کو انتقال کیا اور حیدرآباد مین مدفون ہیں (حیات العلماء)

سید سالار مسعود غازی شہید قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا سید مسعود غازی بن سید محمود عرف میر ساہو بن سید عبداللہ عرف عطاء اللہ بن سید رحمت اللہ۔ بن سید عبدالکریم۔ بن امیر حمید۔ بن محمد حنیف۔ بن حضرت امیر المومنین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ یہ بزرگ قدمائے اولیائے کاملین اور مشاہیر کبرائے سادات سے ہین۔ والدہ آپ کی ستر معلی سلطان محمود سبکتگین کی حقیقی بہن تہین

اطراف دہلی مین بیر سلیم اور خراسان مین رجب سالار اور بعض جگہ میان غازی بالے
میان - بالا پیر شہیلا پیر کہتے ہین لقب آپ کا سلطان الشہید ہے کہتے ہین سلطان محمود
نے بتاریخ ۹ ماہ ذیحجہ سنہ ٤٠٠ھ کو میر ساہو سپہ سالار علوی کو لشکر جرار دیگر تذکار سے
واسطے امداد مظفر خان کے روانہ کیا جب میر ساہو اجمیر پہونچے جہاد کرکے کافرون پر غالب
آئے اور اطراف اجمیر کو مسخر کیا چند روز اجمیر مین سکونت کی اور اپنے بی بی ستر معلے خواہر
سلطان محمود غزنوی کو طلب کیا بعد چندے حضرت میر مسعود غازی تاریخ ۲۱ رجب سنہ ٤٠٥ھ
کو وہان تولد ہوے اور وہین نشو ونما پائی تاریخ چودہوین ماہ رجب سنہ ٤٢٤ھ کو کافرون کے
ہاتھ سے جہاد مین شہید ہوئے اور بہرائچ مین مدفون ہین **قطعہ رحلت** -

شاہ سالار سید مسعود	غازی دین احمد مختار
اشرف الخلق واکرم المخلوق	قرۃ العین حیدر کرار
سال تولید اوست مطلع نور	صاحب قدر گفتہ ام اے یار
عقل تاریخ نقل او سرور	گفت محبوب سید سالار

میر محمد یوسف علوی سکنہ ناسک مرحوم

نسب نامہ جد بہ آپ کا یہ ہے میر محمد یوسف - بن میر سید قطب - بن میر حمید - بن میر سعید
ابن محمد حسین نیکنام - بن میر محمد یوسف نیکنام - بن میر ابومسلم - بن میر محمد حسین شیر افگن
بن حضرت خواجگی آفاق - بن خواجہ میر محمد - بن خواجہ سید عبدالرحمن - بن سید سلطان
بن احمد یسوی - بن سید ابراہیم - بن سید محمود - بن خواجہ سید فتاح - بن سید عمر - بن سید
عثمان - بن سید حسن - بن سید مومن - بن سید اسماعیل - بن سید موسی - بن سید ہارون
بن سید اسحاق - بن سید سعید الرحمن - بن سید عبدالرحیم - بن سید عبدالقہار - بن سید محمد
عبدالفتاح - بن امام محمد حنفیہ قتال عالم غازی - بن امیر المومنین سیدنا علے بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ - آباو اجداد اس بزرگ کے بادشاہان ہند شاہ جہان و عالمگیر کے عہد سلطنت
مین بڑے بڑے عہدے اور مناصب پر مامور تھے اور منصب امیر العسکری پر خدمت نمایان کرتے رہے

چنانچہ میر محمد یوسف نیکنام جہانگیر بادشاہ کے کسی خدمت پر منصوب تھے کارنمایاں کے سبب قصبہ پچکوہان ملک برار میں بادشاہ نے آپکو جاگیر کردی تھی - اور وہیں مدفون ہیں ان کے فرزند میر شرف الدین حسین المخاطب میمنت خاں جو بڑے امیر شجیع تھے ۲ صفر ۱۱۴۴ھ کو قلعہ فتح آباد عرف کج دھارور میں رحلت فرمائی - اُن کے برادر حقیقی سید حسین دولت آباد کے قریب شہید ہوئے - چنانچہ انکی جاگیریں انعام ناسک میں اُنکے متعلقین کے قبضہ میں ہیں - سید محمد یوسف علوی نے ۱۲۲۲ھ کو رحلت فرمائی اور ناسک کے قریب خود کے جاگیر یافتہ داری گانوں میں مدفون ہیں - آل انکی جنیر اور ناسک میں مقیم ہے (تذکرۃ المشایخ)

نسب نامہ حضرت مخدوم شیخ بھکھاری کاکوروی قدس سرہ

رسالہ عمدۃ الصحائف میں سلسلہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے - مخدوم شیخ نظام الدین عرف شیخ بھکھاری بن قاری امیر سیف الدین بن امیر حبیب اللہ بن امیر نصیر الدین بن محمد صدیق بن عبید اللہ بن عبد الصمد بن امیر شمس الدین بن عبد المجید بن سلطان حسین بن امیر ابراہیم بن عبد اللطیف بن عبد اللہ خانی بن شمس الدین صابر بن مجید الدین خانی بن امیر سلیمان بن وجیہ الدین احمد بن قاری محمد بن قاری احمد بن علی بن محمد بن حنفیہ بن علی مرتضی کرم اللہ وجہہ - آپ کبرائے اولیائے کاملین سے ہیں - حضرت سید ابراہیم ایرجی کے مرید ہیں نسبت قادریہ رکھتے تھے - اور ارواح حضرت غوث پاک قدس سرہ و شہاب الدین سہروردی قدس سرہ سے آپنے فیض اویسیہ اخذ کیا - اعلم علمائے روزگار و شورع و متشرع تھے درس و افادہ خلق میں اشتغال رکھتے ۹۸۱ھ ہجری ماہ ذیقعدہ کی تاریخ نویں کو آپنے انتقال فرمایا - مزار آپکا قصبہ کاکوری میں ہے - حضرت مخدوم بھیکہ کی درگاہ سے مشہور ہے - مخدوم زادگان قصبۂ مذکور آپ ہی کی اولاد میں ہیں ٭ (نقل عمدۃ الصحایف)

نسب نامہ سادات جعفری زینبی

مولوی محمد علی حبیب پھلواری مرحوم نے اپنی کتاب اسوہ حسنہ میں نسب نامہ آپکا یہ مرقوم کیا ہے۔ محمد علی حبیب بن ابی الحسن بن نعمت اللہ بن محیب اللہ بن ظہور اللہ بن کبیر الدین بن رکن الدین بن محمد حسین بن امیر عطاء اللہ جعفری الزینبی بن سعد اللہ بن فتح اللہ بن محب اللہ بن ہدایت اللہ بن محمد امیر بن امیر حسین بن محمد امین بن محمد ابراہیم بن عمر دراز بن محمد عبید بن محمد حمید بن محمد اسماعیل حسن بن امیر محمد بن امیر علی بن عبد اللہ بن جعفر طیار برادر سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہ۔ یہ بزرگ عالم کامل مشہور بن پھلواری سے ہیں۔ سادات جعفری کہنے کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بی بی زینب بنت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا خواہر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جعفر طیارؓ کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ کو منسوب تھیں۔اس لئے جعفری زینبی مشہور تھیں۔ نظام پور میں اس خاندان کے حضرات اکثر رہتے ہیں۔ (من کتاب اسوہ حسنہ)

بیان اولاد حضرت سیدنا امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ

آپ امام دوم ایمہ اہل بیت سے ہیں۔ پندرھویں رمضان سال سوم ہجری میں روز سہ شنبہ کو مدینہ منورہ میں تولد ہوئے۔ مدت عمر ۴۸ سال مدت خلافت چھ مہینے۔ جعدہ بنت اشعث کے زہر دینے سے پنجشنبہ ۷ صفر کو زمان سلطنت امیر معاویہ میں شہید ہوئے۔ اولاد آپکی چودہ صاحبزادے اور چھ صاحبزادیاں تھیں۔ حضرت قاسم۔ حسن المثنیٰ۔ حسین۔ جعفر۔ ابراہیم۔ طلحہ۔ عبد اللہ۔ حمزہ۔ عبد الرحمن۔ علی۔ زید۔ عمر۔ اسماعیل۔ اسحاق۔ اور اسامی دختران۔ حضرت فاطمہ۔ ام عبد اللہ۔ ام محسن۔ ام سلمہ۔ رقیہ۔ سکینہ۔ چھے فرزند آپکے درجۂ شہادت سے فایض ہوئے۔ اور دو فرزند یعنے حضرت زید بن الحسن اور حضرت حسن المثنیٰ بن الحسن سے آپکی اولاد بکثرت ہے۔ سادات حسنی کہلاتے ہیں۔ اور اکثر اولاد اُنکی امیر اور رؤسائے دین تھے۔ خصوصاً آپکی اولاد میں حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہم سر حلقۂ اولیائے کبار ہیں جنکا حال ذیل میں درج ہے۔ اور اس خاندان کے چند مشہور بزرگوں کا حال ہے مع اُنکے نسب کے اس

فصل میں لکھدیا ہے۔ قطعہ تاریخ رحلت

حسن آں بادشاہ کون ومکاں
آں امام موید است حسن
بعد حیدر خلافت آں شاہ
عزت نشیں ۔ بیاد خدا
بود تاریخ ہفتم اے مسعود۔
صبح یوم الخمیس نقل نمود
ہاتفم گفت سال نقل امام
دربقیہ مزار آں آمد ✚

کنیت او ابو محمد داں
تقی وسبط سید است وحسن
پنج ماہ وسہ روز یا شش شدہ
کہ جہاں است عاقبت بہ فنا
سفرش در مہ صفر فرمود
زیں جہاں سوے حضرت معبود
حیف آفاق ماند بے اسلام
رحمت حق نثار او آمد

حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ

تاریخ پہلی شب رمضان ۴۷۰ھ ہجری کو بمقام جیلان تولد ہوئے نسب نامہ آپکا یہ ہے سیدنا عبدالقادر جیلانی بن سید نورالدین ابوصالح موسی جنگی دوست بن سید عبداللہ بن سید یحیی زاہد بن سید محمد زکریا بن سید داؤد بن سید موسی ثانی بن سید عبداللہ صالح بن سید موسی الجون بن سید عبداللہ المحض بن سید حسن مثنیٰ بن سیدنا حضرت امام حسن المجتبیٰ قدس اسرارہم اور سلسلہ مادری آپکا کتاب فتوحات قادریہ میں یہ مرقوم ہے حضرت ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت سید عبداللہ صومعی بن سید ابوالجمال بن سید ابو محمد بن سید احمد بن سید ابو محمود طاہر بن سید ابوالعطا عبداللہ بن سید ابوالکمال علی بن سید علاوالدین محمد بن سیدنا حضرت امام جعفر صادق بن حضرت سیدنا امام محمد باقر بن حضرت سیدنا امام زین العابدین۔ بن حضرت سیدنا امام حسین شہید دشت کربلا رضی اللہ عنہم ۴۸۸ھ ہجری میں آپ بغداد تشریف لائے اور وہاں علم ظاہری کو حاصل کیا۔ اور حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک سے تربیت پائی اور فیوضات ظاہری و باطنی بدرجہ اتم حاصل کئے آپکے انوار ولایت ظاہری و باطنی تمام جہان پر تاباں و درخشاں ہیں۔ کئی کتابیں ملفوظات آپکے

حالات میں مرقوم ہیں۔ تاریخ رحلت

روز آدینہ بود یازدہم	بے شک و شبہہ از ربیع دوم
کہ زدنیا بہ اوج علیین	ہمچو خورشید شد ز روے زمین
گفت سال نکوش از دل و جاں	صاحب رونق جناں رضواں
یازدہم بُد از ربیع دوم	کہ گذشت از جہاں ستودہ شیم
سال وصلش بخواں کہ ہادم قدس	ہاتفم گفت نور عالم قدس
گفتہ شد سال نقل آں حق رس	قطب الاقطاب عالم اقدس
شد رقم سال نقل آں والی	قدس اللہ روحہ العالی
مرقدِ پاک اوست در بغداد	اہل عالم ازو گرفتہ مراد
ہادی خلق بود سوے خدا	قدس اللہ سرہٗ ابدا

صاحبزادے آپکے یہ ہیں۔ سید سیف الدین عبدالوہاب۔ سید شرف الدین ابو محمد۔ سید شمس الدین عبدالعزیز۔ سید الفرج عبدالجبار۔ سید تاج الدین عبدالرزاق۔ ابو اسحاق سید ابراہیم۔ سید فاضل ابوالفضل۔ سید ابوعبدالرحمن عبداللہ۔ سید ابوزکریا یحیٰی۔ سید ضیاءالدین ابونصر موسیٰ قدس اللہ اسرارہم +

یہاں سے احوال اُن بزرگوں کا تحریر ہوتا ہے جو خاص آپکی اولاد میں مشہور و معروف ہیں اور ہندوستان میں واسطے ترویج دینِ اسلام کے تشریف لائے۔ اور جن کے قدوم کی برکت سے ہندوستان میں آفتاب اسلام کا آجتک درخشاں و تاباں ہے۔ نسب نامے انکے مع اُنکے حالات تبرکاً و تیمناً اس کتاب میں درج ہوتے ہیں ؀ (ملفوظ غوثیہ)

حضرت سید شاہ مصطفٰے قادری قدس سرہٗ صاحب بیجاپور

آپ کا سلسلہ جدیہ لطایف القادریہ میں یہ مرقوم ہے۔ سید شاہ مصطفٰے قادری بن مہراں سید بدر عالم بن سید عبدالقادر یوسف ثانی بن سید شمس بہاءالدین بن سید یونس ثانی۔ بن سید عبدالرحمن اشرف بن سید یونس شرف جہاں بن سید یوسف بن سید احسن الدین

بن سید محمد عرف احمد بن سید ابی نصر محی الدین بن سید عماد الدین بن سیدنا تاج الدین عبد الرزاق
بن حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم - آپ مشاہیر عظمائے اولیائے کاملین سے
ہیں بغداد میں آپ تولد ہوئے - ابراہیم عادل شاہ بادشاہ نے ہر چند چاہا کہ آپکی خدمت میں آکر
مشرف بزیارت ہو لیکن اس نعمت ملازمت سے محروم رہا ایک روز خادم کے ہمراہ آپکے
حجرہ میں آگیا تھا - آپنے عتاب کی نظر سے اسکی طرف دیکھا بادشاہ لرزاں و ترساں بیہوش ہوکر
زمین پر گر پڑا - غرض اپنے فعل ناشایستہ سے تایب ہوا اور اپنے گھر واپس آیا - صدہا لوگ آپکے
قدم میمنت لزوم سے درجہ حق شناسی پر پہونچے - ۱۳ - شعبان سنہ ۱۰۱۴ھ میں آپکا وصال ہوا
مرقد عالی آپکا بیجاپور میں زیارتگاہ عالم ہے - **تاریخ رحلت**

سید السادات حضرت مصطفےٰ ۔ محترم آل نبی المجتبیٰ
برگزیدہ بود نزد کردگار ۔ در میان اولیا زاں مقتدا
متصف بودہ زاوصاف رسول ۔ مظہر اخلاق ذات مرتضیٰ
منبع علم لدنی سینہ اش ۔ گوہرش از سرّ حق شد ممتلا
سیزدہ تاریخ شعباں ماہ بود ۔ نوش کردہ از قضا جام سقیٰ

آپکے بھائی میراں شاہ ابوالحسن قادری بڑے صاحب تصرفات ظاہری و باطنی تھے
بیجاپور میں آسودہ ہیں - احوال آپکے تمام خاندان کے بزرگوں کا مفصلاً تاریخ الاولیار
جلد سوم میں جامع اوراق نے تحریر کیا ہے - اس بزرگ کی اولاد میں الحال حضرت سید محمود
صاحب قادری سلمہ موضع گومری میں حیات ہیں - اُنکے والد ماجد سید عبد الرزاق جیلانی
مرحوم اور جد امجد سید عبد القادر عرف بادشاہ صاحب قادری مغفور جو شانحیں دکن میں
سے تھے - راقم کے ساتھ نہایت اتحاد تھا - کتاب تاریخ الاولیار کے لکھنے میں راقم کو
ان دونوں حضرات نے بڑی مدد دی - اولیائے دکن کا حال لکھ بھیجا جو تاریخ الاولیار جلد
دوم و سوم میں لکھا گیا ہے - نسب نامہ سید محمود بن سید عبد الرزاق جیلانی متوفی سنہ ۱۳۰۰ھ
بن سید عبد القادر بن سید محی الدین قادری بن سید محمود بن سید مرتضی بن سید شمس الدین بن
سید عبد القادر بن سید شاہ مصطفےٰ قادری بیجاپوری قدس اسرارہم (اعلام الہدی)

سید شاہ عبداللطیف لااُبالی قدس سرہ صاحب کرنول

سلسلہ مہدیہ آبکا مشکوۃ النبوت میں یہ مرقوم ہے۔ سید شاہ عبداللطیف لاؤبالی بن سید شاہ طاہر حموی بن سید زاہد حموی بن سید عارف حموی بن سید ہاشم حموی بن سید قطب الدین محمد بن سید شہاب الدین احمد بن سید بدرالدین حسن بن سید علاوالدین علی بن سید شمس الدین محمد بن سید سیف الدین یحییٰ بن سید ظہیر الدین احمد بن سید شمس الدین ابونصر بن سید عماد الدین ابوصالح نصر بن سید تاج الدین عبدالرزاق بن سیدنا حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم لطائف القادریہ میں مسطور ہے کہ آپ مشاہیر کملائے مشائخین کرام بلدہ کرنول سے ہیں۔ آپ حماہ تشریفہ سے ملک دکن میں تشریف لائے۔ اور قمر نگر عرف کرنول میں سکونت اختیار کی۔ اور موضع علی پور میں جو متصل کرنول ہے۔ وہاں پر اپنے ہمراہیوں۔ خادموں کو رکھا وہاں ایک راجہ سخت کافر دشمن اسلام رہتا تھا اُسکے لڑکے کا انتقال ہوگیا۔ آپنے بزور کرامت ولایت اُسکو زندہ کردیا۔ راجہ اور اُسکے خویش و اقارب سب نے اسلام قبول کیا آپکے مزاج پر جلال ہمیشہ رہتا تھا۔ اور اتنی گرمی آپکے سینہ مبارک میں تھی کہ ہر روز سات گھڑے پانی کے لب کو مرید حجرۂ عبادت میں رکھہ جاتے۔ آپ ذکر وشغل میں مشغول ہوتے جبکہ گرمی از حد بڑھ جاتی پانی کی طرف دیکھتے گھڑوں کا پانی خشک ہوجاتا۔ آپکے قدوم سے اطراف کرنول میں اسلام کو خوب رونق ہوئی۔ سات ذی الحجہ سنہ ۱۰۴۷ھ میں دنیائے فانیہ سے رحلت فرمائی اور کرنول میں آسودہ ہیں۔ **تاریخ رحلت**

	خرد گفت تاریخ آں دستگیر		بہہیچ آہ و ہو اللطیف الخبیر	تذکرۃ المشائخ

نسب نامہ حضرت غلام علی شاہ صاحب مصنف مشکوۃ النبوت۔ سید غلام علی شاہ صاحب بن شاہ موسی قادری حیدرآبادی متوفی ۱۲۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۱۵ھ مدفن حیدرآباد بن سید محی الدین محمد بن سید درویش محی الدین بن سید عبدالمحی الدین بن شاہ محی الثانی بن سید شاہ عبداللطیف قادری لااُبالی کرنولی قدس اسرارہم ۔ سن رسالہ نوشتہ

سید غلام جیلانی پیرزادہ۔ بیجاپور۔

شاہ اسمعیل قادری قدس سرہ صاحب نیلور

سلسلہ حدیہ آپکا کتاب مشکوۃ النبوت میں یہ مرقوم ہے۔ سید شاہ اسمعیل قادری بن سید حسن بن سید سلیمان بن سید ابراہیم بن سید احمد علی مغولی بن سید حسن بن سید موسی بن سید علی بن سید محمد بن سید حسن الدین بن سید محمد احمد صنوبن سید ابی نصر محی الدین بن سید عماد الدین ابی صالح نصر بن غلب الآفاق سید تاج الدین عبدالرزاق بن حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم آپ بڑے جامع علوم شریعت و طریقت کملائے مشائخین دکن سے ہیں۔ سلطان محمود بادشاہ والمظفر بیجاپور کے عہد سلطنت میں بغداد سے بیجاپور آئے اور موضع نیلور متصل گلبرگہ میں سکونت کی۔ آپکے ہمراہ مریدین خدام بہت تھے۔ سب کو کہا کہ یہاں کے حاکم کو جو ظالم ہے اسکے نکال دو۔ چنانچہ خادموں نے حسب الارشاد آپکے حکم کی تعمیل کی۔ اور حاکم ظالم کو وہاں سے نکال دیا۔ حاکم مذکور سلطان محمود بادشاہ بیجاپور کی خدمت میں آیا۔ اور تمام کیفیت بیان کی۔ بادشاہ نے تعجب کیا اور آپکی بزرگی و عظمت کو مشائخین بیجاپور سے سُنا اسی وقت ایک سند انعام موضع نیلور کی لکھکر آپکے پاس بھیجدی۔ آپنے اُسکو قبول نہ کیا۔ پھر بادشاہ بذات خاص آپکی قدمبوسی کو حاضر ہوا۔ بادشاہ نے کمال فخر اور تکبر سلطنت سے جب آپسے مصافحہ کیا ایکبار جسم اُسکا جلنے لگا۔ اور ہاتھ اُسکے دونو بازو سے جدا ہوگئے غرض بادشاہ بحالت اضطرار لرزاں و ترساں حجرہ سے باہر نکل آیا۔ وزیر بادشاہ کے ہمراہ تھا۔ اسی وقت بادشاہ کی بے ادبی کی معافی حضرت کے فرزند جو سید اسلام الدین قادری تھے۔ چاہی کہتے ہیں کہ بادشاہ اسلام الدین کے ہمراہ پھر آپکی خدمت میں آکر تائب ہوا۔ اور اپنے غرور و نخوت سے باز ہوکر آپکی خدمت میں عذر گستاخی کیا۔ آپنے عفو کردیا اور دہن مبارک سے لعاب نکالکر بادشاہ کے جسم پر ملا۔ بادشاہ حالت اصلی پر آگیا۔ سوزش جاتی رہی ہاتھ درست ہوگئے۔ بزرگوں کا معتقد ہوا۔ اور پھر کبھی ایسی گستاخی کسی بزرگ سے نہ کی۔ آپکے خاندان میں بادشاہی جاگیریں انعام بہت ہیں۔ سلخ ماہ شعبان ۱۰۰۰ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور نیلور میں مدفون ہیں ❖ (مشکوۃ النبوت)

سید شاہ جمال البحر المشہور معشوق ربانی قدس سرہٗ صاحب موضع عرس سرکار ورنگل

سلسلہ جدیہ آپکا کتاب مشکوٰۃ النبوت میں یہ تحریر ہے سید شاہ جمال البحر بن سید شاہ حسین بن سید احمد بن سید یوسف بن سید محمد ثانی بن سید ہلال بن سید محمد بن سید علاؤ الدین ابی صالح نصر بن سید نا تاج الدین عبد الرزاق بن حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم - آپ مشاہیر سادات ومشائخین کا ملین دکن سے ہیں - بارہ برس کی عمر میں والدۂ ماجدہ کی اجازت لیکر بغداد سے سفر اختیار کیا - اور حرمین الشریفین میں آکر مراسم حج بجالائے اور وہاں سے بلشارہ غیبی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہندوستان کی طرف راہی ہوئے - اور موضع ورنگل میں پہونچے اور قصبہ سومورام میں ایک پہاڑ پر بارہ برس چلہ کشی کی اور ریاضت شاقہ میں مشغول رہے - آپکے ہمراہ فقراء وخادم بہت تھے - سب کے کھانے پینے کا انتظام اپنی ذات خاص سے کرتے رہے - انوار الاخبار میں تحریر ہے کہ آپ عہد میں سلاطین قطب شاہیہ کے بغداد سے دکن کی جانب تشریف لائے - اور موضع ہنمکنڈہ میں جو حیدرآباد کے متصل آبادی ہے آکر آپ نے کافروں سے جہاد کیا - اور خدا نے آپکو فتح دی - اکثر کفار آپکی بندگی دیکھکر مشرف باسلام ہوئے - احیائے اموات کی کرامتیں کئی بار آپ سے ظاہر ہوئیں از بس عظیم الشان جامع علوم ظاہری وباطنی تھے - آپکی ذات فیض آیات سے ملک دکن میں اسلام نے بڑا زور پکڑا - آپکے فرزند سید شاہ معین الدین ہیں جو بزرگ صاحب تصرفات ظاہری وباطنی تھے - انکا حال کتاب تاریخ الاولیاء جلد سوم میں مذکور ہوا ہے - ۲۲ - رجب ۹۹۹ھ ہجری میں رحلت فرمائی - موضع عرس ملک دکن میں آپکا مرقد عالی ہے + (تذکرۃ المشائخ)

حضرت سید شاہ عبد الرزاق بیجاپوری قدس سرہٗ صاحب بیجاپور

سلسلہ جدیہ آپکا کتاب مجمع الانساب میں یہ تحریر ہے میراں سید شاہ عبد الرزاق قادری بن سید شرف الدین بن سید احمد بن سید علی بن سید احمد بن سید شرف الدین قاسم بن سید یحییٰ بن سید بدر الدین حسن بن سید علاؤ الدین علی بن سید شمس الدین محمد بن شرف الدین یحییٰ

سید شہاب الدین احمد بن سید عماد الدین ابی صالح نصر بن قطب الآفاق سید نا عبد الرزاق بن
سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم۔ آپ مشاہیر کبرائے مشائخین قادریہ سے ہیں۔
قطب الوقت وحید العصر تھے۔ نعمت خلافت قادریہ کی اپنے والد سے کی۔ بادشاہ محمد عادل شاہ
کے عہد سلطنت میں بغداد سے بیجاپور میں آئے۔ اور اپنے قدوم فیض لزوم سے اس دیار دکن
کو رونق بخشی خانقاہ میں آپکی ہزار ہا آدمی دور و دراز سے آتے اور فیض ظاہری و باطنی پاتے
تھے۔ ۲۲۔ ربیع الثانی ۱۰۸۱ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ اور مزار آپکا بیجاپور میں زیارتگاہ عالم ہے

	تاریخ وفات	
میر شاہ عبد الرزاق قادری	ازیں جہاں پاکیزہ مثل نور رفت	
ہاتف غیبی بتاریخ وصال	گفت قطب اہل بیجاپور رفت	۱۰۸۱ھ

حضرت سید اسحاق قادری قدس سرہ صاحب جُنیر ملک دکن ضلع پونہ

سلسلہ جدیہ آپکا لطائف القادریہ میں اس طرح مرقوم ہے۔ سید شاہ اسحاق قادری بن سید محمود
عرف سید یعقوب بن سید حاجی حمید الدین بن سید محمد بن سید مخدوم بن سید صدر الدین
بن سید مخدوم بن سید محمد بن سید قاسم بن سید زین الدین عبد الباسط بن سید شہاب الدین صالح
قادری بن سید بدر الدین حسن بن سید علاء الدین علی بن سید شمس الدین محمد بن سید
سیف الدین ابو ذکریا یحیٰی بن سید شہاب الدین احمد بن سید ابو نصر شمس الدین محمد بن سید
عماد الدین ابی صالح نصر بن سید تاج الدین عبد الرزاق بن سیدنا مخدوم شیخ عبد القادر جیلانی
قدس اسرارہم آپ عظمائے اولیائے متصرفین کاملین سے ہیں۔ آپکا مولد موضع خوشاب
واقع پنجاب ہے۔ اور اپنے جد امجد حضرت شاہ حمید الدین سے نعمت خلافت قادریہ باطنیہ
کو حاصل کیا اور ۱۰۳۶ھ ہجری کو اپنے جُنیر میں اکر سکونت اختیار کی فیض ظاہری و باطنی
کا آپکی ذات بابرکات سے اطراف دکن میں خوب پھیلا اور اسلام کا چراغ روشن ہوا۔
۱۰۸۱ھ ہجری میں خانقاہ تعمیر کی۔ بادشاہ زمانہ نے آپکی بندگی و عظمت کو دیکھکر انعام
جاگیرات نسلاً بعد نسلاً عطا فرمایا ہے۔ ۱۱۔ شعبان ۱۰۹۶ھ ہجری میں رحلت فرمائی۔

اور جُنیر میں آسودہ ہیں - ایک فرزند آپکے سید عبدالرزاق بیجاپور میں آسودہ ہیں اور دوسرے فرزند سید شہاب الدین جو بڑے عارف باللہ تھے جُنیر میں آسودہ ہیں - اُنکے صاحبزادہ بڑے بزرگ ولی کامل حضرت سید غلام حسن قادری تھے - اورنگ آباد جاکر عَلَم ارشاد و ہدایات کو بلند کیا صدہا لوگوں کو فیض ظاہری و باطنی پہونچایا - ۲۷ - جمادی الاول ۱۱۶۲ھ ہجری میں وفات پائی اورنگ آباد میں آسودہ ہیں - اور دو فرزند سید اسحاق کے سجادہ نشین سید یعقوب لاولد اور سید عبدالقادر جنیر میں آسودہ ہیں - غرض اسحاق اولاد میں آپکی سید اکبر صاحب قادری جُنیر میں سجادہ نشین تھے - اور اپنے بزرگوں کے طریقہ کو احیا رکھتے اور حضرت سید عبدالرزاق صاحب زاد قدرہ و منزلہ بن حضرت سید سعدالدین صاحب پیرزادہ مرحوم حیدرآباد دکن میں منصب عالی پر مامور ہیں - اور وہیں سکونت پذیر ہیں - اُنکا نسب نامہ یہ ہے - سید عبدالرزاق آصف نواز جنگ بن سید سعدالدین بن سید نظام الدین بن سید نبیہ الدین بن سید خلیل الرحمن بن سید یعقوب بن سید اسحاق قطب الآفاق قادری قدس سرہ +

تاریخ وفات

سراج الاتقیا سادات اکبر	چراغِ راہ دین و آل حیدر
امام اہل عرفاں سید اسحاق	دلیل و ہادی شرع پیمبرؐ
بسوئے روئے رضواں بصد ناز	خراماں رفت آں سروِ صنوبر
بتاریخ دہ و یک ماہ شعباں	دو شنبہ بود کاں بدر منور
بگفتا سید آل شرافت	شدہ تاریخ آں ہادی رہبر

(از ارشاد الطالبین مولفہ منشی محمد رضا - متوطن جنیر) +

حضرت سید عبدالحلیم قادری قدس سرہ صاحب اکلیسر گجرات

شجرہ جدید آپکا سرالاولیا میں یہ مرقوم ہے - سید عبدالحلیم اُکلیسری بن سید مصطفے بن سید حسین بن سید شاہین بن سید احمد بن سید موسٰی بن سید یحییٰ بن سید ابوالحسین بن سید عبدالوہاب بن سید صفی الدین بن سید ابوالحسین بن سید سراج الدین ابوالفرح عبدالجبار بن حضرت

سید نا شیخ عبد القادر جیلانی قدس اسرار ہم ۔ آپکے مشاہیر اولیائے متصرفین گجرات سے ہیں
آپنے نعمت خلافت قادریہ کو اپنے والد ماجد حضرت سید مصطفےٰ قدس سرہ سے حاصل کیا کہتے
ہیں کہ بادشاہ جہانگیر جب اکلیسر میں آیا آپکی خدمت میں آنے کا ارادہ کیا آپ جس ہجرہ
میں رہتے تھے ایسا تنگ و تاریک تھا کہ ہر چند بادشاہ نے چاہا کہ اندر حجرہ کے جائے
لیکن جا نہ سکا۔ آپنے کشف سے معلوم کیا کہ بادشاہ جہانگیر واسطے ملاقات کے آیا ہے دروازہ
کی طرف نظر کی۔ ایسا دروازہ بلند و حجرہ کشادہ ہوگیا کہ بادشاہ مع وزراء اور امراء اندر
آکر آپکی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور یہ کرامت دیکھکر آپکا معتقد ہوا اور چند گاؤں پرگنہ
اکلیسر سے آپکی خانقاہ کے اخراجات کے لئے مقرر کیا۔ آپکی ذات سے صدہا گجراتی اسلام
سے مشرف ہوے غرہ رجب ۱۰۰۰ ہجری میں رحلت فرمائی اور قصبہ اکلیسر میں مدفون ہیں
فرزند آپکے تین تھے دو فرزند قصبہ اکلیسر میں مدفون ہیں۔ اور ایک فرزند مسمی حضرت
شاہ سید محمود قادری قصبہ بالاپور ملک برار میں آسودہ ہیں اور انکی اولاد میں فی الحال
عمدۃ المشائخین حضرت سید احمد صاحب قادری پیرزادہ سلمہ اللہ تعالیٰ بالاپور میں سجادہ
نشینت پر زینت بخش ہیں بادشاہوں کی طرف سے جاگیرات انعام مددمعاش وغیرہ
انکے لئے جاری ہے۔ ذات آپکی برار میں بس غنیمت ہے ۔ (سیر الاولیاء)

حضرت سید یٰسین غریب النواز قادری قدس سرہ صاحب نندربار ضلع خاندیس

نسب نامہ آپکا شکات النبوت میں مولوی غلام علی شاہ صاحب نے یہ لکھا ہے۔ سید یٰسین غریب النواز
بن سید شاہ غلام محی الدین شیر سوار بن سید عبد اللہ قادری بن سید عبد الرحیم بن سید
شاہ ابو الحسن بن سید شاہ عبد الروف جرجانی بن سید صفی اللہ قاری بن سید ضیاء الدین قادری
حقانی بن سید شاہ ابو الحسن مدنی بن سید علی قادری بن سید احمد زندہ دل بن سید ابراہیم
بغدادی بن سید ابی صالح بن سید محی الدین ابی نصر بن سید نا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس
اسرار ہم ۔ آپ کبرائے اولیائے متصرفین و مشائخین کرام قادری دکن سے ہیں سید انوار اللہ
نے ملفوظ پنج گنج میں لکھا ہے کہ آپ ولی مادر زاد تھے ۔ آپکے بدن میں استخوان نہ تھے ۔ اکثر

مریدین کے سرپر بیٹھکر مجلس میں آیا کرتے تھے۔ اور شب پنجشنبہ کو آپکے اعضا بدن سے بہ آواز ہو جانے تھے۔ اور اجنات آپکے مطیع و مرید تھے۔ جو کوئی آپکی خدمت میں آتا احمد جو مطلب ولی ہوتا وہ پورا ہو جاتا تھا۔ اور تصرف واخراجات خانقاہ کا آپکی اس قدر تھا کہ ہزارہا آدمی دو وقتہ طعام آپکی خانقاہ سے پلتے تھے۔ روسائے آصفیہ وافسران مرہٹہ پونہ والوہ وگجرات سب آپکے مطیع ومعتقد تھے ۲۴۔ ربیع الاول سنہ ۱۲۱۱ ہجری میں رحلت فرمائی دار الابرار قندہار میں مدفون ہیں۔ آپکے بھائی سید شاہ ڈھولن قدس سرہ نے جو بزرگ وقت تھے آپکی رحلت کے بعد مسند ارشاد کو خوب رونق بخشی صدہا مشرکین وکفار آپکی ذات فیض آیات سے مشرف باسلام ہوئے تمام ملک خاندیس آپکے فیض سے مملو ہے۔ سید اسد اللہ عرف سید بڈھن میاں صاحب مرحوم حضرت سید شاہ ڈھولن قادری کی اولاد میں ہیں مشائخین متاخرین کے درمیان ذات انکی بس غنیمت تھی۔ تمام خاندیس برار و ملک دکن آپکے مریدوں سے معمور ہے۔ چوتھی جمادی الآخر سنہ ۱۳۱۱ ہجری کو شہر ناسک میں انتقال فرمایا اور دہر نگانون ضلع خاندیس میں آپکو لیجاکر دفن کیا۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ سید شاہ اسد اللہ عرف سید بڈھن میاں صاحب پیرزادہ بن سید لسم اللہ بن سید عبد اللہ بن سید اسد اللہ عرف شاہ ڈھولن برادر حقیقی حضرت سید یٰسین غریب النواز قادری قدس اسرارہم آپکی چند صاحبزادیاں تھیں جو دھولیہ برہانپور اور جنیر میں منسوب ہیں۔ اور انکے برادر حقیقی سید بڑے میاں صاحب مرحوم تھے۔ جنکے فرزند سید عیسیٰ میاں و سید یٰسین میاں صاحب طولعمرہا موجود ہیں جو اپنے بزرگوں کے مریدین میں گشت کیا کرتے ہیں۔

تاریخ وفات لمولفہ حضرت سید بڈھن میاں صاحب پیرزادہ مرحوم

شد ز دنیا سید شیخ زماں راہبر و راہ شریعت ذات او گفت ہاتف سال تاریخ وفات	در مریداں بود یک شور و فغاں بود بے شک بر طریق رہ رستاں رحلتش الفقر فخری شد عیاں	۱۳۱۱ ہجری

حضرت سید دیوان صاحب قادری قدس سرہ صاحب بھیمڑی

علاقہ کوکن ضلع تھانہ۔ نام اصلی آپکا سید ملک حسین ہے۔ آپ مشاہیر سادات

و مشائخین متصرفین ملک کوکن سے ہیں۔ نسب نامہ آپکا راقم کو دستیاب نہیں ہوا لیکن

اکثر بزرگوں کی زبانی تحقیق سے معلوم ہوا کہ آپ اولاد میں حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی

قدس سرہ کی ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ علی عادشاہ بادشاہ بیجاپور کے پاس دیوان ریاست تھے

بادشاہ بیجاپور بسبب ہونے خورد سالی کے سترہ برس آپنے دیوانی کا کام نہایت ایمانداری

سے چلایا جب بادشاہ علی عادشاہ سن بلوغ کو پہونچا سب محاسبہ دفاتر سلطنت اور آپکے

انتظام مملکت کو دیکھکر نہایت خوش ہوا۔ غرض شوق الٰہی نے سید ملک حسین کے دل کو دنیوی

محبت سے روگرداں کیا آپنے عہدہ دیوانی سے دست بردار ہوکر استعفا دیا اور دولت دنیا

و امارات مناصب عالیہ کو ہیچ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ اور اسلام آباد عرف بھیمڑی میں تشریف

لاکر سکونت اختیار کی۔ اُس زمانہ میں وہاں پر پرتگیز لوگوں کا عمل تھا۔ آپنے اُن سے جہاد کیا

خدانے اہل اسلام کو فتح و نصرت دی اور جو تالاب کہ پرتگیزوں کے تابع و قبضہ میں تھا

وہیں آپنے سکونت کی اور وہیں خدا کی عبادت میں خلوت گزیں ہوئے اور اُس تالاب کا نام

نصر اللہ رکھا۔ دیار کوکن میں چراغ اسلام کا آپکی ذات سے روشن ہوا ہے۔ صدہا مشرکین و

کفار آپ سے مشرف باسلام ہوئے۔ بادشاہ زماں سے کئی گاؤں آپکے اخراجات خانقاہ و

مسجد کے لئے انعام ملے۔ آپکی رحلت ۱۰۸۰ ہجری میں واقع ہوئی۔ اور قصبہ بھیمڑی میں مدفون

ہیں۔ آپکی اولاد بھیمڑی میں سکونت پذیر رہے۔ نواب سید سراج الحسن صاحب پیر زادہ

عہدہ جلیلہ پر ملک نظام میں مامور ہیں۔ اور سردار سید عبد الحق صاحب دلیر جنگ مرحوم نے

زر کثیر سے آپکے مزار کی تعمیر کی ہے اور نہایت عمدگی سے گنبد و مکانات قدیم بزرگوں کے

آراستہ و مستحکم کر دیئے ہیں ✦ (تذکرۃ المشائخ)

حضرت سید عبد القادر گنج سوائی قدس سرہ صاحب ناگور

نسب نامہ آپکا شیخ محمود طیبی نے اپنے رسالہ قادریہ میں یہ لکھا ہے سید عبد القادر عرف

میراں شاہ حمید المشہور گنج سوائی بن سید حسن قدسی بن سید موسیٰ بن سید علی بن سید محمد

بندلوی بن سید حسن بغدادی بن سید محمد بن سید ابی نصر محی الدین بن سید عماد الدین صالح نصر بن سید تاج الدین عبدالرزاق بن حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس اسرارہم۔ کتاب مفرح القلوب منظوم فارسی میں یہ لکھا ہے۔ آپ مشاہیر اجل اولیائے متصرفین ناگور میں ۹۱۰ھ ہجری میں تولد ہوئے اور ۹۴۰ھ ہجری کو قصبہ ناہور عرف ناگور میں تشریف لائے اور سید محمد غوث گوالیری سے فیض شطاریہ و قادریہ اور نعمت باطنیہ جمیع سلاسل کی اخذ کی اور دعوت اسمائے الٰہی کی اجازت حاصل کی تھی۔ آپکے قدوم برکت لزوم سے اسلام نے اس ناگور کے اطراف میں بڑی رونق پائی۔ صدہا مشرکین آپکے ہاتھ سے مشرف باسلام ہوئے چنانچہ کتاب تصرفات قادریہ میں مفصلاً حال آپکا مندرج ہے جاگیرات انعام بادشاہوں سے بہت آپکو عطا ہوا ہے۔ دسویں جمادی الاخر ۹۸۰ھ ہجری میں رحلت فرمائی در ناگور میں مرقد عالی ہے۔ (مفرح القلوب)

حضرت سید غیاث الدین قادری قدس سرہٗ صاحب احمد آباد گجرات

سلسلہ جدیہ آپکا ملفوظ قادریہ اہل گجرات میں اس طرح مرقوم ہے۔ سید غیاث الدین بن سید محمد شہاب الدین بن سید عبداللہ بن سید عبدالجلیل بن سید ابوالحسن بن سید عبدالجبار بن حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اسرارہم۔ آپ اجل مشاہیر اولیائے کرام و علمائے سادات گجرات سے ہیں۔ صاحب عظمت و جلال تھے آپ بحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بغداد سے سلطان محمود بادشاہ گجرات کے عہد سلطنت میں احمد آباد کی جانب تشریف لائے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے اسی سرزمین گجرات کو اسلام کے چراغ سے روشن کردیا ملک گجرات کی حراست از روئے باطنی آپکے سپرد تھی وہاں کے آپ قطب الوقت تھے۔ سید السادات سید علم الدین چشتی کی صاحبزادی سے آپکا نکاح ہوا۔ چند روز کے بعد آپ حج کو تشریف لے گئے۔ بعد ادائے حج کے بارہ سو مریدوں کے ہمراہ خشکی کے رستہ سے گجرات میں آئے۔ اثنائے راہ میں ملک کچھ کے درمیاں وہاں کے راجہ نے لشکر اپنا آپکے قافلے پر واسطے جنگ کے بھیجا۔ جب وہ لشکر آپکے قافلے پر حملہ آور ہوا راجہ کا تمام لشکر

مع سرداران نابینا ہوگئے اور ایسا رعب اُن پر طاری ہوا۔ کہ کسی نے ہتیار ہاتھ میں نہ لیا
راجہ نے یہ آپکی کرامات دیکھکر آپکے حضور میں آکر بہ ستدعا کی فوراً لشکر اور اُن کے
سرداروں کی آنکھیں بینا ہوگئی۔ راجہ بہار اُسی وقت مسلمان ہوگیا اور کئی ہزار آدمی
اُسکے ساتھ اسلام لائے۔ پھر آپنے قصبہ سرسیمنی میں آکر سکونت اختیار کی تجلی صمدیت
حق تعالی نے آپکو اتنی عطا کی تھی۔ کہ جو کوئی مسلمان آپکے چہرۂ مبارک کو دیکھتا ترک اسباب
محبت دنیوی کرتا۔ اور اگر آپکی نظر کسی کافر پہ پڑتی فوراً مسلمان ہوجاتا تھا ملک گجرات آپکے
فیوضات ظاہری و باطنی سے مملو ہے اور آپ کا فیض آج تک جاری ہے +
تمام خاندان کا حال کتاب تاریخ الاولیاء جلد دوم و جلد سوم میں راقم نے لکھا ہے۔ ۲۲ صفر ۸۹۵
ہجری میں آپنے رحلت فرمائی اور موضع سرسیمنی میں مزار آپکا زیارتگاہِ عالم ہے + **تاریخ وفات**

شاہ غیاث الدین ما کردہ سفر سوئے خدا		بست و دوم ماہ صفر یوم خمیس
اے مقتدا۔ در وقت ظہر آں شیخ با شتافت عہد بریں		کانت شہادۃ فخرہ فیفخرہ وفق القضا
چوں بود شاہ اولیاء سردار جملہ اصفیا		تاریخش آمد از قضا قطبی خلاصہ اولیا ۸۹۵

حضرت سید بہاؤ الدین گیلانی مشہور بہ بہاول شیر قلندر قدس سرہ

آپ کبرائے سادات عظام اور کملائے مشائخین قادریہ ذوی الکرام سے ہیں۔ قطب العصر
اور صاحب تصرفات ظاہری و باطنی تھے۔ ہزار ہا لوگوں نے آپ سے فیض باطنی پایا نسب نامہ
اُنکا خزینۃ الاصفیا میں یہ مرقوم ہے۔ سید بہاؤ الدین بہاول شیر قلندر بن سید محمود مزار در بدایوں
بن سید علاء الدین بن سید مسیح الدین بن سید صدر الدین بن سید ظہیر الدین بن سید شمس الدین
بن سید مومن بن سید مشتاق بن سید علی بن سید صالح بن سیدنا حضرت عبد الرزاق بن
سیدنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم۔ ان بزرگ کے قدم کی برکت سے اسلام
نے اُس ملک میں بڑی رونق پکڑی صدہا مشرکین نے آپکے دست مبارک پر توبہ کرکے اسلام
قبول کیا ۱۰ شوال المکرم ۹۷۳ ہجری کو آپنے رحلت فرمائی اور مزار آپکا حجرہ میں ہے

قطعہ تاریخ وفات

رفت چوں ازجہاں بہاء الدین — یافت مسکن بجنت الماویٰ
پیر اہل صفا بہاول شیر — گشت تاریخ رحلتش پیدا
نیر شیر دلیر حق عالی — ہست تاریخ آں شہر والا

حضرت سید عبد اللہ بہتی قدس سرہ صاحب بہت

نسب نامہ آپکا یہ ہے - سید عبد اللہ بہتی بن سید عمر بن سید حسن بن سید عثمان بن سید
مبارک الدین حسن بن سید عبد الباسط بن سید شہاب الدین بن سید مبارک بن سید حسن
بن سید علاء الدین بن سید شمس الدین بن سید ابو زکریا شہید بن سید احمد بن سید ابی صالح نصر
بن سیدنا عبد الرزاق بن سیدنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم آپ مشاہیر
اولیائے کبار اور سادات عظام سے ہیں - پندرہ برس کی عمر میں بغداد سے ہندوستان
کی طرف آئے اکثر مشائخین وقت سے فیض حاصل کیا - اور موضع بہت توابع دہلی میں سکونت
اختیار کی خلق کثیر نے آپ سے بیعت کی اور فیض ظاہری و باطنی حاصل کیا سنہ ۱۰۲۶ھ
میں انتقال فرمایا اور موضع بہت میں جون ندی کے کنارے آسودہ ہیں - قطعۂ تاریخ رحلت

شد ز دنیا چو در بہشت بریں — شیخ با اختصاص عبد اللہ
سال تاریخ رحلتش ہاتف — گفت صدیق خاص عبد اللہ

مخزن مقبلا صفا

حضرت سید نعمت اللہ ولی قدس سرہ صاحب وہمتور

آپ مشاہیر کبرائے مشائخین عالی درجات صاحب تصرفات سے ہیں - ہزارہا لوگ آپکی
ذات بابرکات سے فایض ہوئے - نسب نامہ آپکا یہ ہے - سید نعمت اللہ بن سید ابوبکر
بن شاہ نور بن سید ادہم بن سید جعفر بن سید محمد بن سید بہاء الدین بن سید داؤد
بن سید ابو العباس بن سید حسن بن سید موسیٰ بن سید علی بن سید محمد بن سید تقی - بن
سید صالح بن سیدنا ابی صالح نصر بن سیدنا حضرت عبد الرزاق بن حضرت سیدنا غوث الاعظم
قدس اسرارہم - تشریف الشرفا میں آپکی بزرگی اور عظمت کا بیان بہت کچھ منقول ہے

اس رسالہ میں بسبب طوالت کے مرقوم نہ کیا۔ **قطعہ تاریخ وفات**

زدنیا نعمت حق یافت در خلد	چو آن سید شہر عالی نعمت
بر در سال وصالش جلوہ گر شد	زسلطان الولی والی نعمت

۹۲۲ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور کوہ پھکلی دھتور میں آسودہ ہیں ۔

حضرت مخدوم سید عبد القادر ثانی قدس سرہ صاحب اوچہ

آپ مشاہیر سادات عظام اور اولیاے عالیمقام سے ہیں۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ مخدوم سید عبد القادر ثانی بن سید محمد غوث گیلانی بن سید شمس الدین بن سید شاہ میر بن سید ابوالحسن علی بن سید ابو علی بن سید مسعود بن سید ابو العباس احمد بن سید صفی الدین بن سید سیف الدین عبد الوہاب بن شیخ السادات والارضین محی الدین عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم کہتے ہیں کہ جب آپکے والد ماجد سید محمد غوث گیلانی نے ۹۲۳ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ آپنے مسند مشیخت قادریہ کو زینت بخش کر ہزارہا کو فیض ظاہری و باطنی پر پہونچایا اغنیا کی صحبت سے آپکو بڑی نفرت تھی۔ آپکے خاندان میں بڑے بڑے علمار و اولیار صاحب کشف وکرامات و صاحب تصرفات ظاہری و باطنی گذرے ہیں اور جنکی عظمت اور بزرگیوں کے نشان آجتک اُس سرزمین پر موجود ہیں۔ تاریخ الاولیار جلد دوم اور جلد سوم میں لکھا گیا ہے۔ یہاں بسبب طوالت کے درج نہ ہوسکا۔ غرض اس شعر پر اس خاندان کے بزرگوں کے حالات کو ظاہر کئے دیتا ہوں ؎

این خانہ تمام آفتاب است — این سلسلہ از طلائے ناب است

غرض مخدوم سید عبد القادر ثانی نے ۱۸ ربیع الاول ۹۴۰ھ ہجری کو رحلت فرمائی۔ اور مزار آپکا اوچہ مبارک میں ہے **قطعہ تاریخ رحلت**

عبد قادر ولی گیلانی	آنکہ ثانی نباشدش ثانی
سال تولید او عجب روشن	گشت مہر منیر نورانی
رحلتش شد عیاں سخی کرم	نیز سردار شاہ حقانی

سالِ ترحیل او چو شد پیدا	نور احسان تاج سلطانی
ارتحالش شد از خرد مرقوم	کاشف زبدہ سرِ ربانی
خواں بتاریخ رحلتش سرور	فانی فقر صبر حقانی

(کذا فی خزینۃ الاصفیا)

حضرت سید اسماعیل قدس سرہ صاحب قلعہ رٹھور

آپ مشاہیر کبرائے اولیائے متصرفین سے ہیں۔ نسب نامہ آپکا یہ تحریر ہے سید اسماعیل بن سید ابدال بن سید نصر بن سید محمد بن سید موسیٰ بن سید عبد الجبار بن سید ابی صالح نصر بن سید عبد الرزاق بن محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم صاحب اخبار الاخیار تحریر فرماتے ہیں کہ آپ پہلے بزرگ خاندان سادات حسنی سے ہیں کہ جو ہندوستان میں تشریف لائے اور سکونت کی آپکی ذات فایض البرکات سے ہزارہا لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ اور مدارج ظاہری و باطنی پر پہونچے۔ آپکے خلفائے کاملین سے شیخ محمد حسن۔ شیخ امان پانی پتی اور شیخ عبد الرزاق جھنجانہ مشہور و معروف ہیں۔ وفات آپکی سنہ ۹۹۴ ہجری میں واقع ہوئی۔ اور قلعہ رٹھور میں آسودہ ہیں۔ **قطعہ تاریخ وفات**

شہ چو اسماعیل زیں دار الفنا	جائے مسکن یافت در دار السلام
رحلتش آمد عیاں ممتاز رفت	نیز اسماعیل مخدوم انام

(خزینۃ الاصفیا)

حضرت شاہ بدر گیلانی قدس سرہ صاحب سائیاں

آپ مشاہیر سادات عظام اور کملائے عالی مقام سے ہیں نسب نامہ آپکا یہ ہے سید شاہ بدر گیلانی بن سید شرف الدین بن سید یحییٰ بن سید علاء الدین بن سید شمس الدین بن سید شہاب الدین بن سید علاء الدین بن سید قاسم بن سید یحییٰ تاتاری بن سید احمد منقی بن سید ابی صالح بن سید ابی نصر بن قطب الآفاق سیدنا عبد الرزاق بن حضرت غوث الثقلین سیدنا عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم۔ آپ اکبر بادشاہ کے عہد سلطنت

میں لاہور تشریف لائے اور ہزارہا بندگان خدا کو ہدایت اور ارشاد دیکر حلقۂ اسادت میں لائے اور بڑے بڑے مدارج پر پہونچایا۔ وفات آپکی ۱۲- ربیع الاول ۱۰۹۸ھ کو جہانگیر بادشاہ کے عہد سلطنت میں واقع ہوئی اور مزار آپکا موضع سائیاں علاقہ بٹالہ میں مشہور و معروف ہے۔ قطعۂ تاریخ وفات

چو بدرالدین ازیں دنیائے فانی	سفر ورزید و شد روشن بجنت
رقم شد فضل حق تاریخ وصلش	دگر سید علی بدر الکرامت

(کذا فی خزینۃ الاصفیا)

حضرت سید شاہ اسحاق قادری قدس سرہ صاحب کنگن پور

سلسلہ جدیہ آپکا اس طرح مرقوم ہے۔ سید شاہ اسحاق بن سید ابوالفتح بن سید محمد بن سید یحییٰ بن سید احمد بن سید قاسم بن سید نورالدین بن سید علاءالدین بن سید شمس الدین بن سید یوسف الدین بن سید ظہیر الدین بن سید احمد بن سید عمادالدین ابی صالح نصر بن سیدنا عبدالرزاق بن حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم۔ آپ مشاہیر مشائخین عظام و کبرائے سادات کرام دکن سے ہیں۔ بیس برس کی عمر میں والد ماجد سے خرقہ خلافت قادریہ و نعمت جدیہ حاصل کرکے جذبہ عشق الٰہی میں بغداد سے دکن کی جانب آئے اور مقام بنالہ میں آکر ریاضت کے درمیان مشغول ہوئے کہتے ہیں کہ آپ بارہ برس کامل مراقبہ میں بیٹھے رہے جب جذبہ کو افاقہ ہوا دوبارہ بغداد کو تشریف لے گئے۔ اور پھر متاہل ہوکر دکن کی جانب واپس آئے اور موضع کنگن پور میں راجہ گوپال کے عہد ریاست کے درمیان سکونت اختیار کی ملک عبدالوہاب جو اُس وقت میں عہدہ امارت پر منصوب تھا آپکا مرید ہے غرہ رمضان ۹۱۱ھ کو رحلت فرمائی اور موضع کنگن پور میں آسودہ ہیں۔ (کذا فی رسالہ تذکرۃ المشائخین)

حضرت سید نور اللہ اسحاق قادری قدس سرہ صاحب نیلنگا

سلسلہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے۔ سید نور اللہ اسحاق بن سید محمد اسداللہ بن سید نور محمد اسمعیل بن سید باباشاہ بن سید نعمت الدین بن سید احمد الجیلی بن سید علی بن سید مرتضیٰ

بن سید مصطفیٰ ابن سید احمد الثانی بن محمد احمد صنو بن سید محمد حسین بن سید محمد بن سید عماد الدین ابی صالح نصر بن حضرت سیدنا عبدالرزاق بن سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم - آپ مشاہیر اولیائے متصرفین دکن سے ہیں - آپ کو پیر بادشاہ بھی کہتے ہیں کشف و کرامات آپ سے بہت جلوہ گر ہوئے اپنے زمانے میں قطب الوقت تھے ۱۰۹۹ھ ہجری میں رحلت فرمائی - اور قصبہ نیلنگا میں مدفون ہیں ✦

قطعہ تاریخ وفات

حضرت پیر بادشاہ بزرگ	مقتدائے فقیر و شاہ و امیر
در نیلنگا کہ آں امام زماں	بود تا زندگی امام کبیر
غوث بے شبہہ سال وصل	آمد - خواستم سال رحلتش ز ضمیر

[illegible]

حضرت شاہ حیدر ولی اللہ قدس سرہ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے - حضرت شاہ حیدر ولی اللہ قادری بن سید حسین الجیلی بن سید محمد بن سید شاہ نصیر الدین بن سید ابراہیم بن سید ابی صالح موسیٰ بن سید ابی صالح نصر بن سید عماد الدین ابی صالح نصر بن سیدنا عبدالرزاق بن حضرت سید غوث الاعظم قدس سرارہم آپ اولیائے کاملین صاحب تصرفات ظاہری و باطنی تھے - بغداد سے دکن کی جانب مع تین سو خلفائے کامل کے تشریف لائے - اور سلطان ابراہیم عادشاہ کے عہد سلطنت میں بیجاپور کی سرزمین کو اپنے قدوم میمنت لزدم سے رونق بخشی - سلطان مع وزرا و امرا آپ کے مرید و معتقد ہوئے - رسالہ خوارق حیدریہ میں مسطور ہے کہ چندے آپ بیجاپور میں رہکر موضع نیلنگا میں سکونت اختیار کی اور ہزارہا آدمی کو فیض پہونچایا - آپکے فرزند دو تھے سید نور اللہ اور سید کریم اللہ یہ دونوں بزرگ عالم ظاہری و باطنی تھے - وفات حضرت شاہ حیدر ولی کی ۳ - جمادی الثانی ۱۰۳۲ھ ہجری میں واقع ہوئی - اور موضع نیلنگا تعلقہ احسناباد میں آسودہ ہیں - آپکی اولاد میں حضرت سید ہلال الدین قادری سلمہ وغیرہ حضرات حیدرآباد دکن میں سکونت پذیر ہیں سلسلہ جدیہ انکا یہ ہے - سید ہلال الدین حیدر بن سید بڑے صاحب بن صاحبجی صاحب بن سید علی قادری بن سید عبدالقادر بن سید کریم اللہ ثانی بن

سید شاہ درویش قادری بن سید شاہ کریم اللہ قادری بن حضرت شاہ حیدر ولی اللہ
قادری قدس اسرارہم ۔ (کذا فی مشکوۃ النبوت)

حضرت سید محمد ہاشم مغربی قدس سرہ صاحب جلیسر

سلسلہ جدیہ آپکا یوں مرقوم ہے سید محمد ہاشم مغربی بن سید محمد غیلان بن سید عبد اللہ بن سید احمد بن سید عمر غیلانی بن سید ابراہیم بن سید حسین بن سید محمد جرمونی بن سید یوسف بن سید عبد الرزاق بن سید عبد الخالق بن سید میموں بن سید مسعود بن سید محمد بن سید عبد اللہ بن سید عمر بن سید محمد بن سید حسن بن سید محمد صالح ابو الفضل بن حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم آپ بڑے بزرگ اولیائے کبار و علمائے ربانی سے تھے آپ شہر فاس دار السلطنت بلاد مغرب کے بادشاہ تھے ترک ریاست کرکے درویشی و فقر کو اختیار کیا سیاحت کرتے ہوئے ہندوستان کی جانب بعہد بادشاہ عالمگیر آئے اور موضع جلیسر علاقہ اکبر آباد میں آکر سکونت کی بادشاہ نے آپکی بزرگی کو دیکھکر آپکی سکونت کے لئے ایک مکان تعمیر کردیا۔ اور ہمیشہ تعظیم و تکریم آپکی کرتا تھا۔ چنانچہ اب تک آپکی اولاد وہیں رہتی ہے۔ آپکی اولاد میں ایک بزرگ سید کبیر الدین سلمہ سنہ ۱۳۰۳ ہجری میں بمبئی تشریف لائے تھے راقم سے ملاقات ہوئی تھی حرمین الشریفین وغیرہ زیارات کو تشریف لے گئے چنانچہ سلسلہ جدیہ آپکا یہ ہے سید کبیر الدین بن احمد بن سید منیر الدین بن سید معین الدین بن سید کریم الدین بن سید نور الدین بن سید عبد الوہاب بن سید محمد ہاشم مغربی قدس اسرارہم ۔ سید محمد ہاشم مغربی کا مزار موضع جلیسر میں ہے ۔ (تذکرۃ العرفا)

حضرت سید قطب الدین بینادل قدس سرہ

آپ مشائخین عظام اور اولیائے عالی مقام سے ہیں۔ بزرگ وقت صاحب تصرفات تھے۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے سید قطب الدین بینادل جونپوری بن سید حسن بن سید علی بن سید ابیر الدین بن سید قیام الدین بن سید صدر الدین بن سید رکن الدین بن سید نظام الدین بن سید قطب الدین بن سید امیر احمد بن سید یوسف بن سید عیسیٰ بن سید جعفر

بن سید قاسم بن سید عبد اللہ بن سیدنا عبد الرزاق بن حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم
آپکی اولاد کرہ ناتکپور میں سکونت رکھتی ہے اور سادات قطبی سے مشہور و معروف ہیں ۔
۱۷۔ ربیع الثانی سنہ ۱۰۵ھ میں رحلت فرمائی۔ مزار آپکا جونپور میں ہے ۔ (از گلدستہ گلشن فقری)

حضرت سید محمد قدس سرہ صاحب اجھر

آپ اولیائے کاملین سے ہیں دیار مغرب سے ہندوستان کی جانب تشریف لاکر دہلی میں چندے سکونت کی اور پھر وہاں سے قصبہ اجھر تشریف لے گئے ۔ اور تادم حیات مریدوں کی فیض رسانی میں مصروف رہے سلسلہ جدیہ آپکا یہ ہے سید محمد قادری بن سید شمس الدین بن محمد درویش بن سید شاہ عالم بن شاہ عبد الرحیم بن سید عبد الفتاح بن سید عبد الوہاب بن سید عبد الرحمن بن سید عبد اللطیف بن سید عبد الحی بن شاہ عبد الجلیل بن شاہ ابو القاسم بن سیدنا عبد الرزاق بن حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم ۔ مزار آپکا قصبہ اجھر پرگنہ اردل میں مشہور ہے ۔ (از کنز الانساب)

حضرت سید احمد شیخ الہند گیلانی قدس سرہ

آپ مشاہیر کبرائے اولیائے کاملین اور سادات عظام قادریہ سے ہیں ملک عرب سے ہند کی جانب آئے اور ملک پنجاب میں وزیر آباد کے قریب ایک جگہ بنام کوٹلہ آباد کیا اور وہیں سکونت اختیار کی سلسلہ جدیہ آپکا یہ ہے ۔ سید احمد بن سید عبد الرزاق بن سید یحیی بن سید شہاب الدین احمد بن سید علاؤ الدین علی بن سید احمد بن شمس الدین شہید تاتاری بن سید احمد متقی بن سید صالح بن ابی نصر صالح بن سیدنا عبد الرزاق بن سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم ۔ کہتے ہیں کہ آپنے سنہ ۱۱۳۶ ہجری میں سکھوں کے ہاتھ سے جام شہادت نوش فرمایا ۔ اور کوٹلہ میں آسودہ ہیں اولاد آپکی خانپور خیابین کشمیر و اٹک سکونت رکھتی ہے ۔ **تاریخ وفات**

رفت چوں ازجہاں بخلد بریں	سید احمد ولی حق آگاہ
سال تاریخ رحلتش سرور	کن رقم شیخ ہند ایمن اللہ

(خزینۃ الاصفیا)

حضرت شاہ قمیص قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے شاہ قمیص گیلانی بن سید ابی الحیات بن تاج الدین محمود ۔ بن بہاؤالدین محمد بن جلال الدین احمد بن شاہ داؤد بن جمال الدین علی بن صالح نصر بن سیدنا عبدالرزاق بن حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم آپ علمائے سادات و مشاہیر اولیائے متصرفین قادریہ سے ہیں دیار ہندوستان میں سلسلۂ قادریہ عالیہ کا فیض آپکی ذات بابرکات سے جاری ہوا ہے پہلے آپنے قصبہ سالورہ خضر آباد میں آکر سکونت اختیار کی اور وہاں جماعت کثیر آپکے حلقۂ ارادت میں آئے ۔ وفات آپکی ۳ ذیقعدہ ۹۹۲ھ ہجری میں واقعہ ہوئی ملک بنگالہ سے آپکی نعش کو لیجاکر سالورہ میں دفن کیا ۔ تاریخ وفات

چوں قمیص ازجہانِ دنیا رفت	گشت چوں گنج در زمیں مستور
سال وصلش امام فضل آمد	ہم بخواں اہل دل ستارۂ نور
گفت سرور قمیص بندۂ خاص	سال ترحیل وے چو کرد ظہور

حضرت سید یوسف الدین قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا رسالہ ابراز الحق میں یہ تحریر ہے ۔ سید یوسف الدین بن سید محمد صنو بن سید ابی نصر محی الدین بن سید عماد الدین بن سیدنا تاج الدین عبدالرزاق بن حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم ۱۴۷ گجراتی مطابق ۹۴۰ھ ہجری میں آپ ملک سندھ میں تشریف لائے ۔ بڑے بزرگ جامع شریعت و طریقت تھے حاکم سندھ مرکب خاں نے آپکے قدوم کو باعث برکت سمجھا اور آپکا مرید ہوا ۔ آپنے ملک سندھ میں اسلام کو رونق بخشی اور نگر ٹھٹہ میں چند روز آکر سکونت کی اور وہاں اسلام کو پھیلایا اور ملک کچھ میں اکثر قوم ہنود بھاٹیا اور لوہانہ وغیرہ کو آپنے مسلمان کیا اور مومن خطاب بخشا ہے ۔ چنانچہ وہ خطاب رفتہ رفتہ میمن سے مشہور رہا ۔ یہ لوگ اُسی بزرگ کی برکت سے اور خوش اعتقادی کے سبب دولتمند ہو گئے ۔ چنانچہ بمبئی ۔ کچھ ۔ مکہ ۔ سندھ ۔ برار ۔ عدن ۔ کلکتہ

وغیرہ مقاموں میں اس قوم کی تجارت جاری ہے۔ اس بزرگ کی اولاد میں سید بزرگ علی پیرزادہ جو چند سال سے بمبئی میں سکونت پذیر تھے راقم سے ملاقات تھی انکا نسب نامہ یہ ہے۔ سید بزرگ علی بن سید صادق علی بن سید شاہ ولی اللہ بن سید محمود بن سید عابد عبد اللہ بن سید محمد امین اللہ بن سید عمر یوسف اللہ بن سید اسمعیل ہاشم بن سید محمد ہاشم بن سید شہاب الدین بن سید شرف الدین بن سید محی الدین بن سید نور الدین بن سید علاؤ الدین بن سید شمس الدین بن سید یحییٰ قادری بن سید یوسف الدین قادری قدس اسرارہم ۔ منقول از رسالہ ابوالعلی

حضرت سید شاہ دیدار علی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے سید شاہ دیدار علی بن سید نیاز محمد بن سید محمود بن سید قطب الدین بن سید احمد بن شاہ عبد الرحمن بن شاہ جمال الدین بن سید سراج الدین بن سید حمید الدین بن سید شاہ قمیص بن سید حیات قلندر بن سید تاج الدین بن سید بہاؤ الدین بن سید جلال الدین بن سید بہاؤ الدین بن سید جلال الدین بن شاہ داؤد بن ابو عبد اللہ بن ابو صالح نصر بن سیدنا عبد الرزاق بن حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم آپ عرفاے کاملیں اور بزرگ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے حضرت سید احمد شہید کے خلفاؤں میں سے ہیں صاحبگنج میں ہمیشہ وعظ کہا کرتے قصبہ دارانگر علاقہ بارہ کے رہنے والے تھے ۱۲۶۲ھ ہجری میں انتقال فرمایا مزار آپکا صاحبگنج میں کوہ شالی کے قریب ہے ۔ (از لوح محفوظ شرح حزب البحر)

حضرت میر سید محمد مہدی قدس سرہ

نسب جدیہ آپکا کتاب کنز الانساب میں یہ مرقوم ہے میر سید محمد مہدی بن میر سید عسکری بن سید حسن قادری بن سید علی قادری بن سید یوسف قادری بن سید ابو محمد قادری بن سید اسماعیل قادری بن میر سید محمد قادری بن سید قاسم قادری بن سید عبد الباسط بن سید احمد بن سید محمد قادری بن سید حسن بن سید علی بن سید محمد بن سید احمد بن سید یحییٰ قادری بن سید احمد قادری بن میر سید حسن ابو نصر قادری بن سید تاج عبد الرزاق بن حضرت

غوث الاعظم قدس اسرارہم - آپ سادات عظام عالی مقام سے ہیں - شہر دہلی میں محمد شاہ بادشاہ کے عہد سلطنت میں آپ ارا کین سلطنت سے تھے - آپ کو عمدۃ الدولہ کا خطاب بھی تھا - بڑے بزرگ زاہد و عابد تھے ۔ (من کتاب کنز الانساب)

حضرت سید فتح اللہ الحسنی الحسینی قدس سرہ

نسب نامہ جدیہ آپکا مخبر الواصلین میں یہ لکھا ہے - سید فتح اللہ بن سید محمد بن سید علی بن سید عباس بن سید عبد الفتاح بن سید عبد اللہ بن سید شاہ میر بن سید شاہ عبد الرحیم نور الحق بن سید ظہور الحق بن سید جعفر بن سید شاہجہاں بن سید عبد اللہ - بن سید میراں شاہ بن سید عبید اللہ بن سید احمد بن سید محمد جعفر بن سید عبد الرزاق بن قطب ربانی حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم - آپ بڑے صاحب کشف و کرامات جامع علوم صوری و معنوی تھے صدہا آدمی آپکی ذات سے راہ خدا شناسی پر پہونچے - روز جمعہ چھٹی رجب سنہ ۱۰۲ ہجری بعمر ستانوے برس کے رحلت فرمائے عالم بقا ہوئے - **تاریخ وفات**

عارف و سالک خدا آگاہ
مقتدائے خدا پرستاں بود
او سہیل ہندی یمن است
سید موسوی است از مادر
بود آں شیخ مقتدائے زماں
نود و ہفت سال عمرش بود
او بعزم طواف کعبہ بداد
سال نقلش بگو بغیر تعب
در سنہ یک ہزار و بست و ہشت

شیخ عالی جناب فتح اللہ
ملزم فیض و ابر احساں بود
نور بخش نواحے دکن است
حسنی است بیگماں ز پدر
برہ شرع پیشوائے زماں
کانزماں رحلت ازجہاں فرمود
جان خود را بپادشاہ عباد
صبح آدینہ و ششم ز رجب
رخت بربست جانب جنت

از مخبر الواصلین

حضرت سید شاہ نور محمد حامی صاحب اورنگ آباد

نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ سید شاہ نور محمد حمامی بن سید شرف الدین سید عارف الحق محمد غوث بن سید نصیر الدین بن سید احمد بن سید یحییٰ بن سید محمد بن سید علی بن سید احمد بن سید محی الدین بن سید محمد بن سید علی مخدوم بن قاضی القضات سید شمس الدین ابی صالح نصر بن سیدنا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہم ۔ یہ بزرگ بڑے صاحب کمال اولیائے مشہورین دکن سے ہیں جامع علوم ظاہر و باطن تھے نسبت قادریہ رکھتے تھے عرب سے ہند میں آئے اور خجستہ بنیاد میں آکر سکونت کی مشہور ہے۔ کہ عمر آپکی تین سو پچاس برس کی تھی۔ چوتھی۔ جمادی الثانی ۱۱۲۳ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور اورنگ آباد میں مدفون ہیں۔

(از ریاض الاولیا)

حضرت سید شاہ جمال قادری پتھری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا ریاض الاولیا میں یہ مرقوم ہے سید جمال الدین قادری بن سید نور الدین بن سید عزیز الدین بن سید تاج الدین بن سید ضیاء الدین بن سید زین الدین بن سید عماد الدین۔ بن سید امین الدین بن سید عفیف الدین بن سید کریم الدین بن سید سیف الدین عبد الوہاب بن سیدنا عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم آپ مشاہیر سادات کرام اور اولیائے عظام سے ہیں والد آپکے سید نور الدین شہر ہرمز سے ملک دکن میں آئے اور قصبہ پتھری ملک دکن میں سکونت کی سلطان بہادر والئے گجرات وہاں آیا اور آپکا مرید ہوا۔ اور آپکو بصد احترام احمد آباد لیگیا آپکے واسطے خانقاہ اور مسجد بنوادی چنانچہ ہمیشہ اوراد و وظائف اور طلباء کی تعلیم و تربیت میں مشغول رہتے اور بڑے صاحب جلال تھے۔ کہتے ہیں کہ بعد وفات پانے شاہ جمال کے سید یتیم اللہ آپکے فرزند نے مسند ارشاد کو زینت بخشی۔ وفات آپکی ۲۲۔ شعبان ۹۱۵ھ ہجری میں واقع ہوئی۔ اور مزار آپکا احمد آباد گجرات میں ہے۔

نسب نامہ۔ سید جہانگیر میاں متوفی ۱۳۱۲ھ ہجری بمبئی میں آسودہ ہیں آپ خلفائے مشائخ سے ہیں۔ بمبئی میں تشریف رکھتے تھے۔ اوقات آپکے اکثر وظائف اور اوراد میں صرف ہوتے ذات آپکی بس غنیمت تھی۔ قدیم مشائخین کے نمونہ تھے۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ سید جہانگیر بن پیر غازی متوفی ۱۷۔ رمضان ۱۲۶۰ھ ہجری۔ بن سید غیاث الدین بن سید سعادت اللہ

بن سید عنایت اللہ بن سید عطاء اللہ بن سید اسد اللہ بن سید نصر اللہ بن سید سلام اللہ بن سید عبد النبی بن سید امین الدین بن سید جمال الدین پتھری قدس اسرارہم ۔ (از تذکرہ صلحائے کشمیر)

حضرت سید محمد مدنی قادری قدس سرہ

سلسلہ جدیہ آپکا فتوحات قادریہ میں یہ لکھا ہے سید محمد مدنی بن مولانا سید نعمت اللہ بن سید حسین بن سید علی بن سید احمد بن سید قاسم بن سید یحییٰ بن سید حسین بن سید علی بن سید محمد بن سید شرف الدین بن سید احمد بن سید شمس الدین صالح نصر بن سید تاج الدین عبد الرزاق بن حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم ۔ آپ کبرائے سادات قادریہ سے ہیں ۔ آپ میر سید محمد ہمدانی کے ہمراہ عہد میں سلطان سکندر بت شکن کے کشمیر میں تشریف لائے اور سکونت گزیں ہوئے اور چندے رہکر پھر ماوراء النہر کو تشریف لے گئے اور اپنے عیال و اطفال کو لاکر محلہ رعناواری میں سکونت کی ۔ حاکم وقت نے آپکی بزرگی دیکھکر نوشہرہ میں آپکے لئے خانقاہ بنوائی اور وہیں جاکر مقیم ہوئے ۔ وفات آپکی گیارھویں رجب سنہ ۸۳۹ھ میں واقع ہوئی اور مزار آپکا نوشہرہ میں مشہور ہے ۔ (من کتاب ریاض الاولیا ۔ فارسی)

حضرت سید اسماعیل شامی قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا کتاب فتوحات قادریہ میں یہ مرقوم ہے ۔ سید اسماعیل شامی بن سید سلیمان بن سید نور الدین بن سید محی الدین ثانی بن سید محمد بن سید علی بن سید محمد بن سید محمد یحییٰ بن سید احمد بن سید نصر بن سید عبد الرزاق بن حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم ۔ آپ مشاہیر سادات کرام اور اولیائے عظام کشمیر سے ہیں ۔ بزرگ وقت عارف باللہ صاحب عالی درجات تھے خرقہ خلافت قادریہ کو سید محمد قاسم قادری سے حاصل کیا اور اپنے والد ماجد کی خدمت میں علوم ظاہری و باطنی کو سیکھا بلاد عرب و عجم کی سیر کی حرمین شریفین کی زیارت سے مستفید ہوئے مرید شیخ داؤد خاکی قدس سرہ نے آپکی تعریف میں چند اشعار لکھے ہیں ۔ اشعار

کہ آمد سید اسماعیل شامی	بکشمیر از عنایات الٰہی

مکرر کردہ حج کعبۃ اللہ	بغیر از مرکب وبے زاد راہی
سفر کردہ بروم وہند از انست	خبردار از سفیدی وسیاہی
بفقر وفاقہ بودہ زندگانی	نبودش حب مال ومیل جاہی
بذکر پاس انفاس است مشغول	ز فکر ہوشیاری نیست شاہی
امیر وآمر ومعروف خلق است	براہِ شرع ناہی از مناہی
حسیب است ونسیب است وشریف است	زسادات جدیر ملک شاہی
بتلقین نایب است از غوث اعظم	کہ مخلص بودشش از مہ تا بماہی
بسال ہفتد وتسعین و دوم	باہ روضہ از تاریخ ناہی
کہ بااین مرشدم خوش صحبتی شد	بلطفِ حضرتِ بے اشتباہی

۵شنہ ہجری میں رحلت فرمائی اور کشمیر میں آسودہ ہیں + (از فتوحات قادریہ)

حضرت میر محمد ہاشم قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ میر سید محمد ہاشم بن میر سید محمد عیلان بن سید عبداللہ بن سید احمد بن سید عمر بن سید ابراہیم بن سید حسین بن سید محمد بن سید یوسف بن سید عبدالرزاق بن سید میمون بن سید مسعود بن سید محمد بن سید حسن بن سید میر سید محمد صالح بن سید ناعبدالرزاق بن سید ناحضرت غوث الاعظم قدس اللہ اسرارہم۔ آپ مشاہیر سادات کرام اور اولیائے متصرفین کشمیر سے ہیں۔ غرۂ شعبان ۱۱۲۵ھ ہجری میں کشمیر کو آکر اپنے قدوم سے روشن کیا بڑے عابد وزاہد صاحب ریاضت وعبادت تھے، ۲۰۔ ماہ شوال ۱۱۳۵ھ ہجری میں وفات پائی مزار آپکا ملک کشمیر میں موضع حول کے نزدیک ہے۔ تاریخ رحلت

سرور زمرہ سادات بہشت آرا شد	نیر اوج کرامات فلک پیما شد
محو در پر تو خورشید چو شبنم گردید	گوہر کان ولایت ہمگی دریا شد
جامہ عاریتی چوں ز بدن بیروں کرد	خلعت وصل الٰہی بقدش زیبا شد
مدتے بود طراوت دہِ بزم ارشاد	ایں زماں در عرف خلد سریر آرا شد

ہ دوم حرم وصل الٰہی جا یافت	عین سرچشمۂ توحید بیک صہباشد
بعد تاریخ شد روز وصالش ملہم	طوطی دل بہر دو مصراع ازاں گویاشد
نور حق ہادی دیں میر محمد ہاشم	گوہر علم ویقین میر محمد ہاشم

(منقول از فتوحات قادریہ)

حضرت سید شاہ ابوالحسن قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے سید شاہ ابوالحسن بن سید عبداللہ بن سید محمود بن سید عبدالقادر بن سید عبدالباسط بن سید حسین بن سید احمد بن سید شرف الدین قاسم بن سید شرف الدین علی بن سید بدر الدین حسن بن سید علی بن سید شمس الدین بن سید شرف الدین یحییٰ بن سید شہاب الدین احمد بن سید عماد الدین بن سید ابی صالح نصر بن سید تاج الدین عبدالرزاق بن سیدنا حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم - آپ علمائے سادات کرام اور اولیائے عظام کشمیر سے ہیں ۱۰۹۴ھ ہجری کو کشمیر میں آکر نزول اجلال فرمایا اور وہاں کے لوگوں نے آپ سے بہت فیض ظاہری و باطنی اخذ کیا ہے - جد بزرگوار آپکے سید محمود اشرف البلاد بغداد سے ہند کی جانب آئے اور ٹھٹہ ملک سندھ میں سکونت فرمائی اور وہیں انتقال فرمایا - آپکے فرزند سید عبداللہ پشاور میں آئے جہاں سید ابوالحسن نے نشوونما پائی - اور بزرگان وقت فیض ظاہری و باطنی کو حاصل کرکے علم ارشاد و ہدایت بلند کیا - وفات آپکی ۱۱۱۵ھ ہجری میں واقع ہوئی - اور مزار آپکا پشاور میں ہے - **تاریخ وفات**

رفت از دنیا چو در خلد بریں	عارف دین سید والاحسن
رحلتش شیخ حسن مطلوب گو	نیز فرما فاضل مولیٰ احسن

(منقول از کتاب فتوحات قادریہ)

حضرت سید عبدالرحمن قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے سید عبدالرحمن قادری بن سید عبدالرحیم بن سید عالم بن سید غریب اللہ بن سید عبدالرحمن بن سید سراج الدین بن سید شرف الدین قاسم بن سید سادات میر عبداللہ بن سید محمد عبدالباسط بن سید شہاب الدین احمد بن سید احمد بن سید ابی صالح بن سید ابوبکر بن سیدنا عبدالرزاق بن حضرت سیدنا غوث الثقلین عبدالقادر جیلانی

قدس اسرارہم - آپ سادات کرام کشمیر سے ہیں - عابد زاہد صاحب تصرفات تھے - سات بار حج بیت اللہ کیا - چالیس برس بمبئی میں رہے - صدہا لوگ وہاں آپکے مرید ہوئے ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۰ ہجری میں رحلت فرمائی - مسجد گورے ملا میں آسودہ ہیں - راقم اوراق ہذا کے والد ماجد کا نکاح آپکی صبیۃ عائشہ بی بی مرحومہ مغفورہ سے سنہ ۱۲۵۵ ہجری کو بمبئی میں ہوا - اور سنہ ۱۲۷۰ ہجری میں اُنکا انتقال ہوا - اس وقت راقم خورد سال تھا - اپنے والد کے نزدیک صحن مسجد مذکور میں مدفون ہیں - اور راقم کے دو برادر تین خواہر بھی وہاں آسودہ ہیں **ابیات**

زتیمار طفلی کہ در خاک رفت	چگویم کہ پاک آمد و پاک رفت
چو پاک آفریدت ہُش باش پاک	کہ ننگ است ناپاک رفتن بخاک

حضرت شاہ سید عبد المحمد قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے - سید عبد المحمد قادری بن سید احمد بغدادی کو ملکر حضرت سیدنا عبد الرزاق بن سیدنا عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم کو پہونچتا ہے - آپ مشاہیر سادات عالیمقام اور مشائخین کرام سے ہیں - آپکا تولد بغداد میں سنہ ۱۱۰۰ ہجری میں ۲۵ - ذی الحجہ کو ہوا تحصیل علوم ظاہری اپنے والد ماجد حضرت سید احمد قادری بغدادی سے کیا - اور اُن ہی سے خرقۂ خلافت اخذ کرکے ارشاد و ہدایات میں لوگوں کی مصروف ہوئے - بعد انتقال والد کے بغداد سے سیر و سیاحت کرتے ہوئے سنہ ۱۱۶۰ ہجری میں وارد شہر بیجاپور ہوئے - وہاں کے مشائخین میں بڑا اعزاز حاصل کیا صاحب تصرفات باہرہ تھے - نویں ذی الحجہ سنہ ۱۱۷۰ ہجری روز عرفہ کو انتقال فرمایا آپکی قبر بیجاپور میں ہے - اس بزرگ کی اولاد میں حضرت مولوی سید عبد القدوس صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ بنگلور میں سکونت رکھتے ہیں - اور ایک مدرسہ بنام مدرسہ قدوسیہ بنگلور میں کئی سال سے جاری کیا ہے - جس میں سیکڑوں طلبا رفیض پاکر انتشار علوم دین میں مشغول ہیں غیر مقلدین کے رد میں آپنے بہت کتابیں لکھی ہیں جامع مسجد و عیدگاہ کی امامت و خطابت کا عہدہ آپکو ہے - آپکے فرزند مولوی سید محمد جلال ہیں جو علم ظاہری سے فراغ حاصل کرکے طلبار کے درس و تدریس میں مصروف ہیں نسب نامہ انکا یہ ہے مولوی سید محمد جلال بن مولوی سید عبد القدوس بنگلوری بن شاہ محمد جلال بن سید عبد المحمد قادری قدس اسرارہم -

آپکے حالات کتاب تذکرہ حیات العلماء میں بخوبی مرقوم ہے ۔

(از رسالہ حالات بزرگان مولفہ عبدالقدوس بنگلوری)

حضرت شاہ مرتضیٰ قادری بیجاپوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا سول روضۃ الاولیاء میں یہ مرقوم ہے - شاہ مرتضی قادری بن سید شاہ شرف الدین محمد صوفی بن سید شاہ محمد امین الدین بن سید شاہ محمد بن سید ابوالخیر جمال الدین محمد بن سید شاہ نورالدین ابو محمد حسین صادق بن سید شاہ مظفر محمد عزیز بن سید شاہ ابو صالح تاج الدین محمد بن سید شاہ ابو طاہر ضیاء الدین محمد بن سید شاہ محمد ابو عبداللہ زین الدین بن سید شاہ ابوالحسن عماد الدین بن سید شاہ محمد یتیم اللہ قادری بن سید شاہ محمد امین الدین قادری بن سید شاہ محمد حسن بن سید شاہ محمد کریم الدین بن سید شاہ محمد سیف الدین عبدالوہاب قادری بن حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم - آپ اکابر سادات و مشاہیر اولیائے بیجاپور سے ہیں - قادری النسب و المشرب صاحب تصرفات اور کرامات مشہور تھے - سلطان ابراہیم عادل شاہ والئے بیجاپور کے زمانہ سلطنت میں احمد آباد سے بیجاپور آکر سکونت کی اور آپکے برکات و افادات ارشاد و تلقین سے ہزارہا لوگ فیضیاب ہوئے - وفات آپکی سلخ جمادی الثانی سنہ نامعلوم واقع ہوئی - اور مزار آپکا بیجاپور میں بیروں دروازہ ابراہیم پور میں ہے - اولاد آپکی چنچادر وغیرہ اضلاع تلگھاٹ میں سکونت پذیر ہیں ۔

(از جواہر السالکین)

حضرت سید شاہ کریم الدین شہید قدس سرہ صاحب رائچور

نسب نامہ آپکا تذکرۃ المشائخ میں یہ مرقوم ہے - سید شاہ کریم الدین شہید قادری - بن سید محمد قادری بن سید صبغۃ اللہ بن سید محمد بن سید احمد بن سید شاہ اسداللہ بن سید شاہ نعمت اللہ بن سید محمد عرش القادری بن سید محمد فرش القادری بن سید محمد نعیم اللہ بن سید محمد امین الدین بن سید شاہ محمد حسن بن سید شاہ محمد کریم الدین بن سید سیف الدین عبدالوہاب بن حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم آپ کملائے

عارفین اور فضلائے کاملین سے ہیں - آپ چنجاور سے نواب نظام علی خاں مرحوم کے زمانۂ سلطنت میں رائچور کو تشریف لائے - نواب موصوف نے آپکی بزرگی دیکھکر کمال معتقد ہوا - آپ صاحب دعوت اور جامع تصرفات ظاہری و باطنی تھے - آپکی شہادت کا قصہ یہ ہے کہ شیخ جونپوری کے پیروؤں نے جو نہایت مذہبی عناد رکھتے تھے - آپکو ۲۷ - رمضان ۱۱۶۹ھ میں شہید کیا اور رائچور میں آسودہ ہیں خورشید ادیا - آپکی شہادت کی مادہ تاریخ ہے (تذکرۃ المشائخ دکن)

حضرت سید شاہ مومن قادری قدس سرہ صاحب کسر مڑہ

نسب نامہ آپکا تذکرۃ المشائخ دکن میں یہ مسطور ہے - سید شاہ مومن قادری بن سید فقیر الدین بن سید نور اللہ بن سید محمد محمود بن سید عبد الرحمن بن سید قطب عالم بن سید غیاث الدین بن سید تاج الدین بن سید بہاء الدین بن سید جلال الدین بن سید علی محمد بن سید ابو نصر یحیٰی موسیٰ بن سید عماد الدین ابی صالح نصر بن سید نا تاج الدین عبد الرزاق بن سید نا حضرت غوث الاعظم قدس سرہم - آپ مشاہیر اولیائے کاملین دکن سے ہیں - قطب الوقت صاحب تصرفات تھے - آپکے والد امجد گجرات میں مشہور مشائخین میں سے ہیں - بعد وفات والد کے آپنے سجادہ مشیخت پر جلوس فرمایا اور چند سال گجرات میں اپنا فیض ظاہری و باطنی پہونچاتے رہے آپ گجرات سے زمان سلطنت عادل شاہیہ میں دکن کو آئے اور میسور میں سکونت کی وہاں کے لوگوں نے بہت فیض حاصل کیا اور موضع کسر مڑہ آپکے اخراجات کے لئے جاگیر انعام ہے چنانچہ آجتک اولاد آپکی وہاں سکونت رکھتی ہے اور آپ بھی مدفون ہیں - (از کتاب مجمع الانساب)

حضرت شاہ قاسم قادری قدس سرہ

آپ اکابر سادات و مشاہیر مشائخین بیجاپور سے ہیں - نسب نامہ آپکا چند واسطے سے حضرت عبد الوہاب فرزند حضرت سید نا غوث اعظم کو پہونچتا ہے - آپ قصبہ سندیلہ سے زمان سلطنت عادل شاہیہ سلطان ابراہیم میں بیجاپور آئے اور وہاں بڑا اعزاز پایا - کشف و کرامات آپ سے بہت جلوہ گر ہوئے - ہزارہا - لوگ آپ سے فیضیاب ہوئے - ۲ محرم ۱۰۳۲ھ ہجری

میں رحلت پائی اور بیجاپور میں مسجد حمید خاں کے صحن میں آسودہ ہیں - خرقۂ خلافت شاہ حامد اور قادری سے آپکو عطا ہوا ہے ٭ تاریخ وفات از مولانا مولوی محمد ابراہیم - زبیری مصنفہ روضتہ الاولیائے بیجاپور سے

شاہ قاسم عمدہ اولاد غوث	در ہزار و سی و دو رفت از جہاں
گفت تاریخ وصالش با الف	شاہ قاسم قادری قطب زماں

(من کتاب روضتہ الاولیا)

حضرت سید غوث علی شاہ قلندر قدس سرہ

تذکرہ غوثیہ میں سلسلہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے - سید غوث علی شاہ قلندر بن سید احمد حسن بن سید ظہور الحسن بن سید محمود بن سید حامد بن سید حمید بن سید ابو سعید بن سید مصلح الدین بن سید مبارک حقانی بن سید محمد غوث اوچی گیلانی بن سید شمس الدین بن سید امیر بن سید ابوالحسن بن سید ابو علی بن سید مسعود بن سید ابوالعباس احمد بن سید صفی الدین بن سید عبدالوہاب بن حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس اسرارہم - آپنے تاریخ ۱۴ - ماہ رمضان ۱۲۱۹ھ ہجری کو تولد فرمایا - علم ظاہری مولوی محمد اسماعیل مولوی شاہ اسحاق اور مولوی شاہ عبدالعزیز دہلوی اور محمد حیات سے حاصل کرکے باقی کتابیں مولانا فضل امام خیرآبادی سے پڑھیں اور حضرت شاہ فدا حسین اور حبیب اللہ شاہ سنبھل سے فیض باطنیہ حاصل کیا آپ بزرگ وقت ذاکر شاغل اہل اللہ سے مشہور ہیں - فیض آپکا ہندوستان میں جاری ہے تاریخ ۲۶ - ماہ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ ہجری کو انتقال فرمایا - قطعہ تاریخ وفات

شد غوث علی شہ زمانہ	سلطان حقیقت و طریقت
تاریخ وصال گفت ہاتف	او بود شہنشہ حقیقت ۱۲۹۷ھ

پانی پت میں آپکا مزار ہے ٭

حضرت میراں سید شاہ عبدالقادر قادری صاحب کور دگرٹھ

نسب نامہ آپکا مجمع الانساب میں یہ مرقوم ہے - سید شاہ عبدالقادر بن سید لطیف محمد

بن سید پیر محمد بن عزیز محمد بن سید نور محمد بن سید رکن الدین بن سید عبد القادر بن سید
عبد النبی بن سید امین الدین بن شاہ محمد بن جمال الدین بن سید حسین صادق بن محمد عزیز
بن سید محمد بن سید محمد ہمت اللہ بن سید محمد عرشی بن سید محمد قرشی بن سید سمیع اللہ
بن سید امین الدین بن سید حسن محمد بن کریم الدین بن سیف الدین عبد الوہاب بن
حضرت غوث الاعظم قدس سرہ - آپ مشاہیر سادات کرام و مشائخین عظام سے ہیں -
بلند رتبہ صاحب کشف و کرامات عالی مقامات تھے - آپ نظام شاہی کی سلطنت میں
دکن کی طرف تشریف لائے - نظام شاہ والی احمد نگر آپکا معتقد تھا - اور کہتے ہیں کہ آپکی
دعا سے بیجانگر پر فتح پائی نظام شاہ نے اپنی لڑکی کے ساتھ عقد نکاح آپکا کر دیا - اب تک
اُسی شاہزادی کی اولاد چلی آتی ہے - اور چند گاؤں جاگیر اور انعام آپکو دیئے - آپنے
تنک بھدرا ندی کے کنارے سکونت کی تھی - اسلئے قادری گڑھ سے مشہور ہے - وفات آپکی
سلخ رجب مزار آپکا کورد گڑھ میں ہے - اور اولاد آپکی موضع لکندہ میں ندی کے کنارے پر
سکونت رکھتی ہے - موضع کورد کوتہ وغیرہ جاگیر ہیں - الحال اولاد میں آپکی سید محمد غوث
قادری ہیں - اُنکا نسب یہ ہے سید محمد غوث بن سید مرتضیٰ بن سید محی الدین بن سید محمد
بن سید شاہ مصطفےٰ بن سید تاج محمد بن سید حسین بن میراں سید عبد القادر صاحب گڑھ لکندہ قدس سرہٗ

حضرت مولوی سید محمد علی مدظلہ العالی

کتاب جلد ثانی ملفوظ فضل رحمانی میں یہ مرقوم ہے - مولوی سید محمد علی بن سید عبد العلی
بن سید غوث علی شاہ بن سید راحت علی بن سید امان علی بن شاہ نور محمد بن شاہ محمد بن
شاہ عاشق محمد بن حاجی محمد شاہ بن بندگی بن عشق اللہ بن شاہ قطب الدین بن شاہ
ابوبکر چرم پوش بن شاہ بہاء الحق مخدوم حبیب اللہ ملتانی بن سید یوسف بن سید
جمال الحق بن سید ابراہیم بن سید راجی حامد بن سید موسیٰ احمد تبلی بن سید علی بن سید محمد
بن سید حسن بن سید ابو صالح بن سید نا عبد الرزاق بن سید نا عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم
آپ مشاہیر علمائے ہندوستان سے ہیں - آپکے والد کا نام مولانا سید عبد العلی صاحب ہے +

مولانا احمد علی صاحب محدث مولانا لطیف اللہ صاحب علی گڑھی اور مولانا آل احمد صاحب پھلواری سے جمیع علوم تحصیل کرکے مولانا شاہ محمد فضل رحمن مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے فیض باطنی اخذ کیا۔ تردید نصاریٰ میں آپنے بہت کتابیں لکھی ہیں خصائل حمیدہ وفضائل پسندیدہ سے آپ متصف ہیں۔ حق تعالیٰ آپکی ذات بابرکات کو تادیر سلامت باکرامت رکھے اور آپ حضرت قطب الہند غوث زماں مولانا شاہ فضل رحمن قدس سرہ گنج مراد آبادی کے خلیفہ ارشد ہیں +

حضرت سید عبد النبی قدس سرہ

یہ بزرگ سادات عظام سے ہیں جب آپ ملک کوکن میں تشریف لائے بہت آدمیوں کو آپکی ذات سے فیض ظاہری و باطنی حاصل ہوا۔ شیدی ابراہیم خاں نواب جزیرہ نے آپکو قطعات زمین عنایت کئے اور راجہ انگرہ نے ایک موضع بنام گھوڑا متصل چیول آپکو نذر دیا کتاب بستان نصلح آپکی تصانیف سے ہے کشف و کرامات آپ سے بہت سرزد ہوئے۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ سید عبد النبی بن سید عبد اللہ بن سید محمد بن سید عبد الرشید بن سید محمود بن سید شریف بن سید حیات بن سید حسین بن سید علی بن سید احمد بن سید صالح بن سید طٰہٰ بن سید یٰسین بن سید نور الدین بن سید جمال الدین بن سید زین الدین بن سید ابی النصر شمس الدین بن سید عبد الرزاق بن سیدنا حضرت غوث الاعظم قدس سرہ۔ وفات آپکی ۸۔ ربیع الثانی ۱۱۵۹ھ میں واقع ہوئی۔ اور مزار آپکا موضع تُرل ملک کوکن میں ہے۔ اُنکی اولاد میں سید حسین پیرزادہ ہیں۔ جنکا نسب یہ ہے۔ سید حسین بن سید علی بن سید عبد النبی قدس سرہ

سید محمد حافظ بہادر سورتی

نسب نامہ آپکا یہ ہے سید محمد حافظ بہادر بن سید محمد عبد الرزاق بن سید ابراہیم بن سید شرف الدین بن سید محی الدین بن سید نور الدین بن ظہیر الدین بن سید علاؤ الدین بن سید شمس الدین بن سید یحییٰ بن ابی النصر محمد بن شیخ نصر قاضی القضات بن سیدنا ابوبکر عبد الرزاق بن حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم + آپ اوچھہ ملک سندھ میں تولد ہوئے اور وہیں

نشوونما پائی - بعد تکمیل علوم ظاہری کے سورت میں آکر سکونت اختیار کی اور ہدایت خلق میں مشغول ہوئے - ، ربیع الاول سنہ ۱۱۵۲ھ ہجری میں وفات پائی سورت میں مدفون ہیں ۔
(منقول از گلدستہ صلحائے سورت)

سیّد فتح نور سورتی

نسب نامہ آپکا یہ ہے - سید فتح نور بن سید عبد الرحیم بن سید صالح بن سید عبد الرحیم بن سید نور الدین بن سید درویش بن سید حسام الدین بن سید نور الدین بن زین الدین بن - سید شرف الدین بن سید منصور بن سید عبد السلام بن سید ولی الدین بن سید شمس الدین بن سید محمد بن سید محمد تبارک بن سید عبد العزیز بن سیدنا غوث اعظم قدس سرہ ۔ آپ شاہیر اولیائے کرام سے ہیں - ملک پنجاب سے سورت میں آکر قیام فرمایا اور ہزارہا کو فیض پہنچایا - سنہ ۱۲۲۰ھ ہجری میں انتقال فرمایا - اور سورت میں آسودہ ہیں ۔ (منقول از تذکرہ سورت)

سید عبد الرحیم قادری

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے - سید عبد الرحیم بن سید خلیل بن سید عبد الرحیم بن سید ناصر بن سید حسین بن سید عبد القادر بن سید عبد الرزاق بن سید محمود بن سید فتح اللہ بن سید محمود بن سید علی بن سید رجب بن سید علی بن سید احمد بن سیدنا ابوبکر عبد الرزاق بن حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم - یہ بزرگ بڑے صاحب کشف و کرامات تھے - خرقہ خلافت قادریہ کو سید صالح قادری سے اخذ کیا عنفوان جوانی میں ہندوستان آکر بلدہ سورت میں سکونت کی اور علم ارشاد و ہدایت کو بلند کیا ہزارہا لوگ آپکے فیوضات ظاہری و باطنی سے فیضیاب ہوئے - ، جمادی الاول سنہ ۱۲۴۲ھ ہجری میں رحلت فرمائی سورت میں مدفون ہیں - انکے فرزند چار تھے - سید عمر - سید عبد القادر متوفی سنہ [illegible] ہجری - سید عبد الرزاق متوفی سنہ [illegible]ھ سید علی متوفی سنہ [illegible]ھ - سید عبد القادر کے فرزند سید عبد الرحیم عرف سیدو میاں بحال حیات ہیں ۔

(تذکرہ صلحائے سورت)

حضرات میراں سید غلام محی الدین قدس سرہ

نسب نامہ آپکا حدیقۃ الاولیاء میں اس طرح لکھا ہے۔ میراں سید غلام محی الدین بن سید محمد طاہر
بن سید عبد الستار بن سید محمد شاکر بن سید محمد آدم بغدادی بن سید اسمٰعیل بن سید یعقوب
بن سید موسیٰ بن سید صوفی بن سید بدار الدین بن سید اسمٰعیل ثانی بن سید عبد اللہ بن سید
غوث محمد اوچی بن سید شمس الدین بن سید علی بن سید مسعود بن سید احمد بن سید صوفی بن
سید نصر بن سید سیف اللہ عبد الوہاب بن سیدنا عبد القادر جیلانی قدس اللہ اسرارہم۔
آپ مشاہیر اولیائے کاملین و علمائے متقین سے ہیں۔ امراء و مشائخین کے پاس معزز و ممتاز رہے
ہزاروں آپکے مرید تھے ۱۲۴۳ھ ہجری میں انتقال کیا اور مقام سبزواری میں آپکا مزار ہے۔ حدیقۃ الاولیاء

شیخ علی مخدوم جلال ہجویری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ شیخ علی مخدوم مشہور بہ داتا گنج بخش بن سید عثمان بن سید علی بن سید عبد الرحمن
بن سید شجاع بن سید ابو الحسن بن سید حسین اصغر بن سید زید شہید بن سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہم
آپ قدمائے اولیائے کاملین سے ہیں عالم کامل عارف باللہ تھے جامع علوم ظاہر و باطنی
صاحب تصرفات و کرامات تھے۔ شیخ ابو الفضل بن حسن جنیدی سے خرقہ خلافت حاصل کیا
پیر نے آپکو واسطے ترویج اسلام کے ہندوستان کی جانب بھیجا۔ آپکی ذات سے ہزاروں
مسلمان ہوئے اور لاہور میں آکر سکونت اختیار کی۔ ہنگامہ فضیلت و مشیخت کو گرم کیا ہزارہا
لوگ دور دور سے آپکی خدمت میں آتے اور فیض پاتے تھے۔ ۴۶۵ھ ہجری میں رحلت فرمائی
اور لاہور میں مدفون ہیں۔ (حدیقۃ اولیاء)

بیان اولاد حضرت سیدنا امام حسین شہید دشت کربلا رضی اللہ عنہ

روز سہ شنبہ چوتھی شعبان ۴ھ ہجری میں تولد ہوئے۔ آپ امام سیوم ایمہ اہل بیت سے
ہیں۔ جور و ستم ستمگاران بیحیا کے واقع کربلا میں دسویں محرم روز جمعہ وقت ظہر ۶۱ھ ہجری
میں شہادت سے فائز ہوئے۔ اور کربلا میں آسودہ ہیں۔ سوائے حضرت سیدنا امام زین العابدین
رضی اللہ عنہ کے اور کسی صاحبزادے سے آپکی اولاد باقی نہ رہی۔ سب معرکہ کربلا میں

والد بزرگ کے ہمراہ درجۂ شہادت سے فائز ہوئے۔ تاریخ رحلت

قرۃ العین مصطفیٰ و بتول	گلشن روضہ فروع و اصول
ثمرۂ شجرہ علی اوے	ہادی مسلک خفی و جلی
جمعہ و عاشر محرم بود	کہ سوے خلد امام نقل نمود
سورۂ فاتحہ تمام بخواں	بعدازاں ہر دو حرف مقطع آں
بے شک وریب بنگری دوگواہ	بہر سالِ شہادت آں شاہ
سالِ نقلش بگفت غمگینے	سر دیں را برید بے دینے
مرقدِ او بہ کربلا آمد	ہر دو عالم برو فدا آمد

بیان اولاد حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

آپ امام چہارم ایمہ اہلبیت سے ہیں۔ سید مظلوم و امام مرحوم زین عباد و شمع اوتاد نام آپکا علی اور کنیت آپکی ابو محمد و ابو القاسم و ابو الحسن ہے۔ اور لقب آپکا زین العابدین نکی و متن و سجاد ہے۔ آپ حضرت اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے وقت دو برس کے تھے۔ اور کربلا کے واقعہ کے زمانہ میں آپ ۲۳ سال کے تھے آپ حضرت سیدنا امام حسین شہید دشت کربلا کے فرزند ارجمند ہیں۔ والدہ آپ کی شہر بانو بنت یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ بن خسرو بن پرویز بن نوشیرواں عادل کسریٰ ولادت آپکی نویں شعبان روز دو شنبہ ۳۸ھ ہجری میں مدینہ طیبہ کے درمیان واقع ہوئی اور اٹھارھویں محرم ۹۴ھ ہجری میں آپنے دنیائے فانی سے رحلت فرمائی عمر آپکی اٹھاون برس کی تھی اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ آپکے صاحبزادے گیارہ ہیں حضرت امام باقر جنکی والدہ فاطمہ بنت حسن تھیں۔ حضرت عمر۔ حضرت عبداللہ باہر۔ حضرت عبید اللہ حضرت حسن۔ حضرت حسین اصغر۔ حضرت زید شہید۔ حضرت علی اوسط رضی اللہ عنہم۔

تاریخ رحلت

آں امام زمانہ زین عباد۔	مثل او مادرِ زمانہ نزاد

زبدہ خانداں مصطفوی	قدوۂ دودمان مرتضوی
شب شنبہ امام نقل نمود	ہژدہم از مہہ محرم بود
سال ترحیل آں شہ بے عیب	زیب دیں بود گفت ہاتفِ غیب
در بقیعہ مزار آں شاہ است	رحمتِ حق نثار آں شاہ است

حضرت میر سید ابوالعلا اکبر آبادی قدس سرہ

حضرت زبدۃ المشائخین شاہ عطا حسین صاحب ابوالعلائی سلمہ ربہ نے آپکا نسب نامہ کتاب کنز الانساب میں یہ تحریر کیا ہے۔ حضرت میر سید ابوالعلا اکبر آبادی بن سید ابوالوفا بن سید عبدالسلام بن سید عبدالملک بن سید عبدالباسط بن امیر تقی الدین کرمانی بن امیر شہاب الدین محمود بن سید عماد الدین امیر حاج بن سید علی بن سید نظام الدین بن سید شرف الدین بن سید عزیز الدین بن سید شرف الدین بن سید مجتبیٰ بن سید جیلانی بن سید یحییٰ بن سید بادشاہ بن سید حسن بن سید حسین بن سید محمد بن سید علی بن سید عبداللہ بن سید حسین بن سید اسماعیل بن سید محمد بن سید عبداللہ باہر بن سیدنا حضرت امام زین العابدین علی رضی اللہ عنہم - آپ ۹۵۰ھ ہجری میں تولد ہوئے۔ قصبہ نارنلہ میں ولادت پائی جو دہلی سے ایک منزل ہے۔ جد آپکے امیر عبدالسلام اکبر بادشاہ کے زمان سلطنت میں ہندوستان آئے اور قصبہ فتح پور میں رہے۔ اکبر بادشاہ کے پاس بڑا درجہ پایا۔ اور اکبر بادشاہ آپکے شرف ملاقات سے ہمیشہ محظوظ ہوتا تھا۔ امیر ابوالعلا بعد وفات والد کے مولانا خواجہ محمد فیض بن ابوالفیض کی خدمت میں علم ظاہری کو سیکھا۔ جب خواجہ نے وفات پائی۔ آپکو منصب صدری عنایت ہوا۔ غرض آپنے چند روز کے بعد ترک دنیا کر کے اجمیر شریف پہونچے اور حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بزرگ چشتی اجمیری سے روحانی فیض حاصل کیا اور وہاں سے اکبر آباد آکے اپنے عم و خسر امیر عبداللہ نقشبندی سے بیعت کی۔ اور بعد وفات اپنے عم کے سند ارشاد پر جلوس فرمایا اور صدہا لوگوں کو فیض پہونچایا۔ کشف و کرامات آپکی حجۃ العارفین میں حیات اللہ صراری نے بخوبی مفصلاً تحریر فرمایا ہے۔ آپکی ذات فیض آیات سے ہند کی زمین گویا روشن ہے۔

<table dir="rtl">
<tr><td colspan="3">وفات آپکی نویں صفر ۱۰۶۱ ہجری کو واقع ہوئی اور مزار آپکا اکبر آباد میں ہے۔ قطعہ تاریخ رحلت</td></tr>
<tr>
<td>آنکہ او با دل صفا بودہ
ثمرۃ القلب احمد مختار
ذات او بود مظہر عرفان
صبح سہ شنبہ و نہم ز صفر
گفت سال وصال او مظہر
روضۂ او باکبر آباد است</td>
<td>در جہاں میر ابو العلا بودہ
قرۃ العین خواجۂ اصرار
قلزم فیض و معدن احسان
بود کاں قطب وقت کرد سفر
بو العلا مہر جنت اکبر
جائے فیض و مقام ارشاد است</td>
<td>نتیجۂ فکر ابوالعلائی</td>
</tr>
</table>

حضرت مولانا سید محمد وارث رسولنما قدس سرہ

نسب نامہ آپکا کتاب تذکرۃ الکرام مصنفہ مولوی محمد ابوالحیات صاحب میں یہ مرقوم ہے۔ حضرت سید محمد وارث رسولنما بن سید عنایت اللہ بن سید حبیب اللہ بن سید عبدالرقیب بن سید سالم بن سید لاڈلے بن سید محمد معروف بن سید سلونے بن سید سعید اللہ بن سید خدا بخش شہید بن سید یحیٰی بن سید قطب الدین بن سید امیر مسعود ملک السادات بن سید جلال الدین بن سید عبدالوحید بن سید عبدالحمید بن سید حسن بن سید سلیمان بن سید زید شہید بن سید احمد زاہد بن سید حمزہ بن سید ابوعلی بن سید عمر بن سید محمد توختہ بن سید علا ند جلیل بن سید احمد توختہ بن سید علی المکنگی بن سید حسین ثانی بن سید محمد مدنی بن سید حسن حمیص معروف بہ شاہ ناصر ترمذی بن سید موسیٰ حمیص بن سید علی سجاد بن سید حسین اصغر بن سیدنا امام علی زین العابدین رضی اللہ عنہم ✦ آپ بڑے عارف باللہ عالم کامل مشاہیر مشائخین متاخرین سے تھے ولادت آپکی ۱۰۸۱ ہجری میں واقع ہوئی۔ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے عہد سلطنت میں آپکے والد قاضی سید عنایت اللہ شہر بنارس کے قاضی مقرر ہوئے۔ بعد وفات اپنے والد ماجد کے آپ درس و تدریس کے درمیان مشغول رہے۔ وطن قدیم آپکا بلدہ غازی پور ہے۔ نو برس کی عمر میں آپنے حضرت سید رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ سے اشغال کی اجازت حاصل کی۔ غرض آپ ہمیشہ مریدین کی تعلیم و تربیت میں

مشغول رہتے اور فیض ظاہری و باطنی کا پہونچاتے تھے۔ گیارھویں ربیع الثانی ۱۱۶۶ھ ہجری
کو رحلت فرمائی اور بنارس میں محلہ تیلیہ نالہ میں آپکا مزار ہے ۔

حضرت امیر کبیر سید السادات سید علی ہمدانی قدس سرہ صاحب کشمیر

کتاب خزینۃ الاصفیا میں سلسلہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے۔ امیر کبیر سید علی بن سید شہاب الدین
بن سید محمد بن سید علی بن سید یوسف بن سید شرف بن سید محب اللہ بن سید محمد ثانی بن
سید جعفر بن سید عبداللہ بن سید محمد بن سید حسن بن سید حسین بن سید جعفر بن سید الحجر
بن سید عبداللہ زاہد بن حسین اصغر بن سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم۔
آپ مشاہیر سادات کرام اور علمائے عظام سے ہیں ۷۸۱ھ ہجری میں کشمیر میں تشریف
لائے۔ چنانچہ سید محمد قادری نے آپکے قدوم میں یہ شعر لکھا ہے۔ **اشعار**

میر سید علی شہ ہمداں	سیر اقلیم سبعہ کرد نکو
شد شرف ز مقدمش کشمیر	اہل آن شہر راہدایت جو
سال تاریخ مقدم او را	یابی از مقدم شریف او

نفحات الانس میں لکھا ہے کہ آپ علوم ظاہری و باطنی میں جامع تھے۔ تصانیف آپ کی
اسرار النقط۔ شرح اسماء اللہ۔ شرح نصوص۔ اوراد منتحیہ وغیرہ مشہور ہے۔ آپ مرید
شیخ الدین محمد بن عبداللہ مزدقانی کے ہیں۔ آپنے سلسلہ ہمدانیہ میں بڑی شہرت پائی
آپنے بموجب حکم اپنے پیر کے ربع مسکوں کی سیر و سیاحت کی اور ہر ایک بزرگ سے نعمت
باطنی کو اخذ کیا۔ چنانچہ کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ آپنے تین سو ساٹھ بزرگوں سے فیض حاصل کیا
سید اشرف جہانگیر سمنانی نے بھی آپ سے فیض اخذ کیا ہے بلکہ آپکے ہمراہ سیر و سیاحت میں
شریک رہے۔ کہتے ہیں کہ امیر تیمور صاحب قران بادشاہ سے آپ کسی سبب سے آزردہ
ہوئے ملک کشمیر کی طرف جاکر وہاں سکونت اختیار کی اور برکت سے آپکے قدوم کی
وہاں اسلام نے رونق پکڑی۔ آپنے وہاں خانقاہ بنوائی ہمیشہ تلقین و ترویج اسلام میں
مصروف رہے پھر وہاں سے حج بیت اللہ کو تشریف لیگئے اور تاریخ چھٹی ذی الحجہ ۷۸۶ھ

سلطان قطب الدین کے عہد سلطنت میں رحلت فرما ہوئے۔ مزار آپکا ختلان توابع بدخشان میں ہے۔ تاریخ رحلت

ہمدانی است سید ہمدان	اسم سامی او علی ہمدان
خانقاہش بخطۂ کشمیر	فیض بخشد بہر صغیر و کبیر
مرقدش در ولایتِ ختلان	فیض ہا مے دہد بہ پیر و جوان
شد رقم سال نقل آں والا	قطب عالی جنابِ اعلی

نسب نامہ۔ حضرت شاہ ولایت علی - اسلام پوری

اس بزرگ کے خاندان میں سید شاہ ولایت علی ابو العلائی اسلام پوری کا نسب نامہ ہاتھ آیا ہے۔ چنانچہ ذیل میں مرقوم ہے۔

سید شاہ ولایت علی بن سید کریم بخش بن سید میر علی بن سید علی بن سید حسن علی بن سید محمد فضل بن سید رفیع الدین بن سید ولی اللہ بن سید اعظم بن سید نصیر الدین بن سید راجی محمد بن سید عبد اللہ بن سید اشرف بن سید اسحاق بن سید صدر الدین بن سید بدر الدین بن سید شمس الدین سیہ پوش بن سید علاؤ الدین بن سید محمد ہمدانی بن سیدنا امیر کبیر سید علی ہمدانی قدس اسرارہم +

حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ شیر خدا بیجاپوری قدس سرہ

نسبنامہ آپکا یہ ہے خواجہ امین الدین اعلیٰ بن شاہ برہان الدین جانم بن شاہ میراںجی شمس العشاق بن حاجی شریف دوام الدین بن سید علی بن سید محمد بن سید حسین بن سید داؤد بن سید زین بن سید احمد بن سید حمزہ بن سید سیف اللہ بن سید ابوالحسن بن سید اسد اللہ بن سید ابوالحسین بن سید عبد اللہ المظلوم امام زید شہید بن سیدنا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہم آپ مشاہیر اولیائے کرام اور سادات عظام سے ہیں۔ مرید و خلیفہ اپنے والد ماجد کے ہیں۔ اور خواجہ عطاء اللہ سے بھی خرقۂ خلافت باطنیہ کو اخذ کیا۔ شیخت کے سجادہ پر جلوس فرما کر ہزارہا لوگوں کو فیض پہونچایا۔ خلفاء آپکے مدراس اور دکن میں بہت ہیں

وفات آپکی ۲۴ رمضان ۱۰۶۸ھ ہجری میں واقع ہوئی اور مزار آپکا بیجاپور میں ہے +
نسب نامہ - الحال اولاد میں آپکی سید اسد اللہ حسینی سجادہ نشین ہیں - معاش وانعام
کبیر بادشاہوں سے جاری ہے - نسب نامہ انکا یہ ہے - سید اسد اللہ بن سید امین الدین
بن سید محمد بن سید امین الدین ثانی بن سید حسین بن سید برہان الدین بن سید علی پیر مولا
بن باباشاہ حسینی بن خواجہ امین الدین علی شیر خدا بیجاپوری قدس اسرارہم (از روضۃ الاولیا منقول)

حضرت شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا مجمع الانساب میں یہ مرقوم ہے - شاہ حمزہ حسینی بیجاپوری بن سید حافظ
بن سید یوسف بن سید شمس الدین بن سید احمد بن سید محمد بن سید محمود بن سید محمد بن سید حمزہ
بن سید احمد بن سید محمد بن سید حسین بن سید علی بن سید اسمعیل بن سید علی اطہر بن
سید حسین بن سید یحیی بن سید حسین بن سید احمد - بن سید عمر بن سید یحیی بن سید حسن
بن سیدنا امام زید الشہید المظلوم بن سیدنا امام علی زین العابدین قدس اسرارہم -
آپ مشاہیر اولیائے کاملین ومشائخین متصرفین سے ہیں - مخدوم عصر صاحب کشف وکرامات
عالی مقامات تھے - ۹ ماہ شعبان ۱۰۴۴ھ ہجری میں رہگرائے عالم بقا ہوئے - بیجاپور میں آسودہ
ہیں - اولاد آپکی بیجاپور - رایچور - حیدرآباد - بودی کرنجگی میں رہتی ہے +

مخدوم سید شاہ یحییٰ علی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ - مخدوم سید شاہ یحییٰ علی بن سید مظفر علی بن سید محمد حسن بن سید جمال الدین بن
بن سید حسن زید بن سید قطب الدین بگھوی بن سید قاسم بن سید عالم بن سید مسعود بن سید
قطب الدین اولیا گیری بن سید محمد اولیا بن سید علاء الدین بن سید خوندمیر بن سید ناصر
ہانسوی بن سید فیض اللہ بن سید معز الدین بن سید علی جاجنیری بن سید ابوالفتح بن
سید محمد فراش بن سید ابوالفرج الواسطی بن سید داؤد بن سید عیسیٰ بن سید ابوالحسن زید
بن سید حسن بن سید محمد اکرم بن سید منصور بن سید عمر بن سید یحییٰ بن سید حسین بن

امام زید شہید بن سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم + یہ بزرگ مشاہیر مشائخین کاملین سے ہیں۔ مشہور شاہ منظہر ولی کے نام سے ہیں۔ مخدوم شاہ حسن علی سے فیض یافتہ ہیں سلسلہ قادریہ ابوالعلائیہ منعمہ میں خرقہ خلافت آپکو ملا ہے۔ دسویں ذیعقد ۱۲۶۴؁ ہجری میں رحلت فرمائی اور صفی پور میں مدفون ہیں +

حضرت سید احمد توختہ ترمذی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا حدیقۃ الاولیاء میں یہ مرقوم ہے سید احمد بن سید علی بن سید حسین ثانی بن سید حسین محمد مدنی بن سید شاہ ناصر بن سید موسیٰ بن سید علی بن امام علی اصغر بن سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم + آپ مشاہیر اولیائے کاملین سے ہیں۔ ترمذ آپکا وطن ہے واسطے ترویج دین واسلام ہندوستان کی جانب آئے۔ اور لوگوں کی ہدایت میں مصروف ہوئے ہزارہا لوگ آپکی ذات پاک سے فائض ہوئے ولایت وکرامت موروثی رکھتے تھے ۶۰۰؁ھ میں رحلت فرمائی۔ مزار آپکا لاہور میں مشہور ہے + (حدیقۃ الاولیاء)

حضرت خواجہ شمنا میراں قدس سرہ صاحب مرج

نام آپکا سید خواجہ میراں شمس الدین چشتی ہے۔ نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے۔ سید شمس الدین میراں بن سید محمد میراں بن سید عبد الملک میراں بن سید تاج الدین میراں بن سید صدر الدین بن سید مختار الدین محمد بن سید احمد بن سید ابو القاسم بن میراں سید ابو بکر بن سید احمد بن سید محمد بن سید حسین بن سید اسمٰعیل بن سید علی اطہر بن سید حسین بن سید یحییٰ بن سید حسین بن سید احمد بن سید عمر بن سید یحییٰ بن سید حسین اشرف بن زید الشہید المظلوم بن سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم + آپ مشاہیر سادات کرام اور کبرائے اولیائے عالیدرجات سے ہیں۔ مولانا سید زین الدین دولت آبادی خلیفہ حضرت برہان الدین چشتی کے خلفائے کبار سے ہیں سمجھتے ہیں کہ خواجہ شمنا میراں حسینی بیدر کے دہیان کافروں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ ۲۱۔ ماہ رجب ۷۹۰؁ھ ہجری میں

جام شہادت نوش فرمایا۔ اور مپج مرتضیٰ آباد ملک دکن میں آپکا مزار ہے۔ (منقول از تاریخ الاولیاء جلد ثانی)

حضرت سید علاء الدین جیوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ علاء الدین علی جیوری بن سید کمال الدین بن جمال الدین بن سید احمد بن سید محمد بن سید حسین بن سید اسمٰعیل بن سید علی اطہر بن سید حسن بن سید یحییٰ بن سید حسین بن سید احمد بن سید عمر بن سید یحییٰ بن سید حسین الدومعہ بن سیدنا امام زید شہید المظلوم بن امام زین العابدین رضی اللہ عنہ۔ آپ اولیائے متصرفین اور کملائے عارفین دکن سے ہیں۔ صاحب کشف و کرامات تھے۔ مولانا گنج العلوم بیجاپوری آپکے مرید و خلیفہ ہیں۔ ۲۲۔ شعبان ۷۳۴ھ میں وفات پائی۔ اور دولتاباد میں آپکا مزار ہے۔

نسب نامہ سید شاہ برکت اللہ مارہروی قدس سرہ

کتاب آثار احمدی میں سلسلہ آپکا یہ مرقوم ہے۔ سید برکت اللہ بن سید اویس بن سید عبد الجلیل بن سید عبد الواحد بن سید ابراہیم بن سید قطب الدین بن سید ماہر و شہید بن سید شاہ بڑا بن سید کمال بن سید حسین بن سید نصر بن سید قاسم بن سید حسین بن سید عمر بن سید محمد صغریٰ جد سادات بلگرام بن سید علی بن سید ابو الفرح ثانی بن سید الفراس بن سید ابو الفرح الواسطی جد اعلےٰ سادات واسطی زیدی بن سید داؤد بن سید حسین بن سید یحییٰ بن سید زید سوم بن سید عمر بن سید زید دوم بن سید علی عراقی بن سید حسین بن سید علی بن سید محمد بن سید عیسیٰ بن سید زید شہید جد قبائل سادات زیدیہ بن حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم۔ سید محمد صغریٰ رحمۃ اللہ علیہ جد سادات بلگرام سے ہیں۔ اپنے وہاں اسلام کو رونق بخشی ۶۴۵ھ میں انتقال فرمایا۔ وہیں آسودہ ہیں۔ سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ مارہروی اسی بزرگ کی اولاد میں ہیں ہجری میں تولد ہوئے۔ بڑے عارف باللہ مشاہیر مشائخین متقدمین سے ہیں میر غلام علی آزاد بلگرامی نے آپکی رحلت کی یہ تاریخ لکھی ہے۔ تاریخ رحلت

سید کامل روشن دل صاحب برکات	رفت ازیں عالم باحضرت حق یافت وصال
کرد آزاد رقم سال وفاتش بدو طور	یوم عاشورہ ہزار وصد وہم چہل دو سال

مزار آپکا مارہرہ میں ہے۔ آپکے فرزند سید شاہ آل محمد قدس سرہ ۱۱۱۱ھ ہجری میں تولد ہوئے بڑے بزرگ عارف باللہ تھے زہد وتقوی میں مشہور روزگار مریدوں کی تربیت میں آپ اکسیر کی خاصیت رکھتے تھے جو کوئی آپکی خدمت میں جاتا زنگ وکدورت اُسکے دل سے ایک صحبت میں محو ہو جاتا اور قلب اُسکا ذاکر ہو جاتا تھا ۱۱۶۴ھ ہجری میں اپنے انتقال فرمایا۔ مزار آپکا مارہرہ میں ہے۔ آپکے فرزند سید شاہ حمزہ مارہروی قدس سرہ ہیں۔ اپنے جدامجد کے تربیت میں رہکر برکات وفیوضات حاصل کئے۔ والد کی رحلت کے بعد آپنے مسند مشیخت پر جلوس فرمایا وتلقین وہدایت وتعلیم وتربیت خلق میں مشغول رہے۔ ۱۱۹۸ھ ہجری میں وفات پائی۔ اور مارہرہ میں مدفون ہیں۔ آپکے فرزند سید شاہ آل احمد مارہروی قدس سرہ۔ آپ کبرائے مشائخین کرام سے ہیں۔ کسب وکمالات صوری ومعنوی اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاصل کیا ہمیشہ اذکار واشغال ومجاہدات وغیرہ میں مصروف رہتے۔ بعد وفات والد کے خرقہ فقر کا پہنکر سجادہ موروثی پر اجلاس فرمایا ہزاروں بندگان خدا آپکی خدمت میں آتے اور اپنے اپنے مطالب دلخواہ پر کامیاب ہوتے تھے۔ ۱۲۳۵ھ ہجری میں انتقال فرمایا اور وہیں مدفون ہیں بعد وفات آپکے حضرت شاہ آل رسول قدس سرہ بن سید آل برکات برادرزادہ حقیقی وخلیفہ آپکے تھے۔ سجادہ نشین ہوئے۔ وتاحیات اپنے امور ہدایت وتلقین وارشاد میں مصروف رہے ۱۲۹۶ھ ہجری کو انتقال فرمایا۔ اور وہیں مدفون ہیں۔ آپکے پسر کلاں سید ظہور حسن کے فرزند سید شاہ ابوالحسین سجادہ نشین یعنی سید ابوالحسن فرزند سید ظہور الحسین کے انتظام امورات خانقاہ وغیرہ میں تعلق رکھتے ہیں۔ فی الحال ذات بابرکات سید شاہ ابوالحسین صاحب مدظلہ کی مارہرہ شریف میں فیض رساں طالبان خدا ہے۔ حق سبحانہ تعالےٰ تادیر گاہ ہمیشہ فیض عام جاری رکھے۔ (منقول از صحائف مطبوعہ الہ آباد)

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ صاحب گلبرگہ

انا شاہ محی الدین صاحب بیجاپوری مرحوم نے کتاب مجمع الانساب میں یہ لکھا ہے حضرت
سید محمد حسینی المشہور خواجہ بندہ نواز گیسودراز بن سید یوسف عرف شاہ راجو قتال مدفن خلدآباد روضہ
سید علی بن سید محمد بن سید یوسف بن سید حسین بن سید محمد بن سید علی بن سید حمزہ
بن سید داؤد بن سید ابی الحسن زید الجندی بن ابی عبداللہ الحسین الندان بن ابی المنصور محمد اکبر
بن سید عمر بن سید یحیی بن سید حسین بن زید الشہید بن سیدنا حضرت امام زین العابدین
قدس اسرارہم ٭ آپ مشاہیر اولیائے کرام وعلمائے عظام ملک دکن سے ہیں۔ آپ حضرت
قطب العارفین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے خلفائے کاملین سے ہیں صاحب توحید
وعرفان عارف باللہ بزرگ وقت عالم اور شیخ واصل بحق تھے بحر المعانی وشرح مشارق الانوار
فی الحدیث وغیرہ کتابیں آپکی تصانیف سے یادگار ہیں۔ عمر آپکی دراز تھی۔ ابتدائے سلطنت
تغلقیہ سے زمان سلطنت سلطان بہلول لودہی تک آپ حیات تھے۔ اجداد کرام آپکے
مکہ معظمہ سے تشریف لائے اور دہلی میں قیام کیا۔ اور سرہند میں مدفون ہیں اور والد ماجد
آپکے شاہ راجو قتال چشتی قدس سرہ جو عارف باللہ تھے خلد آباد عرف روضہ میں قریب اورنگ آباد
دکن کے آسودہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ بسبب حادثہ مغل کے دکن کی جانب آئے سلطان
فیروز شاہ بہمنی کے عہد سلطنت ۸۰۱ھ میں گلبرگہ آئے اور بہت کچھ اعزاز پایا بادشاہ
نے آپکے لئے جاگیرات وغیرہ انعام دیا غرض حضرت خواجہ بندہ نواز کی ذات بابرکات نے
ملک دکن میں ایسا فیض پہونچایا کہ سیکڑوں خلفا ہوئے اور آپ سے فیوضات ظاہری و
باطنی حاصل کیا تمام ملک دکن آپکے فیض سے مملو ہے کسی بزرگ نے آپکی شان میں یہ تحریر کیا ہے
ہر کو مرید سید گیسودراز شد۔ واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد۔ آپنے ۸۲۵ھ ہجری
میں قبل از وفات سلطان بہلول شاہ لودھی کے رحلت فرمائی اور احسن آباد گلبرگہ میں
آسودہ ہیں۔ سلطان ابراہیم قطب شاہ وسلطان علاؤ الدین نے آپکے گنبد مبارک کی تعمیر
کی ہے۔ **قطعہ رحلت**

آنکہ سید محمد ش نام است	بیگاں پیر خاص ہم عام است
عالمے را کشید از چہ آذ	برسن ہائے گیسواں دراز

شاہباز بلند پرواز است	آشیانش بندرہ راز است
ماہ ذیقعد بود شانز دہم	کہ شدہ سیدے بچرخ نہم
سال نقلش کہ ہمچو نوری سفت	عقل مخدوم دین و دنیا گفت
مرقد عالیش بملک دکن	ہست چون در بقیعہ قبر حسن

آپکی اولاد میں ایک بزرگ صاحب کمال سید حسین نامی اوایل حال میں سلطان ابراہیم قطب شاہ کے پاس عہدہ امیر العسکری پر مامور تھے اور سلطان عبد اللہ قطب شاہ کے عہد سلطنت میں عہدہ ہفت ہزاری دہ ہزاری پر منصوب رہے۔ کہتے ہیں کہ سلطان ابراہیم قطبشاہ نے اپنی لڑکی کو ۱۴ جمادی الثانی ۹۸۷ھ میں آپکے عقد نکاح میں دیا تھا۔ اور حضرت سید حسین قدس سرہ نے اپنی لڑکی مسماۃ ماہ حسنی بی بی کو حضرت سید شاہ صادق حسینی سرمست قدس سرہ کے عقد نکاح میں دیا ہے۔ نسب نامہ۔ حضرت حسین ولی کا مشکلات النبوت میں یہ تحریر ہے سید حسین شاہ ولی بن سید صفی بن شاہ اسد اللہ بن شاہ عسکر اللہ بن سید شاہ صفی کلاں بن سید محمد اکبر بن سید محمد حسینی گیسودراز قدس اسرارہم ۱۴ جمادی الثانی ۱۰۶۹ ہجری کو واقع ہوئی اور مدفن آپکا عقب قلعہ گولکنڈہ عرف محمد آباد میں زیارتگاہ عالم ہے۔ دوسرا نسب نامہ۔ حضرت سید علی صاحب پیرزادہ مرحوم کا جو بمبئی میں سکونت رکھتے تھے اور راقم کے حال پر نظر الطاف فرماتے تھے یہ مرقوم ہے۔ سید علی بن سید عبد القادر بن سید حسین بن سید یعقوب بن سید مخدوم بن سید شاہ چندا حسینی بن سید علی جہانگیر بن سید مصطفی بن سید مرتضی بن سید زین الدین بن سید اسد اللہ بن سید شاہ سفیر اللہ ثانی بن سید اسد اللہ بن سید عسکر اللہ بن سید سفیر اللہ بن سید محمد اصغر بن سید محمد حسینی گیسودراز قدس اسرارہم۔ الحال اس بزرگ کے خلف رشید سید محمود طال اللہ عمرہ بمبئی میں سکونت پذیر ہیں۔

تیسرا نسب نامہ۔ حضرت شاہ راہی قدس سرہ۔ تاریخ گلزار آصفیہ میں یہ مرقوم ہے حضرت شاہ ولی اللہ عرف شاہ راہی بن شاہ برہان الدین بن شاہ بندگی حسینی بن شاہ ولی بن شاہ گیسودراز ثانی بن شاہ حسن بن سید قبول اللہ حسینی بن سید اصغر حسینی

بن خواجہ بندہ نواز گیسو دراز سید محمد حسینی قدس سرہ - آپ کبرائے مشائخین دکن سے ہیں -
نعمت چشتیہ اپنے جد بزرگوار سے اور نعمت قادریہ حضرت شاہ جمال البحر سے حاصل کیا -
۱۶ - محرم کو سرحد ارکاٹ میں آپنے رحلت فرمائی - جوہری کوچہ بلدہ حیدرآباد میں مدفون ہیں
آپکے تین فرزند تھے - شاہ درویش - شاہ محی الدین - شاہ فقیر ٭ (از گلزار آصفیہ)

چوتھا نسب نامہ - سید شاہ راجو حیدرآبادی قدس سرہ - نسب نامہ آپکا یہ ہے - سید شاہ راجو حسینی بن سید اسد اللہ بن سید صفی اللہ بن سید راجو بیجاپوری برادر خورد حسین شاہ ولی حسینی قدس سرہ سید راجو بیجاپوری مشاہیر اولیاء اللہ سے ہیں - علی عادل شاہ کے وقت بیجاپور میں تشریف لائے بادشاہ وقت آپکا مرید ہوا - اور آپکے لئے انعام مقرر کیا - انکی اولاد میں سید شاہ راجو حیدرآباد میں سلطان عبداللہ قطب شاہ کے عہد حکومت میں حیدرآباد تشریف لائے اور بڑا اعزاز پایا - ابوالحسن تاناشاہ آپکا مرید ہے - مرقد آپ کا حیدرآباد دکن میں ہے ٭ (از گلزار آصفیہ)

حضرت سید شاہ چندا حسینی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا سید محی الدین قادری بیجاپوری مرحوم نے کتاب مجمع الانساب میں یہ تحریر کیا ہے سید جلال الدین عرف شاہ چندا حسینی بن سید علی بن سید حضر بن سید محمد بن سید احمد بن سید یحیٰی بن سید زید بن سید حسین بن سید سراج الدین بن سید شرف الدین بن سید زین الدین بن سید ابوالحسین بن سید عبداللہ بن سید محمد بن سید عمر اسرار اللہ بن سید یحیٰی بن سید حسین الدمع بن سید ابوالحسین بن سید حسین صغر بن سید علی صغر بن سید زید الشہید المظلوم بن سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم - آپ کبرائے مشایخ کرام اور اولیائے عالیمقام سے ہیں - آپکی بندگی و عظمت ملک دکن میں مشہور ہے صاحب تصرفات ظاہری و باطنی تھے - رسالہ جلال نامہ ملفوظ کسی مرید نے آپکے حالات میں لکھا ہے - یوسف عادل شاہ بادشاہ بیجاپور آپکا مرید تھا - اور بادشاہان عادلشاہیہ نے آپکے لئے جاگیرات وغیرہ انعام مقرر کئے ہیں - آپکے مرشد کا نام مخدوم شیخ عارف بن ضیا چشتی ہے

مشائخین عصر کے درمیان آپ بڑے عالی منزلت تھے۔ دسویں شعبان ۸ھ ہجری میں وفات پائی اور قصبہ گوگی میں مدفون ہیں۔ اور سلطان اسماعیل عادل شاہ اور یوسف عادل شاہ و ابراہیم عادلشاہ سلاطین بیجاپور کی قبریں آپکے پائنداز میں +۔ (تاریخ خورشید جاہی)

حضرت میراں سید شاہ بھیک چشتی قدس سرہ صاحب کہرام

حافظ محمد حسین مراد آبادی نے کتاب انوار العارفین میں سلسلہ جدید آپکا یہ تحریر کیا ہے سید محمد سعید عرف میراں سید شاہ بھیک چشتی بن سید یوسف ترمذی بن سید قطب الدین بن سید عبدالواحد بن سید احمد بن سید محمد سعید بن شاہ نظام الدین بن سید عزیز الدین بن سید تاج الدین بن سید عزالدین بن شاہ عثمان بن سید سلیمان کفار کش بن سید مخدوم سالار لشکر بن سید احمد زاہد بن سید حمزہ بن سید ابا بکر علی بن سید عمر علی بن سید محمد بن سید احمد بن سید علی زبیر کاکی بن سید حسین ثانی بن سید محمد مدنی بن سید ناصر ترمذی بن سید عیسے حمیص بن سید حسین اصغر بن سید علی اوسط بن سیدنا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہم آباد اجداد اس بزرگ کے کہرام شریف میں جو مضافات سرہند سے ہے سکونت پذیر تھے۔ والد آپکے کافروں کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اپنے علم ظاہری کو بزرگان عصر سے حاصل کیا پندرہ برس کی عمر میں حضرت شاہ قاسم درویش کے پاس موضع بلوی میں رہے اور ایک برس کامل انکی خدمت میں رہکر نعمت اور فیض باطنی سے سرفراز ہوئے۔ پھر حضرت شاہ ابوالمعالی قدس سرہ کی خدمت میں انبیٹھی پہونچے اور ان سے نعمت باطنی حاصل کرکے کہرام شریف کو تشریف لائے اور جام مئے وحدت کو نوش فرماکر ریاضت اور یاد حق میں مشغول ہوئے۔ کرامات و خوارق عادات آپ سے بہت ظاہر ہوئے۔ چنانچہ حالات آپکے کتاب جلد سیوم تاریخ الاولیاء میں مرقوم ہیں۔ سید لطف اللہ جالندھری فوائد الفواد میں ارقام کرتے ہیں کہ آپ کے خلفائے کاملین سے مشہور یہ ہیں شاہ محمد باقر فرزند حضرت شاہ ابوالمعالی انبیٹھوی سید فاضل شاہ اورنگ سید محمد سالم ترمذی۔ روز دوشنبہ ۵۔ رمضان ۱۱۳۱ھ ہجری میں رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے

قصبہ کھرام میں آسودہ ہیں ﴿ (از ریاض العارفین)

حضرت میر سید خلیل اللہ بُت شکن قدس سرہ صاحب بیدر - دکن

نسب نامہ آپکا کتاب مجمع الانساب میں یہ تحریر ہے - میر سید خلیل اللہ بُت شکن بن سید نور اللہ بن سید شاہ نعمت اللہ بن سید عبد اللہ بن سید محمد بن سید کمال الدین کاشانی بن سید ابو ہاشم داؤد بن سید ابو احمد قاسم بن سید ابو حاتم عبد اللہ بن سید طاہر بن سید یحیٰی نسابہ بن سید حسین الیسری بن سید ابی محمد جعفر الحجہ بن سید عبد اللہ اعرج بن سید حسین اصغر بن حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہم - آپ مشاہیر کبرائے اولیائے متصرفین سے ہیں - آپکا خطاب سلطان المشائخ ہے - آپ خلف ارشد سید نور اللہ کے ہیں - تاریخ فرشتہ میں مرقوم ہے کہ جب سلطان احمد شاہ بہمنی بسبب خوف و ہراس سلطان فیروز شاہ کے آوارہ اور پریشان پھرتا تھا - ایک خواب دیکھا کہ ایک فقیر تاج دوازدہ ترکی ہاتھ میں لئے ہوئے آیا ہے - اور کہہ رہا ہے کہ سلطنت تجھے مبارک ہو نعمت اللہ ولی نے یہ تاج تجھکو بھیجا ہے اور مژدہ سلطنت کا تجکو دیا ہے - جب سلطان موصوف نے فتح پائی اور تخت دکن پر کامروا ہوا - حضرت خواجہ بندہ نواز حسینی سے بہت کچھ اعتقاد رکھتا تھا ملک برار میں سلطان مذکور تین برس تک رہا - اسی عرصہ میں خواجہ بندہ نواز نے رحلت فرمائی - سلطان یہ خبر سنکر بہت رنجیدہ خاطر ہوا - کہ اب ایسا مرشد کامل مجکو کہاں ملیگا مقرب درگاہ سلطان نے عرض کی کہ ان دنوں میں سید نعمت اللہ ملی کرمانی کرمان میں بڑے ولی کامل ہیں - طلب کیا جائے - جب اُنکی خدمت میں بادشاہ نے تشریف آوری کی درخواست بھیجی - آپ بذات خود تو نہ آسکے - مگر تاج دوازدہ ترکی ملا قطب الدین کے حوالہ کیا - اور کہا یہ امانت سلطان احمد شاہ بہمنی کی ہے - انہیں پہنچادو غرض ملا مذکور چند روز کے بعد بادشاہ کے حضور میں آیا اور تاج دوازدہ ترکی مع سلسلہ شاہ نعمت اللہ کرمانی اور ایک خط جس میں خطاب اعظم السلاطین شہاب الدین احمد شاہ ولی بہمنی لکھا تھا بادشاہ کے ہاتھ میں دیا - بادشاہ نے بڑی تعظیم و آداب سے اُسکو لیا اور پڑھا

اور نہایت خوش ہوکر اُسی سال ارسال ولد امجد کی التماس کی۔ چونکہ سوائے ایک فرزند سید شاہ نور اللہ کے آپکے دوسرا فرزند نہ تھا جدائی گوارا نہ کی شاق جانکر سید خلیل اللہ بن شاہ نور اللہ کو روانہ دکن کیا جب وہ آکر کنارہ پر باصری ندی کے ٹھہرے۔ بادشاہ مع جمیع شاہزادگان اور اُمرا ار استقبال کو آپکے گئے اور اُنکو بصد اعزاز و تکریم بیدر میں لایا۔ اور جہاں کہ آپسے ملاقات ہوئی تھی۔ وہاں ایک قریہ آباد کرکے ایک مسجد بنوائی اور نعمت آباد اُسکا نام رکھا اور سید خلیل اللہ کو اپنی لڑکی بیاہ دی۔ اور بعد رحلت سید نعمت اللہ ولی کے جو ۸۳۴ھ ہجری میں وفات پائی۔ شاہ نور اللہ بھی ہمراہ مخدوم زادہ اپنے شاہ محب اللہ کے اور شاہ حبیب اللہ ثانی کے وارد دکن ہوئے۔ عجیب روداد ہوئی کہ اُسی روز شاہ سید خلیل اللہ نے انتقال فرمایا بادشاہ بنا بر تجہیز و تکفین کے باہر شہر کے آیا۔ اور شاہ نور اللہ کو بڑی عزت و حرمت سے ہمراہ اپنے شہر میں لایا۔ اور اُنکا مرید ہوا۔ شاہ حبیب اللہ کو اپنی دامادی میں قبول کرلیا اور محب اللہ کو دامادی سے شاہزادہ علاء الدین کے مختص فرمایا۔ اور چاہا کہ جاگیر واسطے صرف شاہ نور اللہ کے مقرر کرے۔ آپنے قبول نہ کیا۔ مگر چند قطعات زمین قصبہ سٹرم میں انعام دیئے ہیں۔ زمینداری وہاں کی اب تک تصرف میں آپکی اولاد کے ہے وفات آپکی ۲۴۔ رجب ۸۵۲ھ ہجری میں واقع ہوئی۔ اور سلطان علاء الدین نے زر کثیر سے آپکے مرقد عالی کو تعمیر کیا روضہ آپکا بیدر ملک دکن میں مشہور و معروف ہے + (از خورشید جاہی)

حضرت سید شاہ جلال الدین عبد اللہ الحسینی الصفوی قدس سرہ صاحب بیجاپور

نسب نامہ آپکا مجمع الانساب میں حضرت سید شاہ محی الدین قادری بیجاپوری نے یہ لکھا ہے۔ سید شاہ جلال الدین عبد اللہ الحسینی ابن سید احمد بن سید زین الدین بن سید شہاب الدین بن سید جلال الدین بن سید قطب الدین بن سید جلال الدین بن سید قطب الدین بن سید جلال الدین بن سید قطب الدین بن سید معین الدین بن سید ہادی بن سید محمد بن سید حسن بن سید ابو الفتح بن سید حسان بن سید حسن المعیوف بن سید ادریس بن سید حسن بن سید عبد اللہ بن سید موسی بن سید عباس بن سید علی بن سید ابی عبد اللہ بن

سید حسین جعفر بن سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم + آپ بڑے بزرگ سادات کرام ومشائخین ذوی الاحترام بلدہ دار الظفر بیجا پور سے ہیں - آپکے جد ششم سید قطب الدین محمد بڑے عالم ربانی تھے - حضرت حافظ شمس الدین شیرازی قدس سرہ نے آپ سے خرقہ خلافت فقر کو حاصل کیا تھا چنانچہ آپ روضہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو تشریف لے گئے جب آپنے السلام علیکم یا جدی روضہ منورہ پر جاکر فرمایا اندرون روضہ سے آواز آئی وعلیک السلام یا ولدی - چنانچہ اس مضمون کو حضرت غیب اللسان قدس سرہ نے اشعار مدحیہ سید قطب الدین محمد قدس سرہ کے تحریر کیا ہے - **ابیات**

عضوی سیدی و معتمدی	قطب دیں المہیمن الصمدی
الذی قال فیہ ذو السندی	وعلیک السلام یا ولدی
مصطفیٰ احترام او فرمود	خلد رضواں مقام او فرمود
در جواب سلام او فرمود	وعلیک السلام یا ولدی
آنکہ را لطف از خدا آید	مرضی طبع مصطفیٰ آید
در جوابش چنیں ندا آید	وعلیک السلام یا ولدی
حافظ از جاں غلام ایشان است	خطبۂ دیں بنام ایشان است
دیں ہدایت بنام ایشان است	وعلیک السلام یا ولدی

ملفوظ جلالیہ میں تحریر ہے کہ آپ شاہ اسمٰعیل صفوی بادشاہ کے نبیرہ اور خواہر زادہ سلطان طہماسپ کے ہیں اور شاہ اسمٰعیل صفوی سید السادات حضرت صفی الدین اردبیلی کے نبیرہ ہیں اس لئے صفوی مشہور ہیں اور تمام ملک ایران پر حکومت کرتے تھے - چنانچہ سلسلہ انکا یہ ہے سلطان شاہ اسمٰعیل صفوی بن سلطان حیدر بن سلطان جنید بن سلطان صدر الدین بن سید خواجہ علی بن سید صدر الدین موسیٰ بن سید صفی الدین ابو اسحاق اردبیلی بن سید امین الدین بن سید صالح بن سید قطب الدین بن سید صلاح الدین رشید بن سید محمد حافظ بن سید عوض الخواص بن سید فیروز بن سید محمد بن سید شرف بن سید محمد بن سید حسن بن سید محمد بن سید ابراہیم بن سید جعفر بن سید محمد

بن سید اسماعیل بن سید محمد بن سید ابو محمد قاسم بن سید ابوالقاسم حمزہ بن حضرت سیدنا امام موسی کاظم رضی اللہ عنہم۔ غرض حضرت سید جلال الدین صفوی اپنے خالو سلطان طہماسپ کے عہد سلطنت میں شہر تبریز سے بیجاپور دکن کی جانب علی عادلشاہ بادشاہ دکن کے عہد سلطنت میں تشریف لائے۔ بادشاہ و اعیان شہر نے آپکی بڑی قدر کی اور انعام کثیر آپکے اخراجات خانقاہ کے لیے مقرر کیا تھا۔ آپکی ذات فیض آیات سے ملک دکن میں اسلام نے بڑی رونق پائی۔ آپکی اولاد میں سید مصطفٰے احسینی پیرزادہ شہر پونہ میں سکونت رکھتے ہیں۔ سنہ وفات حضرت سید جلال الدین صفوی کی معلوم نہیں مزار آپ کا بیجاپور میں ہے + (از روضۃ الاولیاء)

حضرت سید حسن جیو قدس سرہ صاحب سورت

سلسلۂ برکا مولوی عبدالحکیم سورتی نے سیرالاولیا میں یہ لکھا ہے۔ حضرت سید حسن جیو بن سید فتح اللہ بن سید عبدالغنی بن سید نعمت اللہ بن سید محمد بن سید شمس الدین بن سید برہان الدین بن سید مبارک بن سید علی بن سید رضی الدین بن سید مجتبیٰ بن سید سیف الدین بن سید قیس بن سید احنف بن سید محمد بن سید قاسم بن سید علی بن سید عمر اشرف بن حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم۔ آپ سادات صحیح النسب و مشاہیر مشایخین متصرفین سورت سے ہیں۔ آپ مرید و خلیفہ سلطان الواصلین حضرت سید محمد عیدروس کے تھے اور فیوضات کاملہ شطاریہ حضرت عین العرفا شاہ عیسی جنداللہ برہانپوری خلیفہ شاہ لشکر محمد عارف باللہ شطاری قدس سرہ سے اخذ کئے اور حقایق و معارف توحید و اشغال و اذکار میں یگانۂ آفاق ہوئے اور حضرت مولانا محمد بن شاہ فضل اللہ برہانپوری سے فیض بزرگوں کا جو امانت تھا حاصل کیا آپ صاحب تصانیف ہیں علم ظاہری میں بھی آپ کو کمال تھا اور سید محمد غوث گوالیری اور شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی نے اُن سے فیض باطنی اخذ کیا ہے۔ شہر سورت میں اکثر اسلام کی رونق آپکی ذات مبارک سے ہوئی ہے۔ پانچویں ذیقعدہ ۱۰۰۲ھ ہجری میں انتقال فرمایا اور شہر سورت میں آپکا

زانہ انوار ہے ✦ (از سیر الاولیاء)

بیان اولاد حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

آپ حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے فرزند اور امام پنجم ائمہ اہلبیت سے ہیں روز جمعہ تیرھویں صفر ۵۷ھ ہجری میں آپ تولد ہوئے عمر آپکی معرکہ کربلا کے وقت میں ۳ برس کی تھی نام آپکا ابو الجعفر محمد لقب باقر ہے۔ آپ بڑے فقیہہ و محدث تھے ۱۱۴ھ ہجری میں چودھویں صفر کو زہر سے شہادت پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ صاحبزادے آپکے چھ ہیں۔ حضرت سیدنا امام جعفر صادق۔ حضرت سید محمد مثنیٰ المشہور عبید اللہ حضرت سید علی اصغر۔ حضرت سید عبد اللہ الحسین حضرت سید حسن ملقب ابراہیم۔ حضرت سید زید الفتاح رضی اللہ عنہم

تاریخ رحلت

آں امامے کہ باقرش نام است	ہادی خاص و مرشد عام است
عمدۂ خاندان سادات است	صاحب خارق و کرامات است
ہفت ذیحجہ و دوشنبہ بود	کہ سوئے عدن شاہ عزم نمود
سال شنقار آں شہ دوراں	ہاتف غیب گفت باز جناں
در بقیعہ مزار او ز فضا است	بر مزارش ہمیشہ فیض خدا است

حضرت سید ابو الفرح الواسطی قدس سرہ جد سادات بارہ

سلسلۂ جدیہ آپکا رسالہ سلسلۃ السادات میں یہ مرقوم ہے۔ سید ابو الفرح الواسطی بن سید علی بن سید محمد بن سید عیسیٰ بن سید عبد الملک بن سید اسحاق بن سید طاہر بن سید عبد اللہ بن سید قاسم بن سید نسین بن سید احمد بن سید محمد کریم بن سید زید الفتاح بن سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہم۔ یہ بڑے متقدمین سادات کرام سے ہیں۔ زاہد۔ عابد۔ عارف باللہ تھے۔ سادات بارہ آپکی اولاد میں ہیں ✦

فائدہ۔ از پیسہ اخبار لاہور مطبوعہ ۲۔ فروری ۱۹۰۱ء مرقومہ سید مظفر علی رئیس جانسٹھ

ضلع مظفر نگر۔ سادات بارہ کے مورث اعلی سید ابوالفرح الواسطی نسل حضرت زید الشہید ابن سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ انکی اولاد ضلع مظفر نگر میں آباد ہے۔ اور سید ابوالفرح کے دوسرے فرزند کی اولاد بلگرام ضلع فرخ آباد میں ہے۔ سادات بارہ اور سادات بلگرام ایک جدی ہیں سید ابوالفرح سلطان محمود غزنوی کے پاس عہدہ امیر لشکری پر ممتاز تھے۔ اور تمام معرکوں اور جنگ وجدال میں شریک رہے اسلئے سلطان نے انکے کارناموں سے خوش ہوکر کلانور مع مضافات آپکو انعام دیا۔ موضع تہن پور۔ چھت بنور موضع کنڈلی میں آپکی اولاد رہتی ہے۔ اور راجہ سنبھل سادات کی کوشش سے مغلوب ہوا۔ اُسکا ملک سادات کو عطا ہوا۔ سادات نے یہاں بھی سکونت کی جو اب بارہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور سادات بارہ چند بستیوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ جو ضلع مظفر نگر میں واقع ہے۔ زمانہ سلطنت مغلیہ میں سادات بارہ کو ایسا رسوخ ہوگیا تھا۔ کہ جا بجا انہیں کی امداد سے کارنمایاں زبان زد خلایق ہیں۔ اور سلطنت میں معزز و ممتاز تھے

(از پیسہ اخبار لاہور)

انکی اولاد میں ایک بزرگ کا نسب نامہ ہاتھ آیا ہے جو ذیل میں درج ہے۔ **نسب نامہ**

سید شاہ یحییٰ علی بن مظفر علی بن سید احسن بن سید وجیہ الدین بن سید حسن بن سید قطب الدین بن سید قاسم بن سید عالم بن سید مسعود بن سید علاؤالدین بن سید محمد ناصر ہانسوی۔ بن سید فیض اللہ بن سید معزالدین بن سید علی شہیر جاجنیری بن سید ابوالفتح بن سید ابوالفوارس بن سید ابوالفرح الواسطی قدس اسرارہم + (کنز الانساب)

حضرت میر سید محمد کالپوی قدس سرہ

سلسلۂ جدیہ آپکا کتاب کیفیت العارفین میں اس طرح مرقوم ہے۔ میر سید محمد کالپوی بن سید جمال الدین۔ بن سید علاؤالدین۔ بن سید تاج الدین بن سید اسمٰعیل بن سید محمد اسحاق بن سید داؤد بن سید محمد یعقوب بن سید محمد یوسف بن سید عبداللہ ثانی بن سید حسین۔ بن سید ابوالقاسم بن سید محمد ابراہیم بن سید اسمٰعیل اعلی بن سید حسین اعلی بن سید علی رضا بن سید محمد جعفر بن سید محمد محسن بن سید ہاشم بن امام عبداللہ بن سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہم۔ آپ شاہیر

کبرائے اولیائے متصرفین سے ہیں - ہادی شریعت وطریقت تھے - آپنے خرقۂ خلافت چشتیہ
حضرت مخدوم نصیرالدین چراغ دہلی سے حاصل کیا - شہر کالپی اور اطراف میں اُس کے
آپکی ذات سے انوار اسلام کے لامع و درخشاں ہوئے - پہلی شہر رمضان ۸۶۲ھ ہجری میں
رحلت فرمائی اور کالپی میں مدفون ہیں - **نسب نامہ** - اس بزرگ کی اولاد میں حضرت
عمدۃ المشائخین سید عبدالرزاق عرف سید عطاحسین صاحب ابوالعلائی سلمہ ربہ صاحبگنج
ملک گیا بن حیات ہیں مریدوں کی تعلیم وتربیت میں مصروف رہتے ہیں - بزرگ وقت
اور ہندوستان میں فرد و مستثنیٰ ہیں - حق سبحانہ تعالی انکو تا دیر گاہ مریدوں کے سر پر قایم ودایم
رکھے - میرے والد ماجد مفتی سید عبدالفتاح المشہور مولوی سید اشرف علی وجدِ بزرگ سید
عبداللہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ راقم نے آپ سے خرقہ خلافت ابوالعلائیہ کو ۱۲۶۱ھ ہجری
شہر بمبئی میں اخذ کیا ہے اور انکے مریدین وغیرہ شہر بمبئی و ناسک وغیرہ میں بہت ہیں
سلسلۂ جدیہ آپکا یہ ہے سید عبدالرزاق ابوالعلائی بن سید شاہ سلطان احمد بن سید شاہ
غلام حسین بن سید شاہ ولی اللہ بن سید محمد امین بن سید محمد ناصر حسین بن سید حسین
ثانی بن سید اولیا بن میر سید صدر جہاں بن میر سید قطب الدین احمد بن میر سید تقی الدین
بن میر سید جلال الدین بن حضرت میر سید محمد کالپوی قدس اسرارہم - اس خاندان کا حال
مفصل کتاب کیفیت العارفین میں مرقوم ہے ؟

حضرت سید محمد سالم ترمذی قدس سرہ

انوار العارفین میں حضرت حافظ محمد حسین سلمہ نے سلسلۂ جدیہ آپکا یوں تحریر کیا ہے - سید
محمد سالم ترمذی بن سید محمد رضا بن سید ابو محمد بن سید فتح اللہ بن سید عبدالفتاح بن سید
عبدالجلیل بن سید عابد بن سید محمد حسین بن سید ابوسعید بن سید محمد عارف بن سید
البرہ بن سید محمود بن سید محمد بن سید احمد بن سید سعید بن سید صلاح الدین بن سید
جعفر بن سید جمال الدین بن سید عیسیٰ بن سید موسیٰ بن سید حامد بن سید محمد بن سید حسن
بن سید شہاب الدین بن سید موسیٰ بن سید جعفر بن امام عبداللہ بن سیدنا امام محمد باقر

رضی اللہ عنہم - آپ مشاہیر اولیائے کبار سے ہیں - مخدوم سید شاہ میراں بھیک چشتی علیہ الرحمۃ شریف کے مرید و خلیفہ تھے - بڑے بزرگ صاحب زہد و تقویٰ ہیں - کہتے ہیں کہ بارہ برس آپ ریاضت و عبادت کے درمیان کسی صحرا میں پوشیدہ رہے - آپکے خلفائے گرامی سے سید محمد اعظم و حاجی محمد حیات آہنگر ہیں - آپنے ۱۱۷۵ھ ہجری میں وفات پائی - مزار آپکا قصبہ روپڑ میں ہے - "تاریخ رحلت"

	سید نیک ذات و پاک نہاد عابد و زاہد و خجستہ جناب بود ہفتاد و یازدہ صد و پنج مرقد پاک او ز دل بنگر		از امورات دنیوی آزاد عارف و کامل و سیادت مآب رخت بر بست زیں سرائے سپنج ہست مشہور قصبۂ روپڑ	(از مولف)

حضرت سید حاجی ہود چشتی قدس سرہ صاحب پیران پٹن گجرات

سلسلہ جدیہ اپکا رسالہ متبول الاولیا میں یہ تحریر ہے - حضرت حاجی ہود چشتی بن میر سید عثمان الملقب عبد اللہ الصبوحی بن سلطان سید زہیر بن سلطان سید فردہ بن سلطان سید حمزہ بن سلطان سید صفیان بن سلطان ربیعہ بن سلطان سید جلال الدین محمد بن میر طلحہ بن سلطان سید سراج بن سلطان سید سلیم بن عبید اللہ بن حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہم - رسالہ مذکور میں آپکا حال یہ لکھا ہے - آپ راجہ رائے کرن کے زمانہ میں دو سو مرید و فقراء کے ساتھ بغداد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ترویج دین اسلام کے شہر نہر والہ عرف پیران پٹن ملک گجرات میں تشریف لائے - اور اُس راجہ کے خاص بتخانہ کے سامنے کہ ایک میدان وسیع تھا فروکش ہوئے - جب وقت نماز آیا موذن نے اذان دی - آپ مع رفقاء نماز میں مشغول ہوئے - یکایک ایک شیر درندہ جو اُس بتخانہ میں تھا - اور بیگانہ شخص کو وہاں آنے سے مانع ہوتا باہر نکل آیا اور آپکی جانب قصد کیا - یکایک عالم غیب سے ایک شیر اُسکے مقابل پیدا ہوا اور اُسکو ہلاک کر ڈالا جب راجہ کو یہ خبر پہونچی اُس نے فوج جرار آپکے گرفتار کرنے کے لئے بھیجوائی جسکی طرف آپ آنکھ اُٹھا کر دیکھتے وہ اُسی وقت مشرف باسلام ہو جاتا - جب ہزاروں

ازدی ایک روز میں مسلمان ہوگئے راجہ گھبرایا شب بیقراری سے گذاری اثنائے خواب میں راجہ کو بھی کسی نے پلنگ سے زمین پر دے مارا۔ صبحکو راجہ مع رفقا وامرا خدمت میں آپ کی بکمال اعتقاد حاضر ہوا۔ اور اسلام قبول کیا۔ اور اُس بتخانہ کو مسجد بنا دیا۔ چنانچہ کرنا مسجد آجتک مشہور ہے۔ اور اُس راجہ رائے کرن نے ۳۰۳ھ ہجری میں وفات پائی اور اُسی مسجد کے صحن میں مدفون ہے۔ آپکی ذات بابرکات سے اسلام نے اس شہر اور اُسکے اطراف میں خوب رونق پائی ہے۔ ایتلاف قلوب کی تاثیر آپکی نگاہ میں ایسی خدا نے دی تھی کہ جو دشمن خونخوار سفاک آپکے حضور میں قتل کرنے کے ارادے سے آتا۔ آپکو دیکھتے ہی دوست اور تابع بنجاتا گویا شمشیر شاہان اسلام سے زیادہ کارگر آپکی تیغ ابرو کا اشارہ تھا۔ وفات آپکی بقول صاحب رسالہ خنفوریہ پندرھویں رجب ۵۰۳ھ ہجری میں واقع ہوئی قبر آپکی پیران پٹن گجرات میں ہے۔ آپکا مذہب حنفی تھا۔ اسلئے تمام ملک گجرات وکاٹھیاواڑ حنفی المذہب ہے ایک قطعہ تاریخ مصنفہ سید حاجی حسین نہروالہ کا جس میں آپکی تشریف آوری اور وفات کی تاریخ مندرج ہے۔ واسطے ملاحظہ ناظرین کے ذیل میں درج ہے۔ **تاریخ وفات**

المدد یا قطب اقطاب دو عالم شاہ بود	شاہ شاہاں ماہ دوراں پیر عالم شاہ بود
قرۃ العین محمد فلذۂ کبد البتول۔	ابن عمان الحسینی صدر عالم شاہ بود
آنکہ او را شد بشارت از امام مرسلاں	رفتہ او خوش در مدینہ نصر عالم شاہ بود
بعد ازاں از حکم احمد سوئے ہندوستان شد	دین را نصرت براد نور عالم شاہ بود
دید چوں راجہ کرن آں شاہ را شد معتقد	از دل و جاں شد مسلماں صدر عالم شاہ بود
سال تاریخش یلوح الشمس گفتہ ہاتفی	شد اقامت در ہما نجا بار عالم شاہ بود
سہ رجب شد پانزدہ ویکصد وعشرین عمر	رفتہ زیں دار فنا ابرار عالم شاہ بود
سال رحلت عشق پہ سید مرقدش شد در پٹن	جنت الماوی مقامش شد عالم شاہ بود

(از تذکرہ بزرگان گجرات)

حضرت سید شاہ عنایت اللہ مجددی قدس سرہ صاحب بالاپور اکولہ

شجرہ نسبیہ آپکا مشکوۃ النبوت میں یہ مرقوم ہے۔ سید عنایت اللہ بن سید محمد بن سید اللہ داد

بن سید موسیٰ بن سید ظہیر الدین خجندی سے مگر چند واسطے سے زید الفتاح بن حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہم کو پہنچتا ہے۔ آپ مشاہیر علمائے کاملین اور کبرائے مشائخین تعمیرین دکن سے ہیں۔ اپنے زمانہ میں شیخ الوقت تھے۔ سید ظہیر الدین خجندی توران سے بسبب حوادث و تکالیف زمانہ اپنے سید موسیٰ فرزند کے ہمراہ امن آباد میں تشریف لائے چندے اقامت کی چنانچہ سید موسیٰ کے ہاں سید الہ داد وہیں پیدا ہوئے۔ پھر سید الہ داد کے فرزند سید محمد نے ہندوستان میں آکر برہانپور میں سکونت کی۔ سید شاہ عنایت اللہ یہیں متولد ہوئے۔ جب علم ظاہری سے فراغ حاصل کیا والد نے آپکے شیخ ابو المظفر برہانپوری جو خلیفہ کامل حضرت خواجہ محمد معصوم بن حضرت مجدد الف ثانی کے تھے۔ اُنکی خدمت میں حاضر کیا۔ غرض چند روز میں اشغال و اذکار و ریاضات شاقہ سے فیض وافر حاصل کیا اور اُن سے خرقۂ خلافت فقر کو اخذ کرکے بحکم مرشد خجستہ بنیاد آئے اور مخلوق کی ہدایت میں مشغول ہوئے۔ اور وہاں سے بالاپور آکر سکونت اختیار کی۔ عالمگیر بادشاہ نے آپکے لئے جاگیریں عطا کی ہیں۔ روز پنجشنبہ ۲۵ صفر ۱۱۲۲ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور بالاپور میں مدفون ہیں۔ تاریخ رحلت۔ مصنفہ سید غلام علی آزاد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ

قبلۂ اولیاء امام ہدیٰ	آفتاب سپہر فضل و کرم
ثانی نقشبند فخر جہاں	بضعۂ سید بنی آدم
نام پاکش عنایت اللہ است	ذات پاکش بروں ز وصف قلم
جد اعلاے او ز شہر خجند	سوئے ہند آمد و فشرد قدم
بعد ازاں در مقام بالاپور	آمد آں مرشد صنوف اُمم
گفت تاریخ رحلتش ہاتف	قطب اقطاب رفت زیں عالم
	۱۱۲۲

نسب نامہ۔ اولاد میں اس بزرگ کی حضرت مولوی سید محمد معصوم صاحب مرحوم نقشبندی مجددی مشائخین متاخرین دکن میں مستثنیٰ تھے۔ اگرچہ راقم سے ملاقات جسمانی نہ تھی فقط رسل و رسائل کے ذریعہ سے ہمیشہ اتحاد قلبی ہو جاتا تھا۔ ۱۲۹۹ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ اور بالاپور میں مدفون ہیں۔ انکے فرزند سید منتجب الدین عرف منتو میاں

بالا پور میں اپنے بزرگوں کے سجادہ پر زینت بخش ہیں جکا نسب نامہ یہ ہے
دام ظلہ العالی عمرہ بالا پوری میں اپنے بزرگوں کے سجادہ پر زینت بخش ہیں جکا نسب نامہ یہ ہے
سید منتجب الدین بن مولوی سید محمد معصوم بن سید محمد خلیل اللہ بن سید محمد کلیم اللہ بن سید
مجد الدین بن سید محمد محب اللہ بن حضرت سید شاہ عنایت اللہ مجددی بالاپوری قدس
اسرارہم ۔ (من خزانہ عامرہ)

حضرت سید عبدالملک مثنیٰ قدس سرہ صاحب ایلچپور

نسب نامہ آپکا یہ ہے سید عبدالملک مثنیٰ بن سید حسین بن سید حسن بن سید محمد بن سید عبدالملک
بن سید عبداللہ بن سید قاسم بن سید علی اصغر بن حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہم
آپ عالم کامل صاحب شریعت اور غازی دین اسلام تھے ۳۹۲ھ ہجری کو شہر غزنی سے
حضرت شاہ عبدالرحمن غازی عرف شاہ دولہ رحمن کے ہمراہ ایلچپور آئے ۔ جب یہاں اہل اسلام
نے کافروں پر فتح پائی ۔ غیاث الدین تغلق کے عہد سلطنت میں عمادی الملک منیر نے
مسجد جامع اور عیدگاہ ایلچپور میں تعمیر کروائی خدمت امامت مسجد و عیدگاہ آپکے سپرد ہوئی
آپکی ذات سے اسلام نے ملک برار میں اپنا قدم جمایا احکام شرع کے خوب جاری ہوئے
اور اکثر ملک برار کے اہل ہنود نے آپکی تلقین سے اسلام کو قبول کیا ہے ۔ سنہ وفات
آپکا راقم کے ہاتھ نہ آیا ۔ اس کتاب کے لکھنے کے وقت آپکی اولاد میں حضرت سید امجد حسین
صاحب خطیب سلمہ اللہ تعالیٰ ایلچپور میں حیات ہیں راقم کے والد ماجد سے ملاقات
ہے ۔ ذات آپکی ملک برار میں بس غنیمت ہے ۔ نسب نامہ ۔ آپ کا یہ ہے ۔
سید امجد حسین خطیب بن حافظ سید اشرف بن سید محمد بن سید غلام حسین بن سید عبدالجبار
بن سید راجی بن سید محمد نعمت اللہ بن سید میراں بن حافظ سید عبدالجلیل بن سید
قمر الدین بن سید عبدالملک مثنیٰ قدس اسرارہم ۔ (تاریخ امجدی)

بیان اولاد حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

آپ امام ششم ائمہ اہلبیت سے ہیں ۔ اور فرزند حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے ہیں

کنیت آپکی ابو عبداللہ لقب صادق اور نام جعفر ہے۔ روز دوشنبہ اٹھارھویں ربیع الاول ۸۳
ہجری مدینہ شریفہ میں تولد ہوئے اور روز دوشنبہ پندرھویں رجب ۱۴۸ھ ہجری میں
زمانی بقیع میں مدفون ہیں صاحبزادے آپ کے یہ ہیں۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
حضرت اسمٰعیل اعرج حضرت شمس الدین اسحاق حضرت علی عریضی حضرت عبداللہ حضرت
یحییٰ المدنی حضرت محمد دیباج حضرت عبدالوہاب قدس اسرارہم۔ **تاریخ رحلت**

آنکہ او بود جعفر صادق	لقب او ست ثابت و واثق
فاضل و فضل زماں بودہ	کامل و اکمل جہاں بودہ
از رجب ماہ بود پانزدہم	یا ز شوال ماہ شانزدہم
آنکہ او بود خسرو دوراں	سال نقلش میر جاں برخواں
در بقیع است مرقد آں شاہ	رحمت حق براوست شام وپگاہ

حضرت سید شریف عبدالرحیم القناوی قدس سرہ صاحب مصر

سلسلہ جدیہ آپکا انساب نامہ مطبوعہ مصر میں یہ مرقوم ہے۔ سید شریف عبدالرحیم بن سید احمد
بن سید حجون بن سید احمد بن سید محمد بن سید جعفر بن سید اسماعیل بن سید جعفر زکی بن سید محمد
بن سید علی الحاوطی بن سید حسین بن سید محمد ماموں بن سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
عنہم۔ یہ بزرگ بڑے عالم کامل مشہور ہیں۔ مصر میں رہا کرتے تھے۔ صاحب کشف کرامات
اور تصانیف ہیں صدہا لوگوں نے آپ سے فیوضات ظاہری و باطنی اخذ کیا۔ آپکے
انوار فیوضات علوم تمام ملک عرب میں درخشاں ہیں ✦

حضرت علی احمد صابر چشتی قدس سرہ صاحب پیران کلیر

کنز الانساب میں شجرہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے سید علاء الدین علی احمد صابر بن سید علی
بن سید احمد حقانی بن سید سمیع الدین بن سید رفیع الدین بن سید محمود ربانی بن سید مرتضیٰ
بن سید محمد بن سید حسین بیابانی بن سید احمد بن سید حسن بن سید عمر بن سید اعز الدین

سید علی بن سید محمد المشہور بہ ماموں بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم
بڑے صاحب کرامات جامع شریعت و طریقت تھے حضرت خواجہ فریدالدین مسعود
گنج شکر کے مرید و خلیفہ ہیں۔ فقر میں مدارج بلند رکھتے تھے۔ آپکی طبیعت میں جلال بہت تھا
صابر کا خطاب پیر روشن ضمیر سے عنایت ہوا ہے اس خدمت پر کہ انہوں نے بارہ برس تک
باورچی خانہ کی خدمت کو انجام دیا مگر خود نے بے اجازت مرشد ایک لقمہ نہ کھایا۔ جب یہ
حال پیر پر روشن ہوا تو پیر نے صابر خطاب بخشا اور شیخ شمس الدین ترک پانی پتی آپکے خلفائے
کاملین سے ہیں۔ آپکے کشف و کرامات سے کئی کتابیں مرقوم ہیں۔ چنانچہ احوال آپکا راقم نے
تاریخ الاولیاء جلد دویم میں مرقوم کیا ہے۔ تیرھویں ربیع الاول ۶۹۰ھ ہجری میں بحالت سماع
رحلت فرمائی اور شہر پیران کلیر میں آپکا مرقد عالی ہے۔ **قطعۂ تاریخ رحلت**

بعشوقِ ازل گردید موصول	چوں آں عاشق علاوالدین صابر
بسالِ ارتحال آں شہ دیں	بگو صادق علاء الدین صابر

(من خزینۃ الاصفیا)

حضرت سید محمد غوث شطاری گوالیری قدس سرہ

سلسلۂ جدیہ آپکا کتاب سلسلۃ العرفا مصنفہ حامد شطاری میں یہ لکھا ہے حضرت سید محمد غوث
گوالیاری بن سید خطیر الدین بن خواجہ سید عبداللطیف بن سید معین الدین قتال بن خواجہ
خطیر الدین نیشاپوری بن خواجہ سید بایزید یاری بن خواجہ فریدالدین عطار بن خواجہ سید اصل
بن سید محمد مارق بن سید نجم الدین بن سید نصیر الدین بن سید نور اللہ بن سید ابوبکر علجی بن
سید عبداللہ بن سید اسماعیل بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم۔ آپ
مشاہیر کملائے عرفائے ہندوستان سے ہیں۔ مرید و خلیفہ حاجی حمید حضور کے تھے۔
سلسلۂ شطاریہ میں بس عالی مراتب تھے کئی برس قلعہ کالنجر میں ریاضت کشی میں مصروف
ہو کر دعوت اسمائے الٰہی کرتے رہے۔ آخرش برکت سے اذکار و اشغال کے متاع دنیوی
آپ کو بہت حاصل ہوا تھا شہرت جاہ و حشمت کی تمام ہند میں ہوگئی۔ شیر خاں آپ کا

معتقد تھا علوم ظاہری و باطنی میں کامل اور عالم عامل تھے سنہ ۹۴۲ ہجری میں علم ارشاد بلند
کا بلند کیا شیر خاں کی والدہ جو مرید آپکی تھی آپ سے اپنے حق میں بیٹے کی دعا چاہی برکت سے
آپکی دعا کی شیر خاں ہمایوں پر غالب آیا۔ شیر خاں کا شیر شاہ ہوا اور آخر عہد میں کسی سبب
سے فیما بین آپکے اور شیر شاہ کی رنجیدگی آئی۔ آپ جلا وطن ہو کر ملک گجرات کی طرف روانہ
ہوئے۔ مشہور ہے کہ اثنائے راہ میں فوج شاہی آپکی متعرّض ہوئی جب قریب تھا کہ آپکو
زحمت اور تکلیف پہنچائیں۔ آپ آگے چل نکلے گجرات احمد آباد میں آکر آپنے صدہا کو
فیض باطنی پہونچایا۔ جب اکبر بادشاہ ہندوستان پر قابض ہوا پھر آپ گجرات سے گوالیار کی
جانب آئے۔ بادشاہ سنہ ۹۴۵ ہجری میں آپکا مرید ہوا۔ جواہر خمسہ معراج نامہ وغیرہ آپکی تصانیف
سے مشہور ہے ۱۴۔ رمضان سنہ ۹۷۰ ہجری میں رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے۔ اور گوالیار میں
آپکا مزار ہے۔ **تاریخ رحلت**

سید اولیار محمد غوث	سند الاتقیا محمد غوث
آنکہ از حق خطاب اوشد غوث	قطب دنیا و دین محمد غوث
اہل شطار را ازو رونق	تا قیامت بلطف حضرت حق
کرد او را بلطف سبحانی	تربیت روح غوث جیلانی
مرشد معینش بعد امداد	ہست روح شہنشہ بغداد
رہنما شد بالتفات کمال	جانب دعوت جلال وجمال
مرشد چاردہ سلاسل دست	بہمہ راہ شیخ کامل اوست
اختر برج چرخ لم یزلی است	گوہر درج قلزم ازلی است
جدّ عالی او بہ نیشا پور	نعمت وفیض داد رونق ونور
عمدۂ آل مرتضیٰ و بتول	بود در دہر ذات او مقبول
از مہ صوم بود چار دہم	کہ گذشت از زمانہ غوث اُمم
سال نقلش بتعمیہ رضواں	غوثِ بے لوث زد رقم برخواں
مرقدش در گوالیار آمد	در دو عالم خداش یار آمد

ذات او بود محو ذات خدا	قدس بعد سرہ ابد

شطاریہ طریق کے بڑے بڑے اولیاء اللہ برہانپور تا تک خاندیس بیجاپور احمد آباد و ملک گجرات میں مشہور و معروف ہیں ۔ مخدوم زمان شطاریہ نسب نامہ ۔ اس بزرگ کی اولاد میں چند حضرات گوالیر اور بھوپال میں سکونت رکھتے ہیں سید فریدالدین نام ایک بزرگ بڑے صوفی صاحب کمال تھے ، محرم ۱۲۶۸ھ ہجری میں انکا انتقال ہوا بھوپال میں مدفون ہیں ۔ قطعہ تاریخ

مجمع فضل و کمالات فرید دوراں	ہادی اہل دلاں سید و طفور زماں
واقف نکتہ سربستہ جفر جامع	عالم و عامل اسرار حدیث و قرآن
معدن خلق اتم شاہ فریدالدین ہست	زیب سجادہ تقوی شہ اہل عرفاں
در محرم پس عاشورہ بروز ہفتم	ازجہاں کرد سفر سوے خیاباں جناں
فکر تاریخ رحلتش بدلم کرد حلول	مددے خواستم از رب معین یزداں
ہاتف غیب ندا داد لجباس حزیں	رحمت داور دادار برو باد بخواں

نسب نامہ آپکا سید محمد غوث گوالیری کو اس طرح پہونچتا ہے ۔ سید فریدالدین بن سید غفورالدین بن سید حمیدالدین بن سید وجیہہ الدین بن سید غلام علی اسداللہ ۔ بن سید جمال الدین بن سید دوست محمد بن سید محمد بن سید وجیہہ الدین بن سید عبداللہ بن سید محمد غوث گوالیری قدس اسرارہم ۔ اب انکے فرزند سید سراج الحسن صاحب سلمہ بھوپال میں تشریف رکھتے ہیں ۔ (منقول از نور چشم)

حضرت سخی سرور سلطان قدس سرہ صاحب کھرسی کوٹ

نسب نامہ آپکا کتاب تشریف الشرفا میں یہ مرقوم ہے ۔ سید احمد مشہور بسخی سرور سلطان بن سید زین العابدین بن سید عمر بن سید عبداللطیف بن سید بہاوالدین بن سید غیاث الدین بن سید صلاح الدین بن سید زین العابدین بن سید عیسیٰ بن سید صلح بن سید عبدالغنی بن سید جلیل بن سید خیرالدین بن سید ضیاءالدین بن سید داؤد بن سید عبدالجلیل موسی بن سید اسماعیل بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم آپ قدمائے مشائخین خطۂ ملتان سے ہیں ۔ آپکے والد عرب سے بسبب کسی تفرقہ کے ہندوستان میں آئے اور مقام کھرسی کوٹ علاقہ ملتان میں مقیم ہوئے سخی سرور سلطان وہیں تولد ہوئے ۔

بعد وفات پانے والد کے آپکی ولایت کا شہرہ ہوا- اور لوگ خدمت میں حاضر ہونے لگے تو برادران خالہ زاد کو جنکے ساتھ یہ نصف گاؤں کے مالک تھے حسد پیدا ہوا اور طرح طرح کی ایذادہی کے درپے ہوئے - اس واسطے حضرت نے وہاں سے ہجرت کی اور بغداد جاکر حضرت سیدنا غوث الاعظم اور شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی وغیرہ کئی بزرگوں سے فیض باطنی اخذ کیا اور پھر وہاں سے پنجاب میں تشریف لائے اور مقام دھونکل میں چندروز رہکر پھر کہری کوٹ کی جانب آئے- اور سکونت اختیار کی- خالہ زاد بھائیوں کو انکی بزرگی دیکھکر زیادہ حسد بڑھا- حضرت کو مع لواحقین ۵۶۶ھ ہجری میں شہید کیا- مزار آپ کا کہری کوٹ میں مشہور ہے- **تاریخ وفات**

سید و سرور سخی احمد	بود در ملک سرور والی	(خزینۃ الاصفیا)
رفت چون از جہاں بخلد بریں	شد زمیں از وجود او خالی	
سال تاریخ وصل آں سرور	گفت سرور کہ سرورِ عالی	

حضرت سید احمد اکبر آبادی قدس سرہ

سلسلہ جدیہ آپکا کتاب مخبر الواصلین میں یہ مرقوم ہے- سید احمد بن سید حسن بن سید قطب الدین بن سید عبداللہ بن سید میر محمود ترمذی بن سید حامد بن سید محمد بن سید میر احمد بن سید عصام الدین بن سید حسام الدین بن سید فقیہہ الدین بن سید وجیہہ الدین بن سید ابو علی بن سید محسن بن میر حسن بن سید حسین بن سید میر ابوالحسن بن سید ابوالخیر بن سید محی الدین بن سید جعفر بن سید ابراہیم بن سید علی بن سید محمد بن سید محمد اسمعیل بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم- یہ بزرگ بڑے عالم کامل صاحب ولایت تھے جد آپکی ترمذی اور مولد آپکا سیالکوٹ اور مسکن اکبر آباد تھا- آفتاب سپہر معرفت صاحب زہد وتقویٰ عارف باللہ تھے- آپکی ذات سے ہزارہا آدمیوں نے فیض ظاہری و باطنی پایا ہے ۲۵ ذی الحجہ ۱۰۶۲ھ ہجری میں آپنے رحلت فرمائی اور اکبر آباد میں مدفون ہیں + **تاریخ وفات**

بشنو از من ثنائے عمدۂ دیں	کہ شاش نہ در زماں و زمیں
سرو بستان احمد مختار	گل گلزار حیدرِ کرار
دل پُر نور او بعلم و کمال	دست پُر فیض او بہ برّ و نوال
بست و پنجم زماہ ذی الحجہ بود	کہ بیوم الخمیس نقل نمود
شد رقم سال نقل آں سیّد	آب و رونق بخلد از احمد
مرقد او باکبر آباد است	در جناں روحش از خدا شاد است

[illegible]

حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ صاحب کچھوچھہ

نسب نامہ آپکا کنز الانساب میں یہ تحریر ہے۔ سید سلطان اشرف جہانگیر بن سید شاہ ابراہیم بن سید عماد الدین نوربخش بن سید ظہیر الدین بن سید تاج الدین بن سید علی بن سید محمد بن سید کمال الدین بن سید مبارز الدین بن سید جمال الدین بن سید عبد اللہ بن سید حسین بن سید احمد بن سید حمزہ بن سید علی اکبر بن سید موسیٰ بن سید اسماعیل بن سید ابو الحسن محمد بن سید اسماعیل اعرج بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر سادات کرام و اولیائے عظام سے ہیں۔ والد آپکے سلطان ابراہیم سمنان کے بادشاہ تھے۔ کہتے ہیں کہ میر سید اشرف ولی مادر زاد ہفت سالہ میں آپنے قرآن کو حفظ کیا اور چودہ برس کی عمر میں جمیع علوم ظاہری کو سیکھا۔ جب والد نے آپکے وفات پائی ارکان دولت و سلطنت نے تخت سلطنت پر سمنان کے آپکو بٹھا دیا لیکن آپ دنیوی حشمت سے متنفر تھے۔ ایکبار خضر علیہ السلام سے ملاقات کی باشارہ خضر علیہ السلام اپنے تخت سلطنت کو چھوڑ دیا اور تخت سلطنت پر اپنے بھائی سید محمود کو بٹھا دیا۔ اور ہند کی جانب روانہ ہوئے۔ حضرت علاء الدین بنگالی کے مرید و خلیفہ ہوئے۔ اور پیر نے آپکو صاحب ولایت جونپور پر مامور کر دیا۔ آپکے قدوم سے اس دیار میں اسلام نے خوب رونق پائی۔ چنانچہ بابا کمال جوگی وغیرہ نے آپکے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اکثر بزرگان وقت حضرت شاہ بدیع الدین مدار و شیخ عبد الرزاق کاشی و خواجہ بہاء الدین نقشبند وغیرہ سے ملاقات کی اور ان سے

فیض باطنیہ حاصل کیا۔ اور میر سید علی ہمدانی کے ہمراہ دنیا کی سیر کی اور سید محمد حسینی گیسو دراز سے دکن جاکر فیض حاصل کیا۔ چنانچہ لطائف اشرفی میں تحریر ہے کہ چار سو اولیائے کامل سے اپنا فیض اخذ کیا۔ اور بنارس میں آکر ایک بت سنگین کو زندہ کر دیا۔ چنانچہ اس کرامت سے ہزارہا ہنود نے اسلام قبول کیا ۲۸۔ ماہ محرم ۸۰۸ ہجری سلطان ابراہیم کے زمان سلطنت میں رحلت فرمائی اور مزار آپکا روح آباد عرف کچھوچھہ میں ہے۔ اس بزرگ کی اولاد میں ملک دکن میں قاضی میر احمد علی صاحب مالی گاؤں۔ ضلع ناسک میں سکونت رکھتے ہیں جنکا نسب نامہ یہ ہے۔ نسب نامہ قاضی میر احمد علی بن میر یوسف بن میر حیدر۔ بن میر یوسف بن سید یعقوب بن سید غلام حسین بن سید ارزانی خلد مکانی بن سید یوسف بن سید ولی بن سید محمود بن سید عبدالکریم بن سید پیارے بن سید درویش بن سید ارزانی بن سید مخدوم بن سید اسد الدین بن سید مخدوم بن سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس اسرارہم سالک ہے کہ دھندوقہ ملک گجرات اور قصبہ نظام آباد سرکار جونپور میں بھی اس بزرگ کی اولاد موجود ہے

حضرت سید عثمان لعل شاہباز قلندر قدس سرہٗ صاحب سیوہان سندھ

سلسلۂ جدیہ آپکا کتاب سلسلۃ السادات میں یہ مرقوم ہے۔ لعل شاہباز قلندر سید عثمان سیوہانی بن سید حسن کبیر الدین بن سید شمس الدین بن سید صلاح الدین بن سید شاہ۔ بن سید خالد بن سید محب۔ بن سید مشتاق بن سید نور الدین۔ بن سید اسماعیل بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم آپ صاحب کمالات ظاہری و باطنی تھے کرامات و خوارق عادات بے اختیار آپ سے سرزد ہوئے۔ اصل آپکی ملک سندھ سے ہے آپ کبرائے سادات کرام سے ہیں نام آپکا سید عثمان مرید و خلیفہ حضرت شیخ الاسلام بہاوالدین زکریا ملتانی کے ہیں۔ جذبہ اور مستی آپکے مزاج پر غالب تھی اکثر اوقات مستی کی حالت میں دو دو مہینے جنگل میں پھرتے تھے۔ اور خطاب شہباز کا آپ کو پیر سے عنایت ہوا ہے اور بسبب ہونے طریقہ ملامتیہ کے آپ قلندر کے نام سے ملقب ہوئے ہزارہا مخلوق آپکی ذات سے فیضیاب ہوئی۔ اور حضرت شیخ جمال مجرد سے بھی آپکو نعمت ملی ہے۔ چنانچہ تاریخ الاولیا جلد دوم میں آپکا حال مندرج ہوا ہے

۲۰ شعبان ۷۲۴ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور مزار آپکا سیوہان ملک سندھ میں ہے قطعہ تاریخ وفات

شاہبازِ نشیمن لاہوت	شاہ اورنگ خطۂ ملکوت	(ریاض الاولیا)
اہل دل عارف معارف حق	صاحب وجد وتارک مطلق	
شاہ عثمان شاہباز لقب	اشرف الذات ہم شریف نسب	
بحر عرفاں کنوز دانائی -	مہر ایقان چراغ بینائی	
مست خمخانۂ محبت شوق	بلبل گلستاں عالم ذوق	
صاحب حال وکامل ابدال	محرم خلوت حریم وصال	
در سنہ ہفصد و بست وچہار	بست شعبان بود فصل بہار	
چند از روضہ اش بسیوستاں	عطر افزا چو روضۂ رضواں	
فیض افزائے گنبد پر نور	چوں جہانے ز چشمۂ کافور	
خاک آں آستاں قبلہ نشاں	سرمۂ بینش عیون شہاں	

حضرت شاہ کریم اللہ مکی قدس سرہٗ

سلسلۂ جدیہ آپکا کتاب تذکرۃ المشائخ میں یہ مرقوم ہے - شاہ کریم اللہ حسینی مکی بن سید عبد السلام بن سید محمد بن سید نور محمد بن سید امان اللہ بن سید عبد الکبیر بن سید حسین بن سید حمزہ بن سید ابی بکر بن سید اہدل بن سید عبد الملک بن سید سلیمان بن سید موسیٰ بن سید عبد الجلیل بن سید عبد الرحمن بن سید عبد اللہ بن سید محمد بن اسماعیل بن سیدنا امام جعفر صادق قدس اسرارہم - آپ کبرائے مشائخین کاملین سے ہیں - مکہ معظمہ سے اپنے ہجرت کرکے دکن کی طرف واسطے ارشاد خلایق کے تشریف لائے امتیاز گڑھ عرف ادھونی میں سکونت اختیار کی بادشاہان وقت سے آپکے اخراجات خانقاہ کے لئے جاگیر انعام عطا ہوئی ہے - چنانچہ آجتک آپکی اولاد میں جاری ہے - اور اُسی گاؤں میں سکونت پذیر ہے - سنہ وفات آپکی معلوم نہیں + (من تذکرہ اولیائے دکن)

نسب نامہ حضرت سید شاہ ابو الحسن - نسب آپکا لوح محفوظ شرح حزب البحر

مطبوعہ میں یہ تحریر ہے۔ سید شاہ ابوالحسن بن سید بہادر علی بن سید محمد واصل بن سید نعمت اللہ
بن سید عبداللہ بن قاضی احمد بن قاضی مبارک بن قاضی محمود بن قاضی اسمٰعیل بن قاضی سید حسین
بن قاضی ابوالحسن بن سید فیض اللہ بن سید داؤد بن سید محمد باقر بن سید جعفر بن سید جنید
بن سید مبارک بن سید محمود بن سید احمد بن سید اسماعیل بن سید محمد بن سید جلال الدین
بن سید جمال الدین بن سید بہاؤالدین بن سید رکن الدین بن سید بدرالدین بن سید نورالدین
بن سید قمرالدین بن سید رکن الدین بن سید حسن بن سید درویش بن سید محمد بن سید
قطب الدین بن سید جہانگیر بن سید باقر بن سید عالم بن سید فتح اللہ بن سید محمد بن سید جنید
بن سید بدرالدین بن سید شمس الدین بن سید حسین بن سید مبارک بن سید نصیرالدین
بن سید محمد بن سید کمال الدین بن سید ابوالفتح بن سید احمد بن سید ظہیرالدین بن محمد یوسف
بن سیف الدین بن سید حسین بن جعفر علی بن ماموں دیباج بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر سادات عظام سے ہیں۔ موضع حاجی چک ضلع گیا میں رہتے تھے۔
مزار آپکا وہیں ہے۔ انکے فرزند مولوی محمد محفوظ الحق عظیم آبادی سلمہ وہیں سکونت رکھتے ہیں۔
اور اپنے بزرگوں کے طریقہ کو اختیار رکھتے ہیں +

حضرت سید محمد عیدروس قدس سرہ صاحب سورت

سلسلہ جدیہ آپکا کتاب سیرالاولیا میں یہ تحریر ہے حضرت سید محمد عیدروس بن سید عبداللہ
بن سید شیخ بن سید عبداللہ بن سید شیخ بن سید عبداللہ عیدروس قبر در حضرموت بن
سید ابوبکر سکران بن سید عبدالرحمن سقاف بن سید محمد بن سید علی بن سید علوی بن سید محمد
نقیہہ المقدم بن سید علی بن سید محمد بن سید علی بن سید علوی بن سید محمد بن سید علوی
بن سید عبداللہ بن سید احمد مہاجر بن سید عیسیٰ بن سید محمد نقیب الاشراف بن حضرت
علی العریضی بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم۔ آپ بڑے بزرگ عالم ربانی
تھے آپکا خطاب شمس الشموس ہے۔ آپکے والد سید الکبیر الشریف شیخ عبداللہ عیدروس مرید و
خلیفہ امام العصر شہاب الدین احمد بن محمد السہمی کے ہیں۔ ان سے فیوضات ظاہری و باطنی

رفتے ۔ چنانچہ کتاب المشرع المروی فی مناقب آل باعلوی میں آپکا حال بہت مندرج ہے ۔
۹۵۰ سنہ ہجری میں بلاد گجرات میں تشریف لائے سلطان محمود بادشاہ والی گجرات آپ کا
معتقد ہوا بعد ۹۶۲ سنہ ہجری میں ازراہ بحر مع شہر سورت میں تشریف لائے اُس وقت تمام
ہندوستان کے مسلمان حج کے جانے کے واسطے فقط بندر مبارک سورت میں آتے اور یہاں سے
جہاز پر سوار ہوکر عربستان کو جاتے تھے ۔ مگر دریا کا طوفان اور راہ پُر خطر اہل فرنگ قوم فرانس
و پرتگیز و انگلش کے باہم محاربات شور و فساد جاری تھے ۔ آپ کو بشارت انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دی کہ سورت میں رہیں اور توجہ باطنی سے اہل جہاز و حجاج کی سلامتی کے لئے
امداد کریں اور قطب الزماں سید محمد العیدروس صاحب العدن بھی اسی کام پر مامور ہوئے تھے بلکہ
اب تک اہل جہازات آپکے خرق عادات معلوم کرتے ہیں ۔ اور طوفان کے وقت آپکی امداد سے سلامتی
و نجات پاتے ہیں ۔ آپکے فرزند چار تھے ۔ چاروں ہی عالم فاضل ولی کامل ہوئے ہیں ۔ اور ہر ایک
کو ایک لقب خاص عنایت ہوا ہے ۔ سید عبداللہ العیدروس محی النفوس سید احمد مجلی کل بوس
سید مصطفےٰ تریاق المجرب اور سید محمد شمس الشموس یہ سورت میں آسودہ ہیں ۔ کتاب عقد العروس
فی مناقب عیدروس میں آپکے خاندان کا حال مفصلاً تحریر ہے ۔ آپکے خاندان سے اکثر علماء و فضلا
سورت و بیجاپور و احمد آباد گجرات میں بادشاہوں کے زمانہ میں تھے ۔ اور اُنکے مزارات
اُنہیں شہروں میں مشہور و موجود ہیں ۔ بلکہ بادشاہوں کی جانب سے اُنہیں عطایائے سلطانی
مقرر ہیں ۔ غرض سید محمد شمس الشموس ۱۲ ۔ ربیع الاول ۱۰۲۵ سنہ ہجری میں رحلت فرمائی ۔
اور سورت میں مدفون ہیں ✦ نسب نامہ اس خاندان میں حضرت سید شاہ ابوالحسن
قادری بیجاپوری پیرزادہ بمبئی میں سکونت رکھتے تھے جو سنہ ۱۲ ھ ۱۸ ماہ رجب کو رحلت
فرما ہوئے ۔ اور بمبئی میں دریا کے کنارے جدید سوناپور میں مدفون ہیں ✦ اُن کا نسب نامہ
یہ ہے ۔ سید شاہ ابوالحسن باشیبان بن سید احمد باشیبان بن سید عبدالقادر بن سید عبدالوہاب
بن سید عبدالرزاق بن سید عبدالرحمن بن سید عمر باشیبان مدفن بلگاؤں بن سید عبداللہ
بن سید عمر بن سید محمد بن سید احمد بن سید ابوبکر بن سید اسداللہ محمد بن سید حسن بن
سید علی فقیہ مقدم بن سید محمد ملقب بالفقیہ المقدم بن سید علی بن سید محمد مرباط بن

بن سید علی بن سید عبد اللہ بن سید احمد بن سید عیسیٰ بن سید محمد بن سید علی العریضی بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم ؁

حضرت سید یعقوب حسینی چشتی قدس سرہ صاحب احمد آباد

سلسلۂ جدیہ آپکا ملفوظ قادریہ اہل گجرات میں یہ تحریر لکھا ہے۔ حضرت سید یعقوب بن سید محمود عرف اخوند میر بن سید بڈہ بن سید یعقوب چشتی نہروالی بن سید محمود بن سید کبیر عرف سید شادی بن سید محمد بن سید علی بن سید محمد بن سید احمد بن سید علی بن سید محمد صاحب المرباط بن سید علی بن سید علوی بن سید محمد بن سید علوی بن سید عبد اللہ بن سید احمد بن سید عیسی بن سید محمد بن سید علی العریضی بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر کبرائے مشائخین چشتیہ گجرات سے ہیں۔ عالم فاضل ولی کامل جامع تصرفات ظاہری و باطنی تھے مشائخین ہمعصر میں سے الوالعزم اور اکثر بزرگان کبار مثل حضرت شاہ کبیر الدین قادری احمد آبادی و حضرت شاہ وجیہہ الدین گجراتی سے نعمت باطنیہ کو اخذ کیا۔ اور اپنے والد خوند میر سے خلافت سلسلہ چشتیہ کی حاصل کی اور مسند ارشاد و ہدایت کو خوب زیب و زینت بخشی وفات آپکی ۹۲۰ھ ہجری میں واقع ہوئی قبر آپکی احمد آباد میں ہے۔ شیخ ابدی آپکی رحلت کی تاریخ ہے ؂ **تاریخ رحلت**

زبدۂ اولیائے اہل قلوب	نام مشہور سید یعقوب
فیض بردہ ز خاندان چشت	یافتہ جائے در مکان بہشت
بود بے شبہہ آن ولی کامل	صاحب زہد عالم و فاضل
نہصد و بست و ہفت رحلت کرد	رفت و منزل بسوئے جنت کرد
مرقد او باحمد آباد است	دل مردم زفیض او شاد است

حضرت سید علوی بردم قدس سرہ

نسب نامہ آپکا تذکرۃ المشائخ میں یہ مرقوم ہے سید علوی بردم بن سید عبد اللہ بردم

بن سید احمد بردم بن سید حسن بردم بن سید محمد بردم بن سید احمد بردم بن سید حسن بردم الذی ہو الملقب بروم دفن الی بعض بنادر حضرموت یسمی بردم بن سید محمد بن سید علوی بن سید عبداللہ بن سید علی بن سید عبداللہ باعلوی بن سید علوی بن سید محمد المشتہر بالفقیہ المقدم بن سید علی بن شیخ الکبیر سید محمد المشہور بصاحب مرباط بن سید علی المشہور بآل علوی بن سید عبداللہ بن سید احمد المہاجر الی اللہ بن سید عیسیٰ بن سید محمد بن سید علی العریضی بن سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم آپ کملائے مشائخین بیجاپورسے ہیں۔ بڑے عالم اور عامل کامل تھے۔ آپ مع والد ماجد حضرموت تریم سے سلطنت عادل شاہیہ میں بیجاپور کو تشریف لائے اور سکونت کی چند سال کے بعد سید عبداللہ بردم پندرہ شعبان ۱۰۱۵ھ ہجری کو انتقال فرمایا اور بیجاپور میں آسودہ ہیں۔ غرض سید علوی بردم نے اپنے والد کی وفات کے بعد مسند مشیخت کو زینت دی ہزارہا لوگ آپکی خدمت بابرکت سے مستفیض ہوئے۔ ۱۰۴۵ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور بیجاپور میں مدفون ہیں +

حضرت سید احمد نظیر تریمی قدس سرہٗ

سلسلہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے سید احمد نظیر تریمی بن سید علی ابن سید محمد و ہو صاحب نظیر بن سید عبداللہ بن سید عمر السہجیہ بن سید عبدالرحمن بن سید احمد بن سید علوی بن سید احمد بن سید عبدالرحمن بن سید علوی بن سید محمد المرباط بن سید علی و ہو المشہور عند آل حضرموت بخالع قسم قدس اسرارہم۔ آپ اکابر سادات و مشائخ کاملین دکن سے ہیں۔ عالم کامل صاحب زہد و تقویٰ تھے۔ حضرموت سے محمد عادل شاہ کے زمان سلطنت میں بیجاپور آئے اور وہاں سکونت کی ہزارہا طلبا آپکے مدرسے سے فیضیاب ہوئے۔ ۱۰۵۹ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور بیجاپور میں بیرون حصار مدفون ہیں +

حضرت سید زین متقبل قدس سرہٗ

سلسلہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے۔ سید زین متقبل بن سید عبداللہ باعلوی بن سید احمد بن

سید عبدالرحمن بن سید احمد بن سید علوی بالامبان بن سید عبداللہ بن سید علوی بن سید محمد المشہور بمولی الدولہ بن سید علی بن سید علوی بن سید محمد المخاطب بالفقیہ المقدم قدس اسرارہم آپ زمرۂ سادات عرب اور مشاہیر بزرگان دکن سے ہیں۔ صاحب دعوات عالیہ رجات تھے۔ آپ حضرموت تریم سے سلطان محمد عادل شاہ کے زمانہ میں بیجاپور آئے اور اپنے قدوم سے ملک دکن کو فیض بخشا بشنبہ ۲۵۔ ربیع الاول کو رحلت فرمائی۔ اور بیجاپور میں مدفون ہیں ۔ (من روضتہ الاولیا)

حضرت سید ابوبکر بالفقیہ قدس سرہ

نسب نامہ آپکا تذکرۃ المشایخ میں یوں مرقوم ہے۔ سید ابوبکر بالفقیہ بن سید حسین بن سید عبدالرحمن بن سید فقیہ محمد ثانی بن سید عبدالرحمن اشقع بن سید عبداللہ بن سید احمد بن سید علوی بن سید محمد بن سید فقیہ الاحمد بن سید فقیہ المقدم العارف باللہ محمد وہو متصل نسباً بوسیلۃ الاسمار المسلسلۃ المذکورۃ الاولی الی حضرت سید نا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ آپ مشاہیر علمائے کبار اور سادات عالی وقار سے ہیں۔ زمان سلطنت عادل شاہیہ میں آپ بیجاپور تشریف لائے اور سکونت کی علوم ظاہری و باطنی میں آپ کو کمال تھا۔ ہزارہا لوگ آپ سے فیض یافتہ ہیں۔ ۲۲۔ شعبان سنہ نامعلوم اور محلہ دریہ متصل آثار محل بیجاپور میں آسودہ ہیں ۔ (من روضتہ الاولیا) کہتے ہیں کہ زمان عادلشاہیہ میں اکثر خاندان بزرگان سادات عرب حضرموت باعلوی آل حامد آل خلیفہ ال باشیبان آل نظیر آل سہل آل سقاف آل اقبل بالفقیہ وغیرہ بیجاپور میں آکر متیم ہوئے جنکی اولاد آجتک وہاں سکونت رکھتی ہے

حضرت سید جعفر سقاف قدس سرہ

نسب نامہ آپکا کتب روضتہ الاولیا میں اس طرح مرقوم ہے۔ حضرت سید جعفر سقاف بن سید عبداللہ بن سید احمد بن سید حسین الہش بن سید علی نکی بن سید حسین بن سید عبدالرحمن سقاف بن سید محمد مولی الدویلہ بن سید علی بن سید محمد المرباط بن سید علی المشہور عنتل حضرموت

بنا ع تسم بن سید علوی بن سید محمد بن سید علوی الشہیر اولادہ باآل علوی بن سید عبد اللہ بن سید احمد المہاجر الی اللہ بن سید عیسیٰ بن سید محمد بن سید علی العریضی بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم - آپ اکابر سادات عرب ومشاہیر بزرگواران بیجاپور سے ہیں صاحب شریعت وطریقت وصلاح وتقویٰ تھے تصرفات وخوارق عادات ازحد آپ سے ظاہر ہوئے - اور عہد سلطنت میں سلطان محمد عادل شاہ بیجاپور کے بلدہ حضرموت سے بیجاپور تشریف لائے اور شہر بیجاپور کہ اُس وقت مرجع علماء وفضلا ہو رہا تھا آپ نے بڑا اعزاز واکرام پایا اور صدہا لوگوں نے آپکے قدم سے فیض حاصل کیا - بیسویں ذیقعدہ ۱۰۶۰ھ ہجری میں وفات پائی - اور نوباغ بیجاپور میں آسودہ ہیں ✚

حضرت سید شاہ عبد الرزاق قدس سرہ صاحب بانسہ

سلسلہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے - حضرت سید شاہ عبد الرزاق بانسوی بن میر عبد الرحیم - بن میر یٰسین بن شاہ عالم بن شاہ طٰہٰ بن میر داؤد بن سید عبد الرحیم بن سید میر داؤد بن میر زید بن سید نظام الدین بن سید مرتضیٰ بن میر داؤد بن سید حسن بن سید حسین بن سید مبارک بن سید حمزہ بن میر ابو القاسم بن شاہ کلال بن سید شاہ مبارز بن سید میر داؤد بن سید شاہ نجم الدین بن سید محمد باقر بن سید شاہ حمزہ بن سید عبد الوہاب بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم یہ بزرگ بڑے صاحب کمال عالم فاضل صاحب تصرفات ظاہری و باطنی تھے صدہا مرید آپکے ہندوستان کی سرزمین میں فیض یافتہ ہیں چنانچہ حالات آپکے بڑی شرح و بسط کے ساتھ ملفوظ رزاقیہ میں مرقوم ہیں - وفات آپکی چار شنبہ ۵ ماہ شوال ۱۱۳۶ھ ہجری میں واقع ہوئی اور مزار آپکا بانسہ میں مشہور ومعروف ہے ✚

حضرت سید محمد مدنی قدس سرہ صاحب منجھر

نسب نامہ آپکا یہ مسطور ہے - سید محمد مدنی بن سید ابو طالب بن سید قاسم بن سید حسین بن سید اسحاق بن سید جعفر مدنی بن سید مرتضیٰ بن سید نور اللہ بن سید جمال اللہ بن

سید عبداللہ بن سید حسام اللہ بن سید حسین بن سید صفی بن سید عباس بن سید احمد بن سید باقر بن سید نصیر الدین بن سید شمس الدین اسحاق بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم - یہ بزرگ سادات عظام سے ہیں - عالم علوم ظاہری و باطنی تھے - مدینہ طیبہ سے ہندوستان کی جانب آئے اور سنپر میں سکونت کی حاکم وقت نے آپکی بزرگی کی اور آپ کے اخراجات کے لئے انعام و وظائف مقرر کئے ۹۰۱ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور سنپر میں آسودہ ہیں + نسب نامہ - اس بزرگ کی اولاد میں قاضی میر بجن علی صاحب مرحوم ناسک میں سکونت رکھتے ہیں - ۱۳۰۰ھ ہجری میں انتقال فرمایا ناسک میں مدفون ہیں نسب نامہ اُنکا یہ ہے - قاضی میر بجن علی صاحب بن میر احمد علی بن سید حسین بن سید صادق بن سید جعفر بن سید حسین بن سید قاسم بن سید محمد مدنی قدس اسرارہم - اور اس خاندان کے دوسرے حضرات احمد نگر - سنپر - بمبئی وغیرہ میں سکونت رکھتے ہیں +

بیان اولاد حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

آپ امام ہفتم ایمہ اہلبیت سے ہیں - کنیت آپکی ابو ابراہیم و ابوالحسن اور لقب کاظم ہے - حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں - روز یکشنبہ ھ ہجری مقام ابوا میان مابین مکہ مدینہ تولد ہوئے - اور روز دوشنبہ رجب ھ ہجری کو بعمر ۵۵ پچپن سال کے جس ہارون رشید میں رحلت فرمائی - اور مدینۃ السلام مقابرہ خریش بغداد میں مدفون ہوئے - صاحبزادے آپکے یہ ہیں - حضرت سیدنا امام علی موسیٰ رضا رضی - حضرت ادریس - حضرت ابراہیم - حضرت اسماعیل - حضرت سید ہارون - حضرت سید حسن حضرت سید عبداللہ - حضرت سید عبید اللہ - حضرت سید یونس - حضرت علی ثانی - حضرت سید یحییٰ - حضرت سید جعفر - حضرت سید زید - حضرت سید اسحاق - حضرت سید حسن غالب - حضرت سید حمزہ حضرت سید موسیٰ + تاریخ رحلت

آنکہ موسیٰ کاظمش نام است ـــ قدوۂ روزگار ایام است
ذات او را کلیم ثانی داں ـــ در خرف بہ چو عقل اول خواں

روز جمعہ امام نقل نمود	از رجب ماہ بست و پنجم بود
ملک العرش در خلد بریں	سال نقلش بگفت عمدۂ دیں
مرقد آں امام در بغداد	ہست بے شبہہ اے بلند نژاد

حضرت خواجہ خواجگاں خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ صاحب اجمیر شریف

نسب نامہ آپکا حضرت شاہ ضیاء اللہ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے جمع کردہ نسب نامہ کلاں مطبوعہ لاہور میں یہ لکھا ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی بن خواجہ غیاث الدین حسن سنجری بن خواجہ کمال الدین طاہر بن خواجہ عبدالعزیز مظہر بن خواجہ سید ابراہیم بن خواجہ سید اسمٰعیل بن سید ادریس بن سید نا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر عظمائے اولیائے کبرائے مشائخین چشتیہ سے ہیں۔ امام شریعت وطریقت پیشوائے معرفت وحقیقت صاحب تصرفات ظاہری و باطنی ہیں۔ کرامات اور ریاضت میں معروف ولایت میں موصوف شان عظیم اور درجۂ عالی رکھتے۔ خرقۂ فقر وارادت کو حضرت سلطان الکاملین حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے حاصل کیا۔ ہندوستان کے مشائخین میں قاسم ولایت اور امام الطریق آپ کی ذات ہے۔ آپکے قدوم کی برکت سے ہندوستان میں آفتاب اسلام کا چمکا اور اسی سبب ہندالولی عطائے رسول آپ کو خطاب ملا۔ سید غیاث الدین والد آپکے عراق میں آسودہ ہیں۔ مولد شریف آپکا بلدہ صفہان اور خراسان میں نشو ونما پائی سمرقند میں علم ظاہری کو بزرگان وقت سے حاصل کیا اور بعد تحصیل علوم کی۔ قصبہ ہارون کی جانب آئے اور خدمت میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی کی خرقۂ خلافت فقر کو حاصل کیا اور قصبہ سنجان میں حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ سے فیض کبرویہ اخذ کیا اور حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی سے بغداد میں آکر فیض قادریہ اخذ کیے اور اکثر بزرگان عصر سے فیض حاصل کرتے ہوئے ہندستان کی جانب آئے اور بحکم حق سبحانہ تعالیٰ ہند کے ملک پر مامور ہوئے آپکا فیض ظاہری باطنی آجتک ملک ہند میں بکثرت جاری ہے۔ آپکے سلسلہ میں بڑے بڑے اولیا صاحب تصرفات ظاہری و باطنی ہوئے۔ جن کے جابجا فیوضات جاری ہیں۔ تمام ہندو دکن و گجرات میں

دین اسلام نے آپکے سلسلہ کے بزرگوں سے بڑی رونق پائی - چنانچہ راقم نے اکثر بندگان چشتیہ کا حال جو دکن و گجرات میں مشہور ہیں ۔ مفصلاً تاریخ الاولیا - جلد دویم و جلد سوم میں تحریر کیا ہے روز دوشنبہ چھٹی رجب ۶۳۳ھ ہجری میں سلطان شمس الدین التمش کے زمان سلطنت میں آپنے رحلت فرمائی عالم بقا ہوے - روضہ آپکا دار الخیر اجمیر میں زیارت گاہ عالمیاں ہے قطعہ تاریخ وفات

فیض بخش جہاں بعلم ویقیں	خواجہ حق نما معین الدیں
رونق خاندان چشت از وست	زینت روضۂ بہشت از وست
سنجری چشتی است آں فیاض	ہادی و مہدی است آں مرتاض
آفتاب ممالک ہند است	نور شمع سالک ہند است
جمعہ و ششم رجب بودہ	کز جہاں خواجہ نقل فرمودہ
نود و ہفت سال عمرش بود	کانزماں نقل از جہاں فرمود
سال نقلش بعزت و تمکیں	کو سراج جہاں معین الدیں
روضۂ پاک اوست در اجمیر	زائرش جن و انس اندر و شیر

حضرت سید ابو تراب المشہور شاہ گدا حسینی شطاری قدس سرہ

سلسلہ جدیہ آپکا مفتی غلام سرور مرحوم لاہوری نے حدیقۃ الاولیا میں یہ لکھا ہے - سید ابو تراب شطاری بن سید نجم الدین بن سید شمس الدین بن سید اسد الدین بن سید زین الدین بن سید یونس بن سید عبد الوہاب بن سید عبد الہادی بن سید ابو البرکات بن سید انور بن سید عبد اللطیف بن سید محمد شریف بن سید ابو المظفر بن سید عبد الباقی بن سید ابو الحسن بن سید عبد العزیز بن سید عبد اللہ بن سید محمد امین بن سید قدرت اللہ بن سید موسیٰ بن سید مسعود بن سید صادق بن سید احمد بن سید باقر بن سید حسن بن سید زید بن سید جعفر بن سید محمود بن سید ہارون بن سید تا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم - یہ بزرگ شیراز سے ہندوستان میں آئے اور شاہ وجیہ الدین گجراتی الملقب باستاد البشر کی خدمت میں خرقہ ارادت و خلافت شطاریہ کو حاصل کیا بڑے صاحب برکت و فیض تھے - اور اکثر بندگان وقت

فیض اٰلمن اور نعمت خلافت جمیع سلاسل کی حاصل کیں۔ اور شہر لاہور میں علم ارشاد و ہدایت کو بلند کرکے صدہا کو فیض پہونچایا۔ چودھویں شوال ۱۰۸۱ھ ہجری میں رحلت فرما کے عالم بقا ہوئے۔ مرقد مبارک لاہور میں ہے۔ **تاریخ رحلت**

سید بوتراب شاہ و گدا	بود بے شبہہ و شک حبیب اللہ
صاحب مظہر کرامات است	منبع فیض و خرق عادات است
شد مرید از وجیہہ شطاری	فیض او بود ہر طرف جاری
چاردہ بود از مہ شوال	رفتہ زیں دار محن و رنج و ملال
سال تاریخ نقل آں شہ دیں	زد رقم صاحب بہشت بریں
شہر لاہور زو منور شد	روح ہر انس و جن معطر شد

(۱۰۸۱ھ)

حضرت سید میرک میر قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا کتاب فتوحات قادریہ میں یوں مرقوم ہے۔ سید میرک میر بن میر شمس الدین اندرابی بن میر سید ابراہیم بن سید احمد بن سید محمود بن شمس الدین بن شرف الدین۔ بن سید جلال الدین بن سید عبدالمطلب بن سید ابراہیم بن سید ابوالحارث بن سید ابوالقاسم بن سید حسن بن سید سلم بن سید ابوعلی محمد بن سید اکبر بن سید عبداللہ غالب بن سید علی اکبر مجذوب بن سید عبداللہ بن سید ابوالحسن علی بن سید عبداللہ۔ بن سید حسین اصغر بن سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر سادات عظام اور اولیائے کرام کشمیر سے ہیں۔ سید شاہ نعمت اللہ قادری کے مرید و خلیفہ تھے۔ جب آپکے والد کا انتقال ہوا آپ صغیر سنی میں تھے۔ اور خضر علیہ السلام سے تعلیم پائی۔ تحصیل علم ظاہری کو حاصل کیا طاعت اور عبادت میں ہمیشہ مشغول رہتے۔ والد آپکے میر شمس الدین شہر اندراب سے سلطان سکندر بت شکن کے حکومت میں کشمیر کو آئے۔ اور بادشاہ نے آپکے لئے خانقاہ وغیرہ تعمیر کرائی اور وجہ معاش انعام وغیرہ صرف خانقاہ کے لئے مقرر کردیا۔ حضرت میرک میر نے وہیں مسند ارشاد کو خوب زینت بخشی ہزارہا لوگ آپ سے مستفیض ہوئے

۱۰ صفر ۹۹۵ھ ہجری کو رحلت فرمائی کشمیر میں مدفون ہیں۔ تاریخ وفات

چو سید زدنیائے دوں نقل کرد		ز ابدال واو تا د بودہ ہست فرو	
پئے سال تاریخ مرگ بگو		بگفتا خرد شیخ سید بگو	

آپکے تین فرزند تھے سید محمد سید قاسم سید محمد یوسف۔ سید محمد سادات ملارتی درتنی کے جداعلیٰ ہیں
سید قاسم سادات پوچھلی کے جد امجد ہیں۔ اور سید محمد یوسف سادات کیہری کے جد مشہور ہیں۔

حضرت سید حسین ظہیر الدین توکلی خنگ سوار صاحب موضع آلاس

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے۔ سید السادات میراں سید حسین ظہیر الدین توکلی خنگ سوار بن سید محمد ابو القاسم بن سید عبد اللہ مہدی بن سید حسین بن سید علی ابو القاسم بن سید حازم بن سید ثابت بن سید حسین بن سید احمد بن سید موسیٰ الثانی بن سید ابراہیم الملقب بالمرتضیٰ المشہور بالمہب بن امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم۔ آپ ولی کامل رسیدہ حق صاحب تصرفات ظاہری و باطنی تھے۔ آپ اپنے مسقط الراس سے ہجرت کرکے ملک دکن میں تشریف لائے اور موضع آلاس تعلقہ مرج مرتضیٰ آباد میں سکونت اختیار کی۔ ہزارہا لوگ آپکے مرید معتقد ہوئے۔ بائیس جمادی الاول ۶۴۲ھ ہجری میں رحلت فرمائی۔ اور آپکا مزار موضع آلاس میں ہے۔ نسب نامہ۔ الحال آپکی اولاد میں سید کالا عرف باپو صاحب سجادہ نشین ہیں نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ سید کالا عرف باپو صاحب حسینی ابن سید حسین بن سید کالی بن سید محمد عرف میراں بن سید کالی بن سید عبد القادر بن سید کالی بن سید حسین بن سید محمد بن سید اسمعیل بن سید تاج الدین بن سید پیارے بن سید خوندمیر بن سید بہاوالدین بن سید خوندمیر بن سید نظام الدین بن سید السادات میراں سید حسین ظہیر الدین توکلی خنگ سوار قدس اسرارہم منقول از مجمع الانساب۔ یہ بزرگ میراں سید حسین خنگ سوار جو تارا گڑھ پر قریب اجمیر کے مدفون ہیں۔ اُنکے ہمنام دکن میں مشہور ہیں۔ (من تذکرۃ المشائخ)

حضرت سید علاوالدین عرف سید السادات قدس سرہ صاحب نذر بار ضلع خاندیس

نسب نامہ آپکا ملفوظ صحائف السادات میں یہ مرقوم ہے۔ حضرت سید السادات سید علاو الدین بخاری بن سید ابوالقاسم عبداللہ بن سید محمد حسین بن سید محمد طاہر بن سید شریف موسیٰ ثانی بن سید ابراہیم المشہور بالمجاب بن سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر ہند میں اولیائے کاملین متصرفین سے ہیں۔ صاحب ریاضت و ولایت تھے۔ کہتے ہیں کہ آپ سید حسین خنگ سوار قدس سرہ کے برادر حقیقی ہیں۔ ایک روز آپ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الحق والدین چشتی اجمیری قدس سرہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص سید مظلوم مسافر آیا اور اپنے مظلوم ہونے کی حقیقت ظاہر کی اور کہا کہ ملک خاندیس میں ایک گاؤں نندربار ہے۔ وہاں کا راجہ رائے نند گولی ہے۔ جب میں اُس گاؤں میں گیا۔ رائے مذکور نے جب میرے آنے کی کیفیت سنی سپاہیوں کو آپنے حکم دیا کہ نئے مسافر مسلمان کو جو یہاں کل آیا ہے مار ڈالو غرض سپاہیوں نے نہایت مجھکو ایذا دی اور میرے اسباب سفر کو لوٹ لیا۔ اور میری ہلاکت کے درپے ہوئے اور میرے ہاتھ کو کاٹ ڈالا ہے۔ اسلیئے میں یہاں آپکی خدمت میں آیا ہوں اور داد چاہتا ہوں۔ اور حضرت خواجہ قطب الہند سے ملتجی ہوں کہ میری دادرسی کو پہونچیں۔ حضرت خواجہ نے یہ سنکر سید علاو الدین کو ارشاد کیا کہ تم وہاں جاکر کافروں سے جہاد کرو۔ اور دین اسلام کو وہاں رونق دو۔ غرض آپ مع چند مریدین و خدام کے نندربار آئے اُن میں سے ایک بزرگ میر ابوالغازی ہیں۔ جنہوں نے بڑی شجاعت و حمیت اسلام سے ہزارہا کافروں پر حملہ کیا اور دشمنان دین کو تہ تیغ کرکے واصل جہنم کیا۔ اور آخر کو آپ نے بھی جام شہادت نوش فرمایا اور بیرون نندربار مرقد عالی ہے۔ غرض سید علاو الدین نے وہاں آکر کافروں سے جہاد کیا۔ اور سب معاندین اسلام کو واصل جہنم کرکے بقیہ کفار کو اسلام کی تلقین فرمائی اور خود بھی مع ہمراہیان درجہ شہادت سے فائز ہوئے۔ شہادت آپکی عاشورہ محرم سنہ ۶۱۲ ہجری میں واقع ہوئی۔ مزار آپکا نندربار میں زیارتگاہ عالمیاں ہے۔ مبارک شاہ فاروقی والی خاندیس نے چودھویں جمادی الثانی سنہ ۹۲۲ ہجری میں ایک مسجد پختہ آپکے مزار کے پاس تعمیر کرائی اور ملک ناصر گجراتی نے آپکے گنبد کی تعمیر کی ہے۔ تمام ملک خاندیس آپکے قدوم فیض لزوم سے مشرف باسلام ہے۔ (رسالہ صحائف السادات ملفوظ حضرت)

حضرت سید بدرالدین المشہور شاہ جہاں رفاعی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے۔ سید بدرالدین بن سید علی زین العابدین بن سید عبدالرفاعی احمد اللہ بن سید یوسف بن سید عبدالرحیم بن سید محمد امین اللہ بن سید صالح بن سید علی بن سید عبداللہ بن سید حسین بن سید قاسم بن سید یوسف الدین بن سید علی بن سید احمد حجۃ اللہ بن سید عبدالرحمن بن سید عمر جیش اللہ بن سید ابراہیم کنز معرفۃ اللہ بن سید محمد معدن حکمۃ اللہ المکنی بابی العباس بن سلطان سیدنا احمد الکبیر معشوق اللہ بن سید ابوالحسن علی بن سید یحیٰی بن سید ثابت بن سید حازم بن سید علی بن سید حسن بن سید ابی القاسم محمد بن سید حسین بن سید موسیٰ الثانی بن ابراہیم المشہور بالمجاب بن سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم آپ بڑے بزرگ صاحب عظمت وجلال تھے۔ آپکے جد امجد حضرت سید عبدالرحیم عرب سے ہندوستان میں تشریف لائے اور شہر سورت میں آکر قیام کیا۔ صدہا لوگ آپکے قدوم فیض لزوم سے بہرہ اندوز ہوئے۔ اور یہ بزرگ وہیں مدفون ہیں۔ سجادہ رفاعیہ احمدیہ کو ملک گجرات وکوکن میں خوب زینت بخشی۔ ہزارہا لوگ مرید ومعتقد اس سلسلہ کے ہیں۔ حضرت سید بدرالدین ابوصالح محمد باقر سنہ ۱۲ ہجری میں تولد ہوئے اور سنہ ۱۲۵۵ ہجری میں پندرھویں رمضان کو انتقال فرمایا آپکی اولاد میں حضرت مولانا سید عماد الدین رفاعی اور سید حسام الدین رفاعی ہیں۔ سید عماد الدین رفاعی مرحوم شہر بمبئی میں اپنے بزرگوں کے طریقہ کو احیا رکھتے تھے۔ اور ذات آپکی اس شہر میں مشائخین کے درمیان بس غنیمت تھی۔ پانچویں ماہ صفر سنہ ۱۳۱۲ ہجری میں رحلت فرمائی اور بمبئی میں آسودہ ہیں۔ **تاریخ وفات۔**

چوں عماد الدین رفاعی رفت زیں دار فنا ❊ دوستانش را بہ بحر غم فگندہ موت او

گفت اشرف بادل اندوہگیں تاریخ سال ❊ بمن وغیرت تندرو رخصت کردہ بی سر موت او

انکے فرزند سید غلام محمد صاحب رفاعی سلمہ المحال اپنے والد ماجد کی مسند کو زینت بخش ہیں حضرت سید حسام الدین رفاعی سلمہ کے دو فرزند ہیں۔ سید زین العابدین اور سید نورالدین یہ دونوں صاحبزادے اپنے بزرگوں کے طریقہ کو احیا رکھتے ہیں۔ **تاریخ وفات**

سید بدر الدین مصنفہ عمدۃ الشعراء منشی غلام محمد صاحب عرف میاں بھجو سورتی -

سید پاک ذات شاہ جہاں	کہ باقلیم فخر بود اوشاد
در رفاعیہ بود ذی رفعت	چوں پدر ذی شرافت و ذیجاہ
بود او پیر مردم کوکن	طالب آں جواں تقضا شد آہ
دائرہ گشت حلقۂ ماتم	علمش گشت نالۂ جانکاہ
سر بجیب ملال ہمچو ہلال	بود بھجو بفکر بس ناگاہ
گفت گوئندہ از سر افلاک	سال تاریخ او غروب ماہ

(تاریخ الاولیاء مطبوعہ)

نسب نامہ شاہ علیجیو گانوں دھنی قدس سرہ - آپ سادات موسوی سے ہیں - صاحب کشف وکرامات عالیدرجات تھے - نسب جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے - شاہ علیجیو گانوں دھنی بن سید ابراہیم بن سید عمر بن سید علی بن سید عبد الرحیم بن سید شریف شاہ عمر بن سید شریف شاہ ابراہیم بن سید شریف شاہ محمد بن سید شریف السید احمد کبیر الرفاعی قدس اسرارہم وفات آپکی ۹۷۰ھ ہجری میں واقع ہوئی احمد آباد گجرات میں آپکا مزار ہے + (تاریخ اولیائے گجرات)

حضرت سید حسن خدانواز سنتاکُش قدس سرہ

سلسلہ جدیہ آپکا کتاب مجمع الانساب میں یہ تحریر ہے سید حسن خدانواز سنتاکُش بن قاضی سید برہان بن قاضی سید ابراہیم بن سید عبد اللہ بن سید تاج الدین بن سید عبد الرحمن بن سید عبد اللہ بن سید عبد الواحد بن سید احمد بن سید اسمعیل بن سید عبد الرزاق بن سید عبد الفتاح بن سید عبد الکریم بن سید محمد بن سید نعمت اللہ بن سید خلیل اللہ بن سید عبد الوہاب بن سید جامع العلوم نصیر الدین بن سید عبد الواسع بن سید احمد بن سید حسن بن سید عبد القادر بن سید عبد الصمد بن سید فخر الدین بن سید محمد علی بن سید محمد احمد بن سید عارف باللہ سید منصور بن سید ابراہیم بن سید ناحضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم - آپ مشاہیر ارباب شریعت وطریقت واکابر بزرگوار اہل دعوت بیجاپور سے ہیں - والد آپکے قاضی شہر بیجاپور تھے - سلطان محمد عادل شاہ بادشاہ بیجاپور آپ کا مرید تھا -

بساتین السلاطین مصنفہ فضل العلماء مولانا غلام مرتضیٰ زبیری بیجاپوری میں تحریر ہے کہ جب عالمگیر بادشاہ نے بیجاپور وغیرہ ملک دکن کی تسخیر سے فراغت پائی راجہ سنباجی ولد سیواجی بھوسلہ جو سرغنہ افواج مرہٹہ تھا۔ ملک دکن میں بغاوت شروع کی اور عالمگیر کے ممالک مفتوحہ میں دست اندازی کرنے لگا۔ عالمگیر نے افواج قاہرہ کو اُسپر روانہ کیا اور وہ مارا گیا۔ ہمراہی رانی بدنور میں سنتاجی ولد سیواجی نے پھر شورش وفساد کیا اور مسلمانوں کی ایذا رسانی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ اور ممالک مفتوحہ عالمگیر میں غارت کرنا شروع کیا۔ چنانچہ سرداران نامور مثل مراد خاں و قاسم خاں جو بڑے مسلمانوں کی فوج کے سردار تھے۔ اُسکے ہاتھ سے شکست کھائی عالمگیر بادشاہ کو نہایت تشویش ہوگئی۔ اکثر اہل عزایم وارباب دعوت ومشائخین وقت سے درخواست کرنا کہ اس کام کا بندوبست کیجے چنانچہ سید محمد حسن خدانواز کا جب کمال سنا آپکی خدمت میں آیا اور عرض کی سنتاجی نے ملک میں بڑی شورش مچارکھی ہے۔ آپ دعا کیجئے۔ غرض سید محمد حسن کی دعا کی برکت سے سنتاجی مارا گیا۔ اُسکے مارے جانے کی دوسری صبح کو سید محمد حسن نے ایک شمشیر خون آلود حجرے سے نکالی اور عالمگیر کو دی۔ کہ اسی شمشیر سے اُس دشمن دین کا کام تمام ہوا ہے۔ عالمگیر بہت خوش ہوا۔ اور سید محمد حسن خدانواز سنتا گش کے لقب سے مشہور ہوئے۔ جاگیرات مبلغ کثیرہ آپ کو بادشاہ سے عنایت ہوئے۔ اولاد آپکی قریہ انعام اور شہر بیجاپور میں سکونت گزیں ہے۔ تیسری رجب ۱۱۳۰ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور بیجاپور میں مدفون ہیں + (تذکرۃ المشائخ دکن)

حضرت حاجی مخدوم سرور سیاح بیابانی قدس سرہٗ صاحب قندھار دکن

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے۔ سید سعید الدین عرف حاجی مخدوم سرور سیاح بن سید نجم الدین ابراہیم بن سید محمد بن سید عبدالسمیع بن سید عثمان بن سید علی سکران بن سید احمد کبیر رفاعی بن سید ابوالحسن مکی بن سید یحییٰ مکی بن سید ثابت بن سید خادم بن سید علی بن سید حسن بن سید مہدی بن سید شریف ابوالقاسم بن سید شریف حسین بن سید شریف احمد اسد اللہ بن سید شریف موسیٰ ثانی بن سید ابراہیم بن سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم +

آپ کبرائے اولیائے کاملین سے ہیں - رفاعیہ احمدیہ سے فیض کامل آپ نے اخذ کیا اکثر اوقات عالم جذبہ آپ پر طاری ہوتا - ملک نظام قصبہ قندھار کے اطراف میں آپکی ذات سے اسلام نے رونق پائی - صدہا ہنود مشرف باسلام ہوئے - ۱۹- ماہ ذیحجہ ۷۴۰ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور قصبہ قندہار ملک نظام قریب ناندیر بسونت کے ہے - **تاریخ رحلت**

حاجی مخدوم سرور سیاح نوز دہم ز شہر ذیحجہ رفت سرور ازیں سرائے سپنج	بود عارف ولی خدا آگاہ آن شہ واقف رموز الٰہ در سنہ ہفت صد و چہل آں شاہ	(رحلتی الاولیا)

حضرت سید سکندر بن سید مسعود ترمذی قدس سرہ صاحب بنگلور بلاد کچھہ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے مخدوم سید سکندر ترمذی بن سید مسعود بن سید عمر بن سید قاسم بن سید شاہجی بن سید علی بن سید موسیٰ بن سید علی بن سید حسن بن سید علی بن سید ابراہیم بن سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم - آپ عارف باللہ قطب الوقت تھے - مرید و خلیفہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے ہیں - خورد سالی سے حضرت مخدوم اور اُنکی والدہ بی بی مریم کی خدمت میں رہا کرتے - ایک شب حضرت مخدوم نے خواب میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں - اے مخدوم تو نے عہد کیا ہے کہ سید زادہ سے خدمت نہ لونگا پھر تو نے کیوں سید زادہ کو اپنی خدمت میں رکھا ہے - مخدوم نے عرض کی کون سید زادہ میری خدمت میں ہے اُسکا نام کیا ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا نام سید سکندر بن سید مسعود ترمذی ہے جب صبح ہوئی اپنے خادموں سے ڈھونڈکر سید سکندر کو بلایا پوچھا کہ تم نے کیوں اپنی سیادت ظاہر نہ کی - آپنے کہا کہ مرشد کے حضور میں اپنے خاندان کا فخر کرنا بے ادبی و گستاخی سمجھا تھا - حضرت مخدوم بہت خوش ہوئے اور کمال محبت سے آپکی تربیت کرنے لگے - عرصہ قلیل میں توجہات ظاہری و باطنی سے فیوضات صوری و معنوی میں ممتاز ہوئے درجہ ولایت کو پہونچے - حضرت مخدوم نے آپکو اجازت خلافت نعمت بزرگان کبار کی عطا کی اور تمام تبرکات بزرگوں کے آپکو عنایت فرمائے اور اپنا تاج و

خرقہ فقر پہناکر تمام قصبہ اوچ کے محلوں میں پھرایا۔ اور زبان سے فرمایا کہ میں بھی جہانیاں جہاں گشت ہوں اور تو بھی جہانیاں جہاں گشت ہے اُس دن سے لقب آپکا جہانیاں جہاں گشت ہوا۔ اور شہر دہلی کو سلطان فیروز شاہ کے پاس بھجوایا اور تاکید کی کہ شہر منگلور ملک کاٹھیاواڑ کو جا۔ وہاں کا راجہ کنور پال دشمن اسلام ہے۔ اُسکو دعوت اسلام کی کرو۔ اگر اُس نے قبول نہ کیا تو اُس سے لڑائی کرو حق تعالی تمکو فتح و نصرت دیگا۔ وہاں رہکر ہدایت مخلوق میں مشغول رہو۔ چند مرید خاص آپکے ہمراہ دہلی میں آئے۔ سلطان فیروز بادشاہ دہلی نے آداب مریدانہ بجالایا اور سردار عزیزالدین کو بڑا لشکر دیکر آپکے ہمراہ بلاد گجرات کی راہ سے منگلور کو جو دریائے تنور کے کنارے پر ملک سورٹھہ میں ہے روانہ کیا۔ وہاں کے راجہ نے اسلام قبول نہ کیا بلکہ جنگ کے لئے مستعد ہوا۔ بہت آپکے رفیق مریدین شہید ہوئے۔ آخر وہ راجہ مقتول ہوا اور فتح و نصرت خدا نے اہل اسلام کو دی۔ شہداؤں میں سے ضیاءالدین ولی اور کئی بزرگ ایک مقبرہ میں شہر منگلور کے بازار میں دروازہ غربی کے قریب مدفون ہیں۔ سردار عزیزالدین نے عرض کی کہ حکم سلطان فیروز کا ایسا ہوا ہے۔ کہ حکومت اس ملک کی آپ کریں حضرت نے فرمایا۔ کہ فقیر کو حکمرانی سے کچھ نسبت نہیں فقط مرشد کا حکم بجالایا ہوں۔ اور واسطے ترویج اسلام کے آیا ہوں۔ الحمد للہ والمنہ خدا نے وہ کام سرانجام کو پہونچایا۔ غرض سردار عزیزالدین نے ایک گاؤں بنام دیول پور آپکی خانقاہ کے خرچ کے واسطے مقرر کر دیا۔ اور بادشاہی فرمان جاگیر معافی آپکے نام سے نسلاً بعد نسلاً کے لئے بادشاہ سے منگوا دیا اور ایک حاکم بادشاہ کی جانب سے وہاں مقرر کرکے واپس دہلی کو چلا گیا۔ آپ نے اُس انعامی گاؤں کا نام مخدوم پور رکھا اُس میں ایک مسجد بنوائی۔ ہزاروں مخلوق وہاں کی آپ سے فیضیاب ہوئی۔ ابھی تک وہ معاش انعام آپکی اولاد کے قبضہ تصرف میں چلا آتا ہے۔ آپ کی وفات دسویں ربیع الثانی ۸۰۳ھ ہجری کو واقع ہوئی اور منگلور میں آسودہ ہیں **نسب نامہ**۔ اس بزرگ کی اولاد میں مولوی سید سلطان میاں مرحوم واعظ جو بمبئی میں تشریف رکھتے تھے بزرگ عالم زاہد تھے۔ ۱۲۹۵ھ ہجری میں رحلت فرمائی۔ بمبئی میں مدفون ہیں۔ اُنکا نسب نامہ ذیل میں مندرج ہے

مولوی سید سلطان میاں واعظ بن سید عمر بن سید باقر بن سید ہاشم بن سید ابراہیم بن

سید سکندر ثانی بن سید شیخ جیو بن سید راجو ۔ بن سید آدم بن سید سکندر بن سید مسعود ترمذی صاحب ولایت منگلور کاٹھیاواڑ قدس اسرارہم ۔ (من کتاب ریاض الاولیا)

حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ بھڑوچی قدس سرہٗ صاحب بیجاپور

نسب نامہ آپکا کتاب مجمع الانساب میں یہ تحریر ہے حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ بن شاہ روح اللہ بن سید احمد بن سید فتح اللہ بغدادی بن سید محمود بن سید سادات برکت اللہ بن سید طٰہٰ بن سید قیام الدین بن سید محسن الدین بن سید عبد السلام بن سید خالد بن سید محمد بن سید محمود بن سید فضل الدین بن سید عیسیٰ بن سید حسن غالب بن حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم آپ مشاہیر علمائے کرام وکبرائے اولیائے عظام سے ہیں ۔ آپ شہر بھڑوچ سے احمد آباد تشریف لائے اور خدمت میں مولانا شاہ وجیہ الدین گجراتی کی علم ظاہری و باطنی کو اخذ کیا اور خرقہ خلافت قادریہ و چشتیہ کو اُن سے حاصل کیا ۔ اور مشائخین کرام ہمعصر سے ملاقات کرکے فیوضات جمیع سلاسل کے اخذ کئے اور پھر بھڑوچ آکر علم ارشاد وہدایت کو بلند کرکے صدہا کو اسلام سے بہرہ ور کر دیا ۔ عالم ربانی بزرگ وقت صاحب تصرفات تھے کتاب روضۃ الاولیاء میں آپکا حال مفصل لکھا ہے ۔ آپکے خلفائے کاملین سے مولانا شاہ حبیب اللہ صبغۃ اللٰہی مشہور ومعروف ہیں جو اپنے عصر میں بڑے عارف باللہ اور شیخ الوقت تھے ۔ وفات حضرت شاہ صبغۃ اللہ کی ۲۶ ۔ جمادی الاول ۱۰۱۵ھ مدینہ منورہ میں واقع ہوئی اور وہیں مدفون ہیں ۔ **تاریخ وفات**

صبغۃ اللہ عامل کامل ہیچ شک نیست در ولایت او رفت دریکہزار و پانزدہ سال	رونق بزم دین رسول اللہ خلق ہا فیضیاب از در گاہ زیں سرائے سپنج پر غم و آہ	[illegible]

حضرت سید محمد مدرس بیجاپوری قدس سرہٗ

نسب نامہ آپکا روضۃ الاولیا میں یہ مرقوم ہے ۔ سید محمد مدرس بن سید عبد الرحمن قادری

برادر حقیقی شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ بن شاہ روح اللہ بن سید احمد بن سید فتح اللہ بغدادی سے حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم کو پہونچتا ہے۔ بڑے بزرگ عالم ربانی فاضل اجل تھے۔ شب و روز علوم ظاہری کا درس دیا کرتے انوار فیضان علوم آپکے تمام ملک دکن میں جاری تھے۔ ۲۳۔ شوال ۱۰۸۴ھ ہجری میں وفات پائی اور مدینہ منورہ میں مدفون ہیں۔ تاریخ وفات

وفات السید محمد الولی فی بلد ابیہ محمد النبی

انکے فرزند سید زین الدین جو عالم کامل اور مشاہیر علمائے دکن سے ہیں۔ ۲۲۔ صفر ۱۱۲۴ھ ہجری میں وفات پائی مدفن یمن ساحل دریا۔ انکے فرزند شاہ صبغۃ اللہ فضائل علوم سے آراستہ تمام عمر درس و تدریس و اشاعت علوم دینیہ میں صرف کی اور ارکاٹ میں سکونت پذیر تھے۔ انکے فرزند چار تھے۔ حاجی سید حسن مشاہیر مشائخین سے تھے مدفن اندرون حصار بیجاپور اولاد آپکی ملک ارکاٹ میں رہتی ہے۔ شاہ پیر محمد کملائے مشائخین احمد آباد سے ہیں۔ مدفن احمد آباد گجرات قوم بواہیر آپکے تمام معتقد ہیں۔ سید عبدالرحمن شیخ الوقت تھے۔ متوفی ۱۱۔ ربیع الثانی ۱۱۱۹ھ مصنف نفس رحمانی مدفن بیجاپور متصل جامع مسجد۔ سید کریم محمد ولی کامل مظہر تجلیات ربانی تھے فیض و ارشاد آپکا مشہور ہے۔ متوفی ۲۴۔ جمادی الآخر ۱۱۰۰ھ ہجری مدفن اندرون حصار بیجاپور قریب مسجد جامع ٭ (از روضۃ الاولیا مصنفہ محمد ابراہیم زبیری)

نسب نامہ ۔ سید شاہ برہان الدین قادری شطاری ساکن ارکاٹ ملک مدراس۔ سید شاہ برہان الدین بن سید علی بن ثانی شاہ صبغۃ اللہ بن سید محمد ثانی بن سید علی محمد بن سید عبدالرحمن بن سید محمد مدرس بن شاہ صبغۃ اللہ بن سید روح اللہ بن سید احمد سید فتح اللہ بن سید محمود بن سید سادات برکات بن سید سادات قایم بن سید سادات محسن بن سید سادات محمد بن سید سادات عبدالسلام بن سید خالد بن سید محمد بن سید محمود بن سید فضل الدین بن سید عیسیٰ بن سید حسن خاطب بن حضرت سیدنا موسیٰ کاظم قدس سرہ۔ آپ مشاہیر کملائے مشائخین ارکاٹ سے ہیں۔ صاحب کشف و کرامات اور جامع حالات تھے۔ روز پنجشنبہ بوقت صبح ۱۸۔ ذیحجہ ۱۳۰۱ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ مقام تاجپور ملک ارکاٹ میں مدفون ہیں ٭

(رسالہ اولیائے بیجاپور)

حضرت سید شرف الدین مشہدی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ سید شرف الدین بن سید علی بن سید عالم بن سید راجو بن سید احمد بن سید شاہ میر بن سید شہاب الدین بن سید قطب الدین بن سید شرف الدین بن سید اسحاق بن سید اسمعیل بن سید حسین بن سید علی بن سید حسین بن سید عبد الصمد بن سید محمد بن سید عبد الرحیم بن سید عبد الصمد بن سید عبد الرحیم بن سید حسن بن سید علی بن سید اسماعیل بن سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم۔ آپ بڑے عالم کامل واصل باللہ تھے ۷۲۴ھ ہجری میں تولد ہوئے۔ ملک گجرات میں اپنے چشمۂ فیوضات ظاہری و باطنی کا جاری کر رکھا تھا۔ ہزارہا لوگ تشنگان علوم سیراب ہوئے ۸۰۰ھ ہجری ۱۸۔ رجب کو انتقال فرمایا۔ اور قصبہ مخدوم پور میں قریب بھڑوچ کے مدفون ہیں۔ الحال احمد آباد میں آپکی اولاد موجود ہے۔ **نسب نامہ** مولوی شرف الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا یہاں لکھا جاتا ہے۔ مولوی شرف الدین بن سید مرتضیٰ بن سید غلام محمد بن سید مصطفےٰ بن سید غلام محمد بن سید مصطفےٰ بن حضرت مخدوم سید شرف الدین مشہدی قدس اسرارہم۔ مولوی صاحب مذکور اپنے آباؤ اجداد کے طریقہ کو احیا رکھتے ہیں اور ہمیشہ شاگردوں کی تعلیم میں مشغول ہیں۔

حضرت سید حسام الدین قتال زنجانی قدس سرہ

آپ مشاہیر اولیائے کرام دکن سے ہیں۔ مرید و خلیفہ حضرت سید میراں اشرف جہانگیر سمنانی صاحب کچھوچھہ کے ہیں۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ سید حسام الدین قتال زنجانی عرف سید السادات بن سید علی اکبر بن سید نجم الدین بن سید ضیاء الدین بن سید حبیب اللہ بن سید حسن زنجانی بن سید احمد بن سید محمد بن سید عیسیٰ بن سید سلیمان بن سید یوسف بن سید مجاہد الدین بن سید منصور بن سید عبد العزیز بن سید طاہر۔ بن سید اسحاق بن سید مظفر بن سید سالم بن سید عبد اللہ بن سید اسماعیل بن حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم۔ ہزارہا لوگوں نے آپ سے فیض پایا۔ اسلام آپکی ذات سے دکن میں پھیلا۔ بڑے کامل درویش صاحب ولایت تھے

سنہ ۲۳ ہجری میں انتقال فرمایا۔ اور محی آباد عرف پونہ میں آپکا مزار پرانوار ہے۔ اس بزرگ کی اولاد پونہ میں سکونت پذیر ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ اُنکو اپنے بزرگوں کے طریقہ پر چلنے کی توفیق نیک عطا فرمائے +

حضرت مخدوم سید احمد چرمپوش قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے۔ مخدوم سید احمد چرمپوش بن سید موسیٰ ہمدانی بن سید مبارک بن سید جعفر بن سید ابراہیم بن سید سلیمان۔ بن سید عبدالکریم بن سید عبدالحکیم بن سید عبدالشکور بن سید نعمت اللہ بن سید عبدالمجید بن سید عبدالرحیم بن سید اسحاق بن سید احمد بن سید محمود بن سید اسماعیل بن سید عبدالرحمن بن سید قاسم بن سید نور بن سید یوسف۔ بن سید رکن الدین بن سید علاء الدین بن سید یحییٰ بن سید زکریا بن سید حسن بن سید قشیری بن سید عمر۔ بن سید عبداللہ بن سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم ۔ یہ بزرگ جامع کشف وکرامات و خوارق عادات مشاہیر اولیائے کاملین سے ہیں۔ مخدوم سید شہاب الدین پیر جگجوت کے نواسہ ہوتے ہیں۔ بڑے بزرگ عارف باللہ تھے + (منقول از کنز الانساب)

بیان اولاد سیدنا حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ

آپ امام ہشتم ائمہ اہلبیت سے ہیں۔ فرزند حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم کے تھے مقام مدینہ شریفہ گیارھویں ربیع الاول روز پنجشنبہ سنہ ۱۵۳ ہجری میں تولد ہوئے اور نویں صفر روز جمعہ سنہ ۲۰۳ ہجری امیر المومنین مامون عباس کے زمانہ میں وفات پائی۔ اور سناباد یعنے مشہد مقدس میں مدفون ہوئے صاحبزادے آپکے یہ ہیں۔ حضرت سیدنا امام محمد تقی الجواد۔ سید احمد الحراج۔ سید حسن ملک سید جعفر۔ سید اعلیٰ۔ سید ابراہیم۔ تاریخ وفات

آں امام زماں علی رضا	ہادی و مہدی رجال و نسا
ذات او را امام ضامن داں	بہر او روز حشر ضامن داں
بادشاہ جہانیاں است او	مہر عدن و مہر جناں است او
بود آدینہ نہم ز صفر	کہ ز دنیا امام کرد سفر

سال ترحیل آں امام زماں روضۂ او بمشہد است عیاں		بخروم گفت صاحب ایماں ہمچو خورشید بر فلک رخشاں	

حضرت مخدوم خواجہ سید زین الدین شیرازی قدس سرہ صاحب دولتاباد

نسب نامہ آپکا رسالہ سلسلۃ السادات میں یہ مرقوم ہے سید زین الدین شیرازی بن سید داؤد بن سید حسین بن سید حامد الدین بن سید طاہر بن سید علاؤالدین بن سید احمد رونده بن سید قطب الدین بن سید داؤد بن سید کبیر الدین بن سید شمس الدین بن سید احمد بن سید علی قدوعی بن سید حسن بن سید احمد الحراج بن سیدنا حضرت امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر علمائے ربانی اور کبرائے اولیائے دکن سے ہیں۔ بس عظیم القدر بزرگ عصر اکمل خلفائے حضرت قطب الاولیا برہان الدین کے ہیں۔ عمر عزیز کو آپنے صرف یاد الٰہی اور درس و تدریس میں ہمیشہ گذاری بعد رحلت پانے پیر کے مسند ارشاد کو زینت بخشی۔ سلطان محمد شاہ بہمنی بن سلطان علاؤالدین حسن کانکوئی اور نصیر خاں فاروقی والئے خاندیس وغیرہ آپکے معتقد تھے حسب الارشاد کنارۂ رودتپتی پر ۸۰۰ ہجری میں نصیر خاں فاروقی نے دو شہر آباد کئے ایک کا زین آباد اور دوسرے کا نام برہانپور رکھا۔ چوبیسویں ربیع الاول ۷۷۱ھ میں رحلت فرمائے ملک جاوداں ہوئے۔ مزار آپکا خلد آباد عرف روضہ میں مشہور ہے ✦

حضرت مولانا احمد خواجگی کاشانی قدس سرہ

سلسلہ جدیہ آپکا یہ ہے مولانا احمد خواجگی کاشانی بن سید جلال الدین ثانی بن سلطان جلال الدین بن سید کمال الدین بن سید برہان الدین بن سید محمد دیوانہ بن سید برہان الدین قلجی بن سید کمال الدین بن سید جلال الدین بن سید حسین بن سید حسن بن سید محمد بن سید احمد بن سید عبداللہ افضل بن سید حسن طالب بن سیدنا حضرت امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہم۔ آپ اولیائے کاملین ملک بخارا سے ہیں۔ سکندر خاں والئے بخارا آپکا مرید تھا۔ بیٹا اُسکا جوان عبداللہ خاں نام جوانی اور دولت کی مستی میں خراب و بدرفتار ہوگیا کسی کی نصیحت مانتا تھا۔ سکندر خاں نے

آپ سے اُسکی بدرفتاری کی شکایت کی اور اُسکے حق میں دعائے خیر کی التجا کی۔ مولانا نے دعا کی۔ دعا جناب باری میں قبول ہوئی۔ اُس وقت خواجہ دیوانہ بخارا سے سو کوس کے فاصلہ پر کوہستان میں تھے۔ بحکم الٰہی ایک قدم میں بخارا کو تشریف لائے۔ اور محل شاہی میں داخل ہوئے دربانوں نے آپکی ہیبت ناک صورت دیکھ کے منع نہ کیا۔ آپ محل سرا میں جس جگہ سکندر خاں تھا چلے گئے وہ دیکھکر گھبرایا۔ اور پوچھا آپ کون ہیں۔ کہاں سے تشریف لائے آپنے فرمایا میں محتسب ہوں۔ تیرے بیٹے کی تنبیہ کے لئے آیا ہوں۔ **بیت**

منم آں محتسب حق کہ ہم از جانب حق	پئے ساغر شکنی سنگ بدست آمدہ ام

عبداللہ خاں آپکی آواز سنکر اپنے حجرے سے نکل بھاگا۔ آپنے ایک لکڑی اُسکی پشت پر ماری اور شیشہ و ساغر و آلات لہو ولعب توڑ ڈالے اور چلے گئے۔ کہتے ہیں کہ اُس نے اُسی روز سے شراب ترک کردی۔ اور برکت سے اُس لکڑی کی قزلباشوں کی جنگ میں سلطان اسماعیل صفوی سے انتقام لیا اور فتح و نصرت حاصل کی۔ مولانا کے اکثر رسائل سلوک و تصوف میں یادگار زمانہ ہیں ۹۸۱ھ ہجری میں آپنے انتقال فرمایا +

حضرت حاجی سید وارث علی شاہ قدس سرہٗ

ملفوظ مطبوعہ میں آپکا یہ نسب نامہ مرقوم ہے۔ حاجی سید وارث علی بن سید قربان علی بن سید سلامت علی بن سید کرم اللہ بن سید میراں سید احمد بن سید عبدالاحد بن سید عمر بن سید زین العابدین بن سید عمر بن سید عبدالواحد بن سید عبدالاحد بن سید اعلی الدین بن سید نا حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہم آپ مشائخین متاخرین ہندوستان سے ہیں شیخ کامل۔ عابد زاہد۔ قانع تھے۔ حاجی خادم علی شاہ سے نعمت خلافت قادریہ کی اخذ کی۔ صدہا لوگ آپ سے فیضیاب و بہرہ مند ہوئے ملک عرب وغیرہ کی خوب سیاحت کی۔ ہر ایک بزرگ سے فیض حاصل کیا اور حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کی روح مبارک سے فیض اویسہ آپکو پہونچا ہے۔ خوارق عادات آپ سے بہت سرزد ہوئے ہیں۔ ۱۲۳۳ھ ہجری کو دیوی شریف میں تولد ہوئے اور تیرھویں صدی کے آخر میں ملک جاودانی کی جانب راہی ہوئے +

حضرت سید محمد شاہ دولہ برہانپوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے - سید محمد شاہ دولہ بن سید محمد ہاشم بن سید صالح الدین بن سید سعید الدین بن سید نور علی محمد بن شاہ امام الدین مدفن گجرات - بن کبیر الدین بن صدر الدین - بن سید شمس الدین بن شہاب الدین بن پیر نصیر الدین - مدفن لاہور سے ملکر حضرت سیدنا امام علی موسیٰ رضا کو پہونچتا ہے + آپ بڑے بزرگ صاحب کشف وکرامات وجذبات وحالات تھے برہانپور میں سکونت پذیر تھے - اکثر ہنود ملک گجرات وکاٹھیاواڑ کے آپکے معتقد ہیں - کہتے ہیں کہ آپنے اُنکے دوارکا و کاشی کے معابد کو یہاں دکھلادیا - راقم نے اس بزرگ کا حال جلد سوم تاریخ الاولیا میں مفصلاً تحریر کیا ہے - غرض آجتک ہنود گجرات کے آپکی خدمت کیا کرتے ہیں - اور بڑے اعتقاد سے اس بزرگ کی اولاد کی عزت وحرمت کرتے ہیں - آپکا مزار پُر انوار برہانپور کے قریب بہادرپورہ میں مشہور ہے - ۵ - رجب سنہ ۱۱۶۰ھ ہجری میں رحلت فرمائی + الحال آپکی اولاد میں حضرت سید شاہ اشرف علی و سید شاہ عابد علی سلمہما اللہ تعالیٰ اپنے بزرگ کے سجادہ کو زینت بخش ہیں - راقم سے اگرچہ ملاقات جسمانی نہیں - لیکن مراسلات سے کبھی کبھی دل کی محبت بڑھجاتی ہے + (من تذکرہ برہانپور)

حضرت سید داؤد کرمانی چونی دال قدس سرہ

خزینۃ الاصفیا میں نسب نامہ آپکا یہ تحریر ہے - سید داؤد کرمانی بن سید فتح اللہ بن سید مبارک بن سید فیض اللہ بن سید صفی الدین آدم بن سید تقی الدین بن سید عبد المجید بن سید عبد الحفیظ بن سید عبد الرشید بن سید ابو الغنایم بن سید ابو المکارم بن سید ابو المحاسن بن سید ابو الفیض بن سید ابو الفضل بن سید عبد الباقی بن سید ابو المعانی بن سید ابو الواہب بن سید ابو الحیات بن سید محمد بن سید محمد ماہ بن شاہ محمد میر بن سید مسعود بن سید محمود بن سید ابو احمد - بن سید داؤد بن سید ابراہیم بن سید محمد بن موسیٰ برقع - بن سیدنا امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہم آپ مشاہیر سادات عظام اور کبرائے اولیائے کرام سے ہیں صاحب تصرفات ظاہری وباطنی -

جامع حالات وجذبات تھے۔ مدتوں تک ریاضت کشی میں مشغول رہے۔ وفات آپکی ۹۰۲ھ ہجری میں واقع ہوئی اور مزار آپکا تیرگڑھ میں ہے۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس سرہٗ

نسب نامہ آپکا کنز الانساب میں یہ مرقوم ہے۔ خواجہ قطب الدین بختیار اوشی بن خواجہ کمال الدین بن خواجہ سید محمد بن سید احمد بن سید حسام الدین بن سید رشید الدین بن سید رضی الدین بن سید حسن معروف بن سید محمد اسحاق بن سید محمد جواد بن سید علی سجاد بن سید جعفر ثانی بن سیدنا حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہم۔ آپ اکابر اولیاء اجلہ اصفیائے ہند سے مستجاب الدعوات تھے۔ اصل آپکی خاندان اوشی سادات سے ہے۔ جو ماوراء النہر کے قریب ایک مشہور قصبہ ہے۔ خرقہ فقر وارادت کو حضرت خواجۂ خواجگاں خواجہ معین الحق والدین چشتی سے حاصل کیا۔ آپکے والد نے ایام طفلی میں رحلت فرمائی۔ والدہ نے آپکی پرورش میں سعی بلیغ کی۔ کہتے ہیں۔ کہ خضر علیہ السلام نے آپکو حضرت شیخ ابو حفص اوشی کی خدمت میں لے گئے۔ اور تعلیم ظاہری کے لئے اُنہیں سپرد کیا۔ چنانچہ تھوڑے دنوں میں آپنے علم ظاہری کو کمال درجہ حاصل کیا۔ اور پھر چند روز سے خدمت میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی آئے۔ اور خرقۂ فقر خلافت چشتیہ کو حاصل کرکے دہلی کے درجۂ قطبیت پر مامور ہوئے۔ اور خلق کی ہدایت میں مصروف رہے۔ ہزارہا لوگ آپکے فیوضات باطنی سے مالا مال ہوئے۔ سلطان شمس الدین التمش بادشاہ دہلی آپکا مرید ہوا۔ ایک وقت آپنے اُسکو اپنی آستین سے گرم روٹیاں جسکو کاک کہتے ہیں نکالکر کھلائیں۔ اس لئے آپ کاکی مشہور ہوئے۔ وفات آپکی چودھویں ربیع الاول ۶۳۳ھ ہجری میں واقع ہوئی۔ مزار آپکا دہلی میں مشہور ہے۔ **تاریخ وفات**

فیض بخش جہاں بصدق و یقیں عقل تاریخ نقل آں محمود۔	قطب آفاق خواجہ قطب دیں آب جنت بقطب دیں فرمود

حضرت سید میٹھا لاہوری قدس سرہٗ

نسب نامہ آپکا حدیقۃ الاولیاء میں اس طرح مرقوم ہے۔ سید میٹھا ابن سید جمال الدین بن

سید محمد بن سید کریم الدین بن سید نور الدین بن سید آدم بن سید علی جعفر بن سید محمد بن سید یوسف بن سید محمود بن سید احمد بن سید عبد اللہ اشقری بن سید جعفر بن سید محمد الجواد بن سیدنا امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہم - یہ بزرگ بڑے صاحب کمال تھے والد آپکے خوارزم سے ہندوستان کی جانب آئے اور لاہور میں سکونت کی - علوم ظاہری و باطنی اپنے والد بزرگ سے حاصل کیا - بعد انتقال فرمانے والد ماجد کے آپنے سجادہ مشیخت کو زیب و زینت بخشی - آپ شیریں زبان اور خوش مقال تھے - اس لئے آپ سید میٹھا مشہور رہیں - ۱۰۶۲ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور لاہور میں آسودہ ہیں + (من حدیقۃ الاولیا)

حضرت سید شاہ ابو العلیٰ مشہدی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا کنز الانساب میں یہ تحریر ہے - سید شاہ ابو العلیٰ بن سید محمد حیات بن سید محمد برکات بن سید مبارک بن سید جعفر بن سید مظفر بن سید حیدر بن سید شاہ ابو الحیات بن ابو البرکات بن سید احمد بن سید محمد بن سید عبد اللہ ثانی بن سید عبد الجلیل بن سید محمد قابیل بن سید مبل بن سید علی بزرگ بن سید مصطفےٰ بن سید عبد اللہ اکبر بن سید مجتبیٰ بن سید ابراہیم مرقع بن سیدنا امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہم + (منقول از کنز الانساب)

سید شاہ احسان اللہ بن سید امیر اللہ بن سید عنایت اللہ بن سید مسعود بن سید محبوب بن سید منصور بن سید مظفر بن سید سلطان بن سید نصیر الدین بن سید معین الدین بن سید فرید الدین بن سید ابراہیم - بن سید نظام الدین بن سید احمد بداونی بن سید علی دانیال بخاری بن سید عبد اللہ بخاری بن سید حسین بخاری بن سید علی بخاری بن سید احمد بخاری بن سید آل عبد اللہ بخاری بن امام جعفر مدنی بن امام جعفر مدنی بن امام ہادی مدنی بن امام جواد مدنی بن امام علی موسیٰ رضا مشہدی رضی اللہ عنہم +

بیان اولاد سیدنا حضرت امام تقی الجواد رضی اللہ عنہ

آپ امام نہم ائمہ اہلبیت سے ہیں - فرزند دلبند حضرت سیدنا امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ

کے ہیں تقی اور جواد آپکا لقب ہے۔ ولادت آپکی روز جمعہ دسویں رجب ۱۹۵ھ ہجری مدینہ منورہ میں ہوئی۔ اور سلخ ذیقعدہ ۲۲۰ھ ہجری سہ شنبہ کو معتصم باللہ کے عہد خلافت میں زہر سے شہادت پائی اور بغداد میں آسودہ ہیں۔ صاحبزادے آپکے یہ ہیں۔ حضرت امام علی النقی العسکری حضرت موسیٰ مرقعی۔ حضرت جعفر المشہور بعلی۔ حضرت عبداللہ۔ تاریخ رحلت

	آں امام تقی جواد زماں متقی بود ذات والا یش سلخ ذیقعدہ و سہ شنبہ بود۔ سال سم دادن تقی زماں مرقد پاک اوست در بغداد		لقب او زکی و قانع داں پاک بود از جمیع آلایش کہ تقی سوئے خلد عزم نمود دین ز مردم بروں شدہ بزماں رحمت حق ہمیشہ برسے باد

حضرت سید شاہ وجیہ الدین گجراتی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے سید شاہ وجیہہ الدین گجراتی بن قاضی سید نصر اللہ بن قاضی سید عماد الدین بن سید عطاء الدین بن سید معین الدین بن سید بہاء الدین مکی بن سید کبیر الدین بن سید ظہیر الدین بن سید شمس الدین بن سید بدر الدین بن سید علم الدین بن سید بہاء الدین بن سید جمال الدین بن سید احمد بن سید مجتبیٰ بن سید منتجب الدین بن سید مرتضیٰ بن سید محمد عریضی بن سید احمد بن سید موسیٰ مرقعی بن حضرت سیدنا امام محمد تقی الجواد رضی اللہ عنہم۔

آپ علمائے ربانی اور اولیائے کبار گجرات سے ہیں۔ غوث العالم حضرت محمد غوث گوالیری کے خلفائے کاملین سے ہیں۔ اُستاد البشر اور علی الثانی آپکا خطاب تھا۔ تمام ملک گجرات و دکن آپکے فیوضات ظاہری و باطنی سے مملو ہے۔ آپکے خاندان میں اکثر علما و فضلا گذرے ہیں۔ چنانچہ اکثر بزرگوں کا حال کتاب تاریخ الاولیا جلد دوم و سوم میں مرقوم ہوا ہے۔ سلخ محرم ۹۹۸ھ ہجری کو آپنے رحلت فرمائی اور احمد آباد گجرات میں آسودہ ہیں تاریخ وفات

	قدوۃ الاصفیا وجیہ الدین علوی بود آں ستودہ صفات		عالم حق نما وجیہ الدین مسقط الراس و مدفنش گجرات

عقل تاریخ سال آں بنوشت		علوی صاحب جمال بہشت	
گفتہ ام سال نقل او بہ یقیں		خلد مسکن عجب وجیہ الدین	

آپکی اولاد احمدآباد گجرات میں سکونت رکھتی ہے۔ اور بادشاہی جاگیرات وانعام موجود ہیں چنانچہ
الحال میرے محب سید عبدالحق عرف بڑا میاں صاحب سلمہ ربہ احمدآباد میں بزرگوں کے سجادہ
نشینی پر زینت بخش ہیں جنکا نسب نامہ یہ ہے۔ سید عبدالحق عرف بڑا میاں بن سید عبداللہ
بن سید شجاع الدین بن سید فیض اللہ بن سید اسداللہ ثانی بن سید رحمت اللہ بن سید حسین الدین
بن سید غلام علی بن سید شاہ اسداللہ بن سید عبداللہ بن سید شاہ وجیہ الدین گجراتی قدس اسرارہم
سید شاہ وجیہ الدین کے دوسرے برادر حقیقی شاہ برہان الدین کی اولاد میں حضرت
قطب الوقت مخدوم سید ہاشم علوی بیجاپوری ہیں۔ آپ مشاہیر اولیائے کاملین سے ہیں
صاحب تصرفات ظاہری وباطنی تھے متوفی ۹۔ماہ رمضان ۱۰۵۶ھ ہجری بیجاپور میں آپکا مزار ہے
نسب نامہ۔ سید ہاشم علوی بن شاہ برہان الدین بن قاضی نصراللہ احمدآبادی قدس اسرارہم
الحال اولاد آپکی وہیں سکونت رکھتی ہے۔ **نسب نامہ** شاہ وجیہ الدین پیرزادہ بیجاپوری
کا ذیل میں مرقوم ہے۔ حضرت شاہ وجیہ الدین پیرزادہ بن شاہ برہان الدین متوفی ۳ صفر
سنہ ۱۲۱۱ھ ہجری بن وجیہ الدین متوفی ۹۔ربیع الاول سنہ ۱۲۳۲ھ ہجری بن سید شاہ عبداللہ حسینی
متوفی سنہ ۱۲۲۶ھ ہجری بن شاہ وجیہ الدین بن شاہ مرتضی بن شاہ برہان بن شاہ مرتضی بن
قطب الافراد حضرت سید شاہ ہاشم حسینی العلوی قدس سرہ۔ (از رسالۂ ہاشمیہ نوشتہ سید
غلام جیلانی مرحوم پیرزادہ گومرسی) ضلع خاندیس میں شاہ برہان الدین کی اولاد موجود ہے
چنانچہ قاضی سید مرتضی عرف بچو میاں صاحب مرحوم خاندیس میں مستثنے تھے اور تاریخ الاولیا
کے لکھنے میں راقم کو احمدآباد گجرات کی سیاحت میں بڑی مدد دی ہے۔ الحال اُنکے فرزند
سید مقبول علی زاد عمرہ اندول میں حیات ہیں ✦ **تاریخ رحلت طبعزاد والد ماجد**
جامع اوراق ہذا۔

بچو میاں چوں قضا کرد از جہاں		خویش و بیگانہ شدہ غمگین حال	
بود سید متقی صابر خلیق		قانع و شاکر عجب شیریں مقال	

گفت ہاتف بہر فوت آں عزیز	رفت سید متقی تاریخ سال ۱۲۴ھ

حضرت سید شاہ طٰہٰ شطاری قدس سرہٗ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے۔ سید شاہ طٰہٰ بن سید قیصر اللہ بن سید میر ہزاری بن سید قاسم بن سید برہان بن سید ہادی بن سید حسین بن سید مرتضی بن سید مصطفےٰ بن سید احمد بیابانی بن سید معزالدین بن سید مظفر بن سید شہاب الدین بن سید جلال الدین بن سید نصر اللہ بن سید حسین جنگ جوی بن سید سراج الدین بن سید محمود موسیٰ بن سید عبدالقدوس رومی بن سید عبداللہ رومی بن سید قیام الدین بن سید موسی بلخی بن سید جعفر ثانی بن سیدنا حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہم۔ یہ بزرگ بڑے عارف باللہ تھے۔ شاہ علی الدین شطاری کے مرید و خلیفہ ہیں اور وہ حضرت سید شاہ محمد سعید شطاری ملہیری قدس سرہ کے مرید وخلیفہ تھے۔ گجرات و دکن آپکے فیض سے مملو ہے۔ ۲۴۔ ربیع الاول ۱۲۴۶ھ ہجری کو نقل مکان کیا۔ اور پیلنار میں آپکا مزار ہے۔ تاریخ رحلت مصنفہ بھتو میاں عرف غلام احمد سورتی مرحوم۔

پیشوائے طریقۂ شطار	شد ز دنیا بطرف دار قرار
بست و چہارم ربیع اول بود	روز پنجشنبہ چونکہ نقل نمود
از جہاں شد چو داخل جنات	از سر صدق و جد و سال وفات
گفت ہاتف چو او برحمت شد	شاہ سید طٰہٰ بجنت شد
مرقد پاک او بہ پیلنار	جن و انس اندر روز و شب زوار

الحال آپکے فرزند حضرت سید بابا میاں صاحب سلمہ ربہ۔ پیری مریدی میں مصروف رہتے ہیں۔ اپنے بزرگوں کے طریقہ کو احیا رکھتے ہیں اور راقم کے حال پر نظر عنایت رکھتے ہیں (من کتاب ریاض الاولیاء)

حضرت میراں سید حسام الدین تیغ برہنہ قدس سرہٗ

آپ اولیائے متصرفین مشاہیر متقدمین سے ہیں۔ آپکا سلسلہ حضرت مہدی بہر تیغ بن حضرت

امام محمد تقی رضی اللہ عنہ کو پہونچتا رہے - دہلی سے ملک دکن میں آکر احسن آباد گلبرگہ میں قیام فرمایا
اور وہاں علم ارشاد و ہدایت بلند کیا - دکن میں آپکے قدوم کی برکت سے اسلام نے بڑی رونق
پائی - مقامات و خوارق عادات زبان زد خلایق ہیں - حضرت مخدوم شیخ سراج جنیدی و
پیر سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہما - آپکے کئی سال بعد تشریف لائے - شمشیر ولایت جلال
آپکی ہمیشہ برہنہ رہتی اس لئے تیغ برہنہ مشہور ہیں ۲۷ ربیع الاول ۷۶۰ھ ہجری میں رحلت
فرمائی - گلبرگہ میں آسودہ ہیں - آپکے فرزند حضرت سید اعز الدین حسینی جامع حالات و برکات صاحب
کشف و کرامات تھے - استفادات صوری و معنوی اپنے والد ماجد سے حاصل کیا - اور خرقہ
خلافت و ارادت اُن سے اخذ کیا - بعد وفات پانے والد کے مسند ارشاد و ہدایت پر جلوہ
افروز ہوکر ہدایت خلق میں مشغول ہوئے - صدہا لوگوں کو راہ ظاہری و باطنی پر لاکر چراغ ہدایت
سے راستہ وصول الی اللہ کا دکھایا - سنہ وفات آپکے معلوم نہیں - آپکی اولاد میں اکثر صاحب
علم و فضل گذرے ہیں - الحال اولاد آپکی گلبرگہ میں سکونت پذیر ہے - حق تعالیٰ اُنکو اپنے بندگوں
کے طریقہ پر چلنے کی توفیق نیک عطا فرمائے - آمین ۰ (مجمع الانساب)

بیان اولاد حضرت سیدنا امام علی النقی العسکری رضی اللہ عنہ

ولادت آپکی تیرہ رجب ۲۱۲ھ ہجری مدینہ طیبہ میں واقع ہوئی - آپ حضرت امام محمد تقی کے فرزند
رشید ہیں - اور ایمہ اہلبیت میں امام دہم کہلاتے ہیں - کنیت آپکی ابوالحسن اور لقب ہادی ذکی
عسکری اور نقی ہے - والدہ آپکی شمامہ ام الفضل مامون خلیفہ بغداد کی صاحبزادی تھیں -
وفات آپکی روز دوشنبہ آخر ماہ رجب ۲۵۴ھ ہجری میں واقع ہوئی - عمر شریف چالیس سال
کی تھی - اور مستنصر باللہ خلیفۂ بغداد کے زمانہ سلطنت میں سر من رای کے درمیان سامرہ میں
مدفون ہوئے - کتاب بحر الانساب و تحفہ عظمیہ میں تحریر ہے کہ آپ کے چار صاحبزادے تھے -
حضرت سیدنا امام حسن عسکری - حضرت حسین اصغر - حضرت جعفر ثانی - حضرت محمد المشہور حیدر
رضی اللہ عنہم - تاریخ رحلت

آن نقی زماں امام ہمام	ہادی خلق و رہنمائے انام

بود ذاتش خلاصۂ عالم | قبلہ و کعبۂ بنی آدم
بود دوشنبہ و سیوم ز رجب | کہ نقی شد بسوئے حضرت رب
سال نقلش باتفاق جہاں | گو نقی بود زیب دیں بر خواں
مرقد پاک او بسرّ من رائے | عالمے راشد است کارکشائے

حضرت خواجہ مودود چشتی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا رسالہ سلسلۃ السادات میں یہ تحریر ہے - حضرت سید قطب الدین المشہور خواجہ مودود چشتی بن خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی بن خواجہ سمعان بن خواجہ سید ابراہیم بن خواجہ سید حسن بن خواجہ سید عبد اللہ بن خواجہ سید حسین اصغر بن سیدنا حضرت امام علی النقی العسکری رضی اللہ عنہم - آپ ولی مادر زاد قطب الاقطاب شمع صوفیاں چراغ چشتیاں صاحب الاسرار مخزن الانوار تھے - خرقۂ ارادت و خلافت کو اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا - اور سولہ برس کی عمر میں علم ظاہری کو حاصل کرکے علوم باطن کی طرف توجہ کی - تھوڑے عرصہ میں مدارج علیا پر پہونچے اور نواح چشت و بلخ و بخارا میں صدہا خلفا آپکے ہیں - ہرات اور خطہ پاک چشت میں آپکی اولاد سکونت رکھتی ہے ہوا میں طیراں ہوتے اور کعبہ کا طواف کرکے واپس آتے تھے غرہ رجب ۵۲۷ھ ہجری میں آپنے نقل مکان کیا اور قصبہ چشت میں آسودہ ہیں - **تاریخ وفات**

آنکہ مودود چشتیش نام است | گلشن چار باغ اسلام است
عمدہ خانداں چشت آمد | ہادی جانب بہشت آمد
ہست تاریخ نقل آں مسعود | کہ بجنات آب از مودود

نسب نامہ - اس بزرگ کی اولاد میں مولانا محمد بن فضل اللہ برہانپوری کا نسب نامہ جو آپکی اولاد میں مشہور ہیں دستیاب ہوا ہے - مولانا سید محمد بن سید فضل اللہ نایب رسول اللہ بن خواجہ سید محمد صدر بن خواجہ سید حسین بن خواجہ سید احمد تاج بن خواجہ سید تاج عیسی بن سید فتح اللہ بن سید محمد تاج بن سید محمد بن سید حسین بن سید محمد بن خواجہ سید مودود چشتی قدس اسرارہم - حضرت مولانا سید محمد بن سید فضل اللہ بڑے عالم ربانی تھے برہانپور

میں مدرسہ رکھتے تھے - اکثر طلباء کو درس علوم ظاہری و باطنی کا دیا کرتے حضرت ابو محمد جعفر بمبنی آسیبری و حضرت شیخ المشایخ محمد ماہ سے فیض نعمت خلافت قادریہ و چشتیہ کو اخذ کیا الحال اس بزرگ کی اولاد میں قاضی حضرت خواجہ سید بدیع الدین صاحب ملکاپور میں عہدہ قضات پر مامور و جانشین ہیں - وفات حضرت مولانا سید محمد کی شب دو شنبہ دوسری رمضان سنہ ۱۰۲۹ھ میں واقع ہوئی اور دارالسرور برہانپور میں آسودہ ہیں - نسب نامہ

حضرت خواجہ قاضی بدیع الدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کا یہ ہے خواجہ سید بدیع الدین بن خواجہ سید محمد بن خواجہ سید مظفر بن خواجہ سید محمد بن خواجہ سید محمد اشرف بن خواجہ سید محمد طاہر بن خواجہ سید حسن بن خواجہ سید فضیل بن مولانا سید محمد بن فضل اللہ نائب رسول اللہ قدس اللہ اسرارہم اور آپکے بھائی خواجہ اکرام الدین ہیں - اور قاضی خواجہ احمد مرحوم کی اولاد میں خواجہ بدرالدین خواجہ امین الدین خواجہ علیم الدین وغیرہ موجود ہیں - ملکاپور - برہانپور - حیدرآباد دکن میں اس بزرگ کی اولاد میں سے اکثر حضرات رہتے ہیں + تاریخ برہانپور

حضرت قطب العالم سیّد برہان الدین بخاری قدس سرہٗ صاحب احمد آباد

نسب نامہ آپکا ملفوظ بخاری میں یہ مرقوم ہے سید برہان الدین قطب عالم بخاری بن سیدنا ناصر الدین محبوب عالم بن سید جلال الدین مخدوم جہانیاں بن سید احمد کبیر بخاری بن سید جلال الدین حسین بخاری بن سید ابو المؤید علی بن سید جعفر بن سید محمد بن سید محمود بن سید احمد بن سید عبد اللہ بن سید علی اصغر بن جعفر ثانی بن سیدنا امام علی النقی العسکری رضی اللہ عنہم - آپکے جد امجد حضرت سید جلال الدین بخاری حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی کے مرید و خلیفہ ہیں شیخ عصر تھے ۱۹ - جمادی الثانی سنہ ۶۹۰ ہجری کو رحلت فرمائی اور اوچ میں مدفون ہیں - اُن کے فرزند سید ناصر الدین محبوب عالم بخاری ہیں - جو عالم کامل اپنے عصر میں شیخ المشائخ تھے - ہزارہا لوگ آپ سے فیضیاب ہیں - متوفی سنہ ۳۲ ہجری - اُنکے فرزند حضرت سید برہان الدین قطب عالم بخاری ہیں جو مشاہیر سادات کرام اور اولیائے عظام سہروردیہ سے ہیں - سلطان احمد بن تاتارخاں والئے احمد آباد کے عہد سلطنت میں اوچ سے احمد آباد آئے اور ارشاد

ہدایت کے علم کو کھڑا کر دیا ہزار ہا لوگوں نے آپکی ذات بابرکات سے فیض کامل حاصل کیا۔ مشائخین کے درمیان بڑا اعزاز پایا سنہ ۸۵۷ ہجری کو دار فنا سے رحلت فرمائی اور قصبہ بٹوہ میں قریب احمد آباد گجرات کے آسودہ ہیں۔ اُنکے فرزند سید محمد عرف شاہ عالم بخاری ہیں۔ جو شاہ پیر اولیاے گجرات سے مشہور ہیں اور عوام آپکو شاہ منجھن بخاری بھی کہتے ہیں۔ علم ظاہری و باطنی میں کامل اور صاحب ولایت اُس ملک کے ہیں۔ حلیہ آپکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا تھا۔ مرید و خلیفہ سہروردیہ میں اپنے والد ماجد کے اور حضرت قطب الوقت شیخ احمد کھٹو مغربی سے بھی بہت فیض قادریہ مغربیہ باطنیہ حاصل کیے ترویج دین محمدی و تعلیم و تربیت میں مریدوں کی مشغول رہے۔ ملک گجرات و دکن آپکے فیوضات ظاہری و باطنی سے مملو ہے ۲۰ جمادی الاول سنہ ۸۸۰ ہجری میں رحلت فرمائی اور احمد آباد میں آسودہ ہیں۔ **تاریخ رحلت حضرت قطب العالم بخاری**

حضرت برہان دیں شیخ کبیر
ہست تولیدش سخی سید ولی
نیز مخدوم اہل دیں آمد عیاں
سال ترحیلش عیاں شد از خرد
نیز مہدی قطب عالم مقتدا۔
سید مہتاب برہان الولی۔
باز سرور گفت وصل آں جناب

قطب عالم شاہ قطب الاکرمین
ہم ولی کشاف قطب العالمین
سال تولیدش بقول صالحیں
کاشف دیں اہل دل برہان دیں
انتقالش ہست از روے یقیں
ہست سال انتقالش ایں چنیں
طرفہ زاہد شمع حق برہان دیں

نسب نامہ – اس بزرگ کے سلسلہ میں ایک میرے الطاف فرما حکیم سید محمد شاہ کشمیری تخلص ضیا سلمہ اللہ تعالیٰ شہر بمبئی میں سکونت پذیر ہیں۔ صاحب علم و فضل علم طب میں کمال دستگاہ رکھتے ہیں۔ الف نصایح و اخلاق ضیائی آپکی تالیف ہے۔ انکے والد ماجد حضرت سید احمد شاہ کشمیری مرحوم چند سال تک جماعت المسلمین کی جانب سے شہر بمبئی کے قاضی مقرر رہے سنہ ۱۲۸۰ ہجری میں انتقال فرمایا اور حیدر آباد دکن میں آسودہ ہیں۔ اس خاندان میں بڑے بڑے علماء و مشائخین نامی گرامی ملک کشمیر میں گذرے ہیں۔ جنکا حال تاریخ اولیاء علما

بن لکھا گیا ہے حکیم صاحب موصوف کا نسب نامہ یہ ہے۔ سید محمد شاہ ضیا بن قاضی سید احمد شاہ
بن سید بہاء الدین شاہ بن سید نجم الدین متقی بن سید عبد اللہ بن سید اسد اللہ بن سید محمد سعید
بن سید محمد امین بن سید محمد خورد بن سید محمد قاسم بن سید عبد الفتاح بن سید محمد بن سید حسین بن
سید علی بن سید محمد بن سید نعمت اللہ بن سید فضل اللہ بن سید حسن بن سید حسین بن سید
نور اللہ بن سید تاج الدین بن سید احمد بن سید علی بن سید احمد کبیر ثانی بن سید جلال الدین
سرخ بخاری قدس اسرارہم **دوسرا نسب نامہ** النفع النامی میں سادات قنوج کا یہ لکھا ہے
مولوی سید صدیق حسن بن سید اولاد حسن بن سید اولاد علی بن سید لطف اللہ بن سید عزیز اللہ
بن سید لطف علی بن سید اچھے بن سید کبیر بن سید تاج الدین بن سید جلال الدین بن سید لچھا شہید
بن سید جلال بن سید رکن الدین بن سید حامد بن سید ناصر الدین محمود بن سید جلال الدین
قطب عالم بخاری قدس اسرارہم۔ مولوی صاحب مرحوم بڑے علمائے گرامی اور مشاہیر سادات
کرام سے ہیں بھوپال میں بڑا اعزاز پایا اور علما و فضلا کا مجمع آپکی ذات سے وہاں چند روز تک
خوب رہا۔ تصانیف و تالیف آپکی سو سے زائد ہے۔ فرزند انکے مولوی سید علی حسن صاحب و
مولوی سید نور الحسن صاحب سلمہما اللہ تعالی بھوپال میں تشریف رکھتے ہیں۔ راقم ہذا سنہ ۱۸۹۳ء
کو حضرت مولوی سید علی حسن صاحب سے علی گڑھ میں ملاقات کرکے بہرہ اندوز ہوا ہے۔
تیسرا نسب نامہ حضرت مولوی سید عبید اللہ صاحب برہانپوری مرحوم کا یہ ہے۔ مولوی
سید عبید اللہ بن مولوی سید جلال الدین اللہ دولے بن سید نقی بن سید غلام محمد بن سید عبد الخالق
بن سید عبد الرحمن بن سید فتح محمد بن سید حسین بن سید احمد بن سید امام الدین بن سید محمد بن سید
ابو الحسن بن سید رشید بن سید سلیمان بن سید منصور بن سید میراں بن سید علیم الدین بن سید
رحمت اللہ بن سید علیم الدین بن سید ناصر الدین برادر قطب عالم بخاری احمد آبادی بن سید
ناصر الدین محمود بن سید جلال الدین مخدوم جہانیاں قدس اسرارہم۔ مولوی اللہ دولے برہانپوری
مرحوم شاگرد رشید مولانا مولوی عبد العزیز دہلوی محدث کے ہیں۔ بڑے بزرگ عارف باللہ زاہد
عابد تھے۔ انکے فرزند مولوی سید عبید اللہ مرحوم عالم کامل صاحب تصانیف کثیرہ میں صاعقۃ الرحمن
فی رد وہابیہ وغیرہ کتابیں آپکی تصانیف سے ہیں۔ سنہ ۱۲۹۰ ہجری میں مدینہ طیبہ میں انتقال

فرمایا اور وہیں مدفون ہیں ۔ راقم کے حال پر نظر عنایت رکھتے تھے ۔ انکا حال تذکرۂ حیات اعلم میں مرقوم ہے ۔ **چوتھا نسب** ۔ سید راجہ شہید قدس سرہ ۔ مزار آپکا ناسک میں ہے سید راجہ بن سید حسین بن سید مرتضیٰ بن سید محمد بن سید اسد اللہ بن سید حسین بن سید علی بن سید محمد بن سید حبیب اللہ بن سید صدر شہید بن سید حسین بن سید علی بن سید حبیب اللہ بن سید حسین بن سید محمود بن سید محمد بن سید حسین بن سید احمد بن سید علی بن سید اسمعیل بن سید صدر الدین بن سید علم الدین بن سید شہاب الدین بن سید علاء الدین بن سید نظام الدین بن سید محمد بخاری بن سید چھن شاہ بن سید شاہ قدزری بن سید برہان الدین قطب العالم بخاری قدس اسرارہم ۔ آپ سادات کرام سے ہیں ۔ بزرگ وقت صاحب عالی درجات تھے ۔

پانچواں نسب نامہ ۔ سید علاء الدین کتانوی قدس سرہ ۔ نسب جدیہ آپکا یہ ہے ۔ سید علاء الدین بن سید جلال الدین بن سید فتح اللہ بن سید شمس الدین بن سید ظہیر الدین بن سید خاں بن سید عبدالرزاق بن سید ناصر الدین محمود بن سید جلال الدین مخدوم جہانیاں بخاری قدس سرہ آپ سادات کرام سے ہیں ۔ آپ مخدوم شیخ عبدالغفور اعظم پوری کے مرید و خلیفہ تھے ۔ کتانہ میں رہا کرتے ۔ ساری عمر مجاہدہ و ریاضات میں گذاری ۔ تاریخ ۱۰ ۔ جمادی الثانی ۹۰۹ سنہ ہجری میں انتقال فرمایا ۔ اور کتانہ میں مدفون ہیں ۔ (از تاریخ قادریہ مصنفہ عبدالرشید کرانوی)

نسب نامہ سید میراں آپ مشاہیر مشائخین سورت سے ہیں ۔ بزرگ وقت اور اہل اللہ تھے ۱۹ ۔ ربیع الثانی ۱۲۱۱ سنہ ہجری کو انتقال فرمایا ۔ پرگنہ اوڈپار میں قریب سورت کے آپکا مزار ہے نسب نامہ آپکا یہ ہے ۔ سید میراں بن سید عبداللہ بن سید علی اکبر بن سید عبداللہ بن سید جہانگیر بن سید علم بخاری بن سید میراں بن سید حامد بن سید میراں متوفی ۹۰۰ سنہ ہجری بن سید مبارک متوفی ۹۱۲ سنہ ہجری بن سید میراں بن سید علم الدین بن سید شہاب الدین بن سید علم الدین بن سید ناصر الدین محمود بن سید جلال الدین مخدوم جہانیاں قدس اسرارہم ۔ آپکے تین فرزند تھے ۔ سید میاں صاحب ۔ سید قطب الدین صاحب ۔ سید میر صاحب ۔ (منقول از زندگی سورت)

حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا بدایونی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے ۔ حضرت سید نظام الدین اولیا بن سید محمد بن سید احمد
بن سید علی بن سید عبد اللہ بن سید حسن بن سید احمد بن سید مقبول الدین بن سید عبد اللہ بن
سید محمد بن سید علی اصغر بن سیدنا جعفر ثانی بن سیدنا امام علی النقی العسکری رضی اللہ عنہم ۔
آپ مشاہیر اولیائے کرام دہلی سے ہیں ۔ حضرت قطب العصر شیخ فرید الدین گنجشکر کے خلیفہ تھے
محبوب الٰہی آپکا خطاب ہے ۔ تمام ملک ہندوستان آپکے فیوضات ظاہری و باطنی سے مملو ہے
برادری آپکے خواجہ غریب بخارا سے ہمراہی آپکے والد ماجد شیخ احمد دانیال کے ہندوستان کی
جانب تشریف لائے اول لاہور میں سکونت کی اور چندے وہاں رہکر بدایوں میں سکونت پذیر
ہوئے ۔ محبوب الٰہی وہاں تولد ہوئے ۔ علم ظاہری کو تحصیل کرکے شیخ نجیب الدین متوکل کے
ہمراہ اجودھن آئے ۔ اور خدمت میں حضرت بابا فرید گنجشکر کے پہونچکر مرید ہوئے ۔ اور
خرقۂ خلافت کو حاصل کیا ۔ اور خاندان چشت کو وہ رونق بخشی کہ تمام ملک دکن و گجرات اور
ہندوستان آپکے خلفائے کبار کے فیوضات سے روشن ہے ۔ روز چہار شنبہ ۱۸ ربیع الثانی
۷۲۵ ہجری میں کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت ۔ کے جام کو نوش فرمایا ۔ دہلی میں آسودہ ہیں +

انتظام زمان و اہل زمیں	شیخ عالی نسب نظام الدین
اورع واتقہ و محدث بود	بہر دنیا نداشت گفت و شنود
چارشنبہ بخلد نقل نمود	ہژدہم از ربیع ثانی بود
نود و چار سال عمرش بود	کاں زماں شد بحضرت معبود
سال ترحیل آں خجستہ شیم	زد خرد زندۂ بہشت رقم
مرقد او بشہر دہلی داں +	فیض بخش طفل و پیر و جواں

نسب نامہ ۔ اس بزرگ کے نسب میں ایک سلسلہ ہاتھہ آیا ہے ۔ حضرت سید شاہ ابو الحسنات
چشتی بڑے بزرگ عارف باللہ تھے ۱۳۰۱ ہجری کو رحلت فرمائی ۔ مولوی اللہ والے
صاحب مرحوم کی مسجد کے صحن میں برہانپور میں آسودہ ہیں + نسب نامہ ۔ اُن کا
یہ ہے ۔ سید شاہ ابو الحسنات بن سید شاہ ابو البرکات بن سید فضل حق بن سید شاہ صغر
بن سید محمد یوسف بن سید سلام اللہ بن سید محمد یعقوب بن سید محمد منصور بن سید محمد مظفر

بن سید شاہ سلطان بن سید نصیر الدین بن سید معین الدین بن سید فرید الدین بن سید محمد ابراہیم بن سید جمال الدین اولیا برادر عموزاد حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا بدایونی قدس اسرارہم - ایک بزرگ نے انکی تاریخ وفات یہ لکھی ہے - **تاریخ وفات**

رفت چوں زیں جہاں ابو الحسنات	شد بفردوس آں وحید العصر
نوجواں بود عارف و سالک	صالح و کامل فرید الدہر +
جست تاریخ آں بہ دل صاحب	ہاتف غیب گفت شیخ العصر

حضرت خواجہ دانا نقشبندی قدس سرہ صاحب سورت

نسب نامہ آپکا ملفوظ مناقب الاخبار میں یہ مرقوم ہے - سید جمال الدین عرف خواجہ دانا نقشبندی بن سید خواجہ بادشاہ بن خواجہ سید اسماعیل بن سید قریش بن سید ولایت بن سید خواجہ عبداللہ زربخش بن سید احمد مشہور بخواجہ اتا بن سید حسن بن سید محمد بن سید سلیمان بن سید عبداللہ بن سید اسمعیل بن سید علی اصغر بن سید جعفر ثانی بن سیدنا حضرت امام علی نقی عسکری رضی اللہ عنہم + آپ مشاہیر علمائے کبار اور اولیائے عالی تبار سے ہیں - ۹۰۹ھ ہجری کو موضع خبعق ولایت خوارزم میں پیدا ہوئے - والد کا نام سید خواجہ بادشاہ پردہ پوش تھا - شاہ اسمعیل صفوی کے عہد حکومت میں شہید ہوئے - آپنے مولانا سعید ترکستانی سے علم ظاہری کو حاصل کیا - بعد بادشاہ بلخ پیر محمد خاں نے آپکی قدر و منزلت کی اور اپنی ہمشیرہ آپکے نکاح میں دی - وہ عصمت مآب سفر و حضر میں آپکے ہمراہ رہیں - سفر ہندوستان میں ساتھ تھیں - چنانچہ شہر سورت میں ان بی بی کا انتقال ہوا - آپنے سورت کے بندر مبارک میں اقامت کی اور زوار حجاج کے جہازوں کی حفاظت و مسافروں کی امداد میں خدا کی طرف سے کوشش کرتے رہے - چنانچہ یہ رباعی خاص اپنی زبان مبارک سے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے رباعی

پئے امداد کشتیہائے ایں بحر	وطن داریم اندر کنج ایں شہر
بریں خدمت زحق گشتیم مامور	چہ خوش گفتند المامور معذور

شہزادہ دانیال ابن اکبر بادشاہ آپکا مرید تھا - آپنے خواجہ بابا نقشبندی سے فیض

نقشبند حاصل کیا اور خواجہ عبید اللہ احرار کی روح مبارک سے آپکو فیض اویسیہ پہونچا ہے پانچویں صفر روز جمعہ ۱۱۰۵ھ ہجری میں رحلت فرما ہوئے۔ مزار آپکا شہر سورت میں زیارتگاہ عالم ہے۔ آپکے مناقب میں کئی کتابیں راقم ہذا کی نظر سے گذریں۔ مناقب الاخیار مصنفہ خواجہ ابوالقاسم۔ جامع المناقب مصنفہ اخوند درویش تاشقندی مقامات العارفین مصنفہ قاضی جان محمد بخاری۔ فتاوی فیض نقشبندیہ مصنفہ خواجہ فیض الحسن۔ کثیر الفوائد مصنفہ خواجہ نور الاعلیٰ۔

قطعہ تاریخ وفات

خواجہ خواجگاں جمال الدین	آں نمایندہ طریق ہدے	([illegible])
مرشد سالکاں خفیہ و جہر	ہادی طالبان راہ خدا	
صد و سی سال در جہاں می زد	کوس لا اشرکوا بہ احدا	
شب آدینہ پنج ماہ صفر	ہاتف از رحلتش بداد ندا	
ہر کہ تاریخ رحلتش پرسد	خواہ شاہنشہ است و خواہ گدا	
رو مکرر بگوے با دل زار	روح اللہ روحہ ابدا ۱۱۰۵	

حضرت خواجہ سید محمد باریاب برہانپوری قدس سرہ

سلسلہ جدیہ آپکا اس طرح مرقوم ہے۔ خواجہ سید محمد باریاب بن سید محمد نصر یاب بن سید محمد داماب بن سید خواجہ عبد المقتدر بن خواجہ سید حسن بن خواجہ سید حسین بن خواجہ سید فخر الدین بن سید جلال الدین بن سید عبد اللہ بخاری بن سید قطب الدین بن سید کبیر الدین بن سید اسمٰعیل بن سید محمود ناصر الدین بن سید مخدوم جہانیاں بن سید احمد کبیر بن سید جلال الدین سرخ بخاری بن سید علی سلطان الدین بن سید جعفر بن سید محمد بن سید محمود بن سید احمد بن سید عبد اللہ بن سید علی اصغر بن سید جعفر ثانی بن سیدنا حضرت امام علی النقی العسکری رضی اللہ عنہ یہ بزرگ متاخرین مشائخین دکن سے ہیں۔ بڑے صاحب عبادت و ریاضت ذاکر و شاغل تھے اوقات معمور ہمیشہ مریدوں کی تعلیم اذکار و اشغال میں معروف رہے۔ جد راقم ہذا حضرت سید عبد اللہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت طریقت عالیہ چشتیہ کی آپ سے اخذ کی تھی۔

آپنے تین بار حج کیا اور زیارت عتبات عالیات اور بغداد شریف سے فایض ہوئے تھے ہزاروں آپکے مرید تھے۔ چنانچہ حکیم عبداللہ شاہ المخاطب رئیس الخلفا رہا ال الدین۔ مولوی غلام محمد اکبر سلطان الواعظین سورتی۔ سید شجاعت میر۔ سید عبداللہ حسینی وغیرہ آپکے خلفائے نامی گرامی سے ہیں۔ غرض آپکی ذات گویا تیرھویں صدی میں بس غنیمت تھی۔ آپنے چشتیہ ابوالعلائیہ نقشبندیہ قادریہ اور سہروردیہ وغیرہ سلاسل کی نعمت خلافت بزرگان عصر سے حاصل کی تھی۔ ۲۷ جمادی الثانی شب جمعہ ۱۱۹۱ھ ہجری میں تولد ہوئے اور ۱۲۷۴ھ ہجری میں آپنے رحلت فرمائی مزار آپکا برہانپور میں ہے ✦ (تذکرہ اولیائے برہانپور)

حضرت سید شاہ محمد صادق حسینی سرمست قدس سرہ صاحب گلشن آباد ناسک

سلسلۂ جدیہ آپکا جوہر الانساب میں یہ مرقوم ہے۔ سید شاہ صادق حسینی بن سید امین الدین شیر محمد بن سید علی اسد اللہ بن احمد راجو بن سید اسد اللہ بن سید محمد راجو بن سید امین الدین بن سید صفی ہمدانی بن سید محمد بن سید احمد اصغر بن سید علی اصغر بن سید حسین عسکری بن سیدنا حضرت امام علی النقی العسکری رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر اولیائے متصرفین ملک دکن سے ہیں۔ خرقہ خلافت قادریہ کو اپنے والد ماجد سید امین الدین شیر محمد مدنی سے حاصل کیا۔ اور بحکم بشارت حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہندوستان کی جانب تشریف لائے۔ اور حضرت خواجہ عمر مختار اسد بال چشتی سے خرقہ خلافت چشتیہ اخذ کیا سیر الاولیا مصنفہ مولوی عبد الحکیم سورتی میں تحریر ہے۔ کہ آپ بعد از وفات والد ماجد کے ہند کی جانب آئے۔ اور کاٹھیاواڑ اضلاع دکن گجرات اور بیجاپور کی سیر و سیاحت کی اور اکثر بزرگان وقت سے فوائد باطنی حاصل کئے اور قدوۃ الواصلین حضرت شاہ سدھن سرمست شطاری کی خدمت میں چند روز رہکر فیض و اجازت اذکار و اشغال شطاریہ اخذ کئے اور مدت تک عالم استغراق و جذبہ میں پھرتے رہے اور دولت آباد میں چند روز رہکر ریاضت شاقہ کی جب افاقہ ہوا۔ وہاں سے بدر روانہ ہوئے۔ اور شیخ الوقت سید حسین نے جو اولاد میں حضرت گیسودراز کی تھے۔ اپنی دختر ماں صاحبہ سے

صد نکل باندھا۔ پھر وہاں سے بحکم بشارۂ غیبی واسطے ترویج اسلام کے ناسک میں
ارکوٹ گزیں ہوئے اور تاریکی شرک وکفر میں چراغ اسلام کا اپنے قدوم سے روشن کردیا
وگواڑہ جو خاص جوگیوں کے رہنے کا محلہ تھا۔ آپکی دعا سے خسف ہوگیا۔ شاہجہاں بادشاہ
ایام شاہزادگی میں مع اپنی بی بی تاج محل کے چند روز ناسک میں مقیم رہا اور آپکا مرید ہوا ہے
ب اُسنے تخت سلطنت پر جلوس کیا۔ آپکی خانقاہ و مسجد کے مصارف کے لئے چند گاؤں انعام
مدمعاش کردیے۔ چنانچہ آج تک اُسکے دیے ہوئے انعام وغیرہ آپکی اولاد کے قبضۂ تصرف میں
بض موجود ہیں۔ ۱۶۔ ذیحجہ سنہ ۱۰۴۹ ہجری میں آپنے دنیائے فانی سے بعمر یک صد و پنجاہ رحلت
زمائی۔ مزار آپکا گلشن آباد عرف ناسک میں مشہور ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

شاہ صادق کہ مظہر رب بود	مرشد خلق راہ کشف و شہود
در ریاضت نبود مثل او	در کرامت چو مثل شاں معدود
چہ بزرگ است درگہ عالی	سر نہادہ فرشتگاں بہ سجود
سہروردی و قادری چشتی	گوئے نعمت ز چار دہ بربود
نعمت ہر طریق در جاش	خرقۂ ہفت رنگ را پدرود
حال درویش بود سلطنتش	فقر و شاہی بہرۂ اندود
کفر را کاست لائے نافیہ اش	ہم ز اثبات حق بدیں افزود
رکن ساخت نقش دیں محکم	در ایماں باہل کفر کشود
کوس دیں زد بعید ناسک	زنگ دلہائے جوگیاں بزدود
بریاضات و قوت باطن	ہمہ کس را رہ خدا بنمود
مسجد و خانقاہ کرد بپا	زائراں را بکف دُرِ مقصود
روز و شب در حوالی درگاہ	جن و انس اندرو قیام و قعود
آل پاک محمدؐ عربی	باد بر روح او ہزار درود
عمر او بود یک صد و پنجاہ	جام شربت ز وصل حق پیمود
گشت ساکن بگلشن آباد	رحلتش یک ہزار و پنجاہ بود

آپکے چار فرزند تھے۔ یہ راقم کا نسب نامہ۔ آپکے فرزند اکبر سے جاکر ملتا ہے۔ سید المعز الدین احمد بن مولوی سید عبد الفتاح عرف میر اشرف علی بن سید عبد اللہ حسینی بن میر شمس الدین بن سید زین العابدین بن سید محی الدین بن سید عبد الفتاح بن سید تیر محمد عرف سید اللہ حسینی۔ بن حضرت سید شاہ محمد صادق حسینی سرست قدس اسرارہم۔ **دوسرا نسب نامہ** آپکے فرزند خورد سے جاکر ملتا ہے۔ مولوی سید نظام الدین بن میر زند علی بن سید حسین علی بن سید پیر لال بن سید حسین بن سید عبدالرحیم سید عبدالرحیم بن حضرت سید شاہ صادق حسینی سرست قدس اسرارہم۔ دونوں فرزندوں سے آپکی اولاد نرینہ جاری ہے۔ اور ناسک میں سکونت رکھتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بسبب بے علمی کے ابتر اور خستہ حال ہیں۔ حق تعالےٰ انہیں توفیق نیک عطا فرمائے۔ اور شرک و بدعت سے بچائے علم و عمل میں برکت دے +

حضرت مولوی سید شاہ محی الدین ویلوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا کتاب جواہر الحقایق میں یہ مرقوم ہے۔ مولوی سید عبد اللطیف عرف سید شاہ محی الدین قادری بن سید شاہ ابوالحسن قادری بن سید عبد اللطیف ذوقی بن سید رکن الدین ابوالحسن قربی۔ بن سید عبد اللطیف بن سید میراں ولی اللہ بن سید عبد اللطیف بن سید محمد بن سید عبد الحق بن سید قطب الدین بن مولانا سید عبد الفتاح گجراتی شارح مثنوی شریف بن قاضی سید اسمعیل گجراتی بن سید برہان الدین بن سید حسین بن سید نور اللہ منصوری بن سید عبد الفتاح بن سید جلال منقی بن سید حامد بن سید حمزہ اصغر خلیفہ حضرت غوث الاعظم بن سید اسد اللہ بن سید حسین اکبر بن سید محمد بن سید سیف اللہ ناصر بن سید ابوالقاسم بن سید حیدر کرار بن سیدنا حضرت امام علی النقی العسکری رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر علمائے ربانی و مشائخین کاملین سے ہیں + شنبہ چودھویں جمادی الآخر سنہ [illegible] ہجری میں تولد ہوئے۔ پہلے ایک بزرگ مولانا سید عبد اللطیف بیجاپوری قادری اس سلسلہ میں کے سنہ ۱۱۱۲ ہجری میں ویلور تشریف لائے اور وہاں حاکم وقت نے آپکی بڑی قدر کی اور وہیں مدفون ہیں۔ اسی خاندان میں مولوی سید شاہ محی الدین صاحب ویلوری ہیں۔ آپ فاضل اجل مرشد وقت عارف باسہ علوم ظاہری و باطنی

بہت مشتاق تھے۔ تمام ملک مدراس دکن وغیرہ آپکے فیض ظاہری و باطنی سے مملو ہے۔ آپ کی تصنیفات جواہر السلوک۔ جواہر الحقائق وغیرہ مشہور ہیں۔ جامع اوراق آپکی شرف خدمت سے سرفراز ہوا ہے۔ احوال خاندان کا آپکے بتصریح تمام راقم نے جلد سویم تاریخ الاولیا میں مندرج کیا ہے۔ آپنے تیسری محرم ۱۲۹۶ھ کو مدینہ طیبہ میں رحلت فرمائی اور اپنے جد امجد کے حضور میں مدفون ہوئے۔ **تاریخ وفات**

آہ جاتا رہا محی الدین۔	جس سے مشہور تھی صفات حق
چشم بددور سال فوت سروش	کہا لے واسے محو ذات حق

الحال آپکے صاحبزادے مولوی سید شاہ رکن الدین سلمہ ربہ ویلور میں اپنے بزرگوں کے طریقہ کو احیا رکھتے ہیں خدا یتعالی انکی عمر و علم میں ترقی عطا فرمائے۔ شعر

زندہ است آنکہ از وے جانشینے خلف ماند خردمندے حسینے

حضرت سید شریف محمد چشتی اورنگ آبادی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے۔ سید شریف محمد چشتی بن شاہ محمد بن راجو محمد بن سید ادریس بن سید محمد بن سید بدر الدین بدر عالم بن سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں بن سید احمد بن سید جلال الدین بن سید علی بن سید جعفر بن سید محمد بن سید محمود بن سید احمد بن سید عبد اللہ بن سید علی اصغر بن سید جعفر ثانی بن سیدنا امام علی النقی قدس سرہ۔ آپ مشاہیر اولیائے کرام دکن سے ہیں۔ بڑے بزرگ عارف باللہ سے تھے۔ مرید و خلیفہ نظام الدین چشتی اورنگ آبادی کے ہیں ۲۷۔ رجب ۱۱۶۴ھ ہجری میں وفات پائی اورنگ آباد دکن میں آپکا مزار ہے + (ریاض الاولیا)

حضرت سید حمید بخاری بیجاپوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے۔ سید حمید بخاری بن سید قطب الدین بن سید یوسف بخاری بن سید رکن الدین بن سید تاج الدین بن سید حامد بخاری بن سید ناصر الدین محمود۔ بن

سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں قدس اسرارہم + آپ مشاہیر سادات کرام وفضلائے عظام سے ہیں۔ فیض وارشاد آپکا تمام ملک میں جاری ہے۔ خلافت وارادت اجداد سے رکھتے ہیں۔ ۱۵۔ ذیقعدہ سنہ ہجری میں رحلت فرمائی بیجاپور میں آسودہ ہیں۔ آپ کے فرزند سید اشرف بخاری بڑے ولی کامل محقق فاضل تھے۔ فیض آپکا اطراف بیجاپور میں جاری ہے (منقول از کتاب سلاسل بخاری مصنفہ غنی بن موسیٰ بیجاپوری) +

حضرت مخدوم سید احمد بخاری قدس سرہ

آپ بڑے اولیائے متقدمین اور فضلائے کاملین سے ہیں۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ مخدوم سید احمد بخاری بن سید علاؤ الدین بخاری بن بندگی الاسلام سید ناصر الدین محمود بخاری بن سید جلال الدین بخاری قدس سرہ۔ ۵۔ ربیع الثانی سنہ ہجری میں رحلت فرمائی اور مرتضیٰ آباد میرچ میں آسودہ ہیں۔ آپکی اولاد وہاں رہتی ہے۔ اور بزرگوں کی جاگیریافتہ اراضی پر زندگی بسر کرتی ہے۔ اسی خاندان کے ایک بزرگ سید نعمت اللہ بخاری مرتضیٰ آبادی جو مشاہیر اولیائے کرام سے ہیں۔ محمد عادل شاہ کے زمانہ سلطنت میں احمد آباد گجرات سے بیجاپور تشریف لائے اور وہاں بڑا اعزاز پایا۔ مخدوم شیخ عبدالصمد کنعانی قادری خلیفہ شیخ لطیف اللہ قادری بیجاپوری سے خرقہ خلافت قادریہ حاصل کیا اور عرصہ تک بیجاپور میں رہکر لوگوں کو ارشاد وہدایت کرتے رہے۔ پھر یہاں سے میرچ کو تشریف لیجاکر وہاں سکونت اختیار کی علم ارشاد وہدایت بلند کر رکھا۔ صدہا لوگ آپکے مرید ومعتقد ہوئے۔ سنہ وفات آپ کے معلوم نہ ہوئے۔ سلسلہ جدیہ آپکا یہ ہے سید نعمت اللہ بخاری بن سید عبدالرحیم بن سید مصطفےٰ بن سید احمد مرتضیٰ آبادی بن سید برہان الدین قطب عالم بخاری بن سید ناصر الدین محمود بن سید جلال الدین بخاری قدس اسرارہم + مزار آپکا میرچ مرتضیٰ آباد میں ندی دروازہ کی طرف ہے۔ اولاد آپکی میرچ بیجاپور میں سکونت رکھتی ہے۔ اسی خاندان کے حضرت سادات بخاری سے مشہور ہیں۔ احمد آباد۔ بھوپال برہانپور۔ بیجاپور۔ گلبرگہ۔ کشمیر۔ میرچ وغیرہ میں موجود ہیں +

حضرت سید ہاشم المعروف خداوند ہادی قدس سرہ

آپ شاہیر اولیائے کرام سے ہیں۔ صاحب تصرفات عالیہ درجات تھے۔ مرید و خلیفہ حضرت امین الدین اعلیٰ بیجاپوری کے ہیں اور شاہ میرانجی خدانما سے حیدر آباد دکن آکر بہت فوائد باطنی حاصل کیا۔ بعد چند سال کے قصبہ چچولی میں آکر سکونت کی۔ ۵۔ ماہ شوال کو وفات پائی مقبرہ آپکی موضع چچولی ضلع بیجاپور میں ہے۔ نسب آپکا یہ ہے۔ سید ہاشم المشہور خداوند ہادی بن سید رستم بن سید علاء الدین بن سید حسن بن سید کمال الدین بن سید محمد بن سید شاہ حاجی بن سید شاہ جمال اللہ بن سید شاہ حافظ بن شاہ جمال محمد بن سید محمد بن سید محمد اکبر المشہور ابوالفتح رکن عالم بن مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ۔ بعد وفات پانے آپکے فرزند سید محی الدین عرف صاحب اللہ نے سجادہ شیخت کو زینت بخشی ہے + (منقول از تاریخ دکن)

حضرت حاجی سید شاہ حسین ہسوری قادری مدنی قدس سرہ

مجمع الانساب میں سلسلہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے۔ حاجی سید شاہ حسین مدنی بن سید رکن الدین بن سید جلال الدین بن سید علاو الدین بن سید عماد الدین بن سید قطب الدین بن سید تاج الدین بن سید قطب الدین بن سید شرف الدین بن سید جمال الدین بن سید برہان ابو محمد بن سید ضیاء الدین بن سید عین الدین بن سید سیف الدین بن سید حسام الدین بن سید معین الدین بن سید ابو صفا قاسم حسینی المدنی بن سید ادریس بن سید مرتضی حسینی بن سید جعفر ثانی بن سیدنا امام علی نقی الہادی قدس سرہ۔ آپ شاہیر اولیائے کرام سے ہیں۔ علی عادل شاہ کے زمان سلطنت میں آپ مدینہ سے تشریف لائے اور بیجاپور میں سکونت کی حضرت شیخ المشائخ شاہ عبد الحی خلیفہ حضرت شاہ نظام الدین قادری کے مرید و خلیفہ ہوئے۔ تعلیم و تربیت ظاہر و باطن پاکر موضع ہسور قریب رائچور اقامت کی تربیت و ارشاد مریدین میں مشغول رہے۔ فیض آپکا اطراف رائچور میں آجتک جاری ہے۔ ۱۰۸۲ھ ہجری میں آپنے رحلت فرمائی موضع ہسور میں آسودہ ہیں۔ فرزند آپکے تین تھے۔ سید مخدوم سید محی الدین۔ سید ابوالفتح بزرگ ولی کامل صاحب برکات اولاد آپکی وہاں رہتی ہے اور صاحبان کوٹ تلار سے مشہور ہیں + (از روضۃ الاولیاء مصنفہ مولوی محمد ابراہیم زبیری) +

حضرت اسد اللہ گجراتی قدس سرہٗ

مجمع الانساب میں سلسلہ جدیہ آپکا یہ لکھا ہے۔ سید اسد اللہ گجراتی بن سید نور اللہ بن سید نور اللہ بن سید عبد الفتاح بن سید اسماعیل گجراتی بن سید برہان بن سید حسین بن سید نور اللہ بن سید عبد الفتاح بن سید جلال متقی بن سید حامد بن سید حمزہ بن سید اسد اللہ بن سید حسین بن سید محمد بن سید ہاشم بن سید سیف اللہ بن سید ابو القاسم بن حیدر کرار بن سید امام علی النقی قدس اسرارہم۔ آپ مشاہیر علمائے کبار اور اولیائے نامدار سے ہیں۔ ملک گجرات میں سکونت رکھتے اور ہمیشہ درس و تدریس طلبا میں مشغول تھے۔ آپکے فرزند اُستاد البلد مولانا سید علی محمد زمان سلطنت ابراہیم عادل شاہ میں بیجاپور تشریف لائے اور وہاں درس و تدریس جاری فرمایا۔ آپکے قدوم کے برکت سے علم ظاہری و باطنی نے اُس ملک دکن میں کمال درجہ اظہار پایا۔ اور محمد عادل شاہ کے زمانہ میں آپ بیجاپور کے عہدۂ قضا پر مامور رہے۔ چوتھی ذیقعدہ [illegible] ہجری میں انتقال فرمایا۔ قبر شہر بیجاپور میں اسد پور دروازہ کی جانب ہے۔ **تاریخ رحلت** از افضل العلما مولانا غلام مرتضیٰ زبیری قدس سرہ

قاضی القضات عالم سید علی محمد۔	هم شرع را دلیلے هم علم را نشاں بود
هم در حدیث یکتا هم فقہ است نعماں	در علم و فقہ معنی استاد انس و جاں بود
هر جاہلے است عالم هر طلبے است صالح	شہرے ز فیض عامش آراستہ جناں بود
تدریس قدسیاں را چوں ذوق گشت غالب	صد جاں اہل معنی دنبال او رواں بود
بہرِ حساب رحلت در گوش جاں خرد گفت	سید علی محمد از علم دُرفشاں بود

بیان اولاد سیدنا حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ

آپ امام یازدہم آئمۂ اہل بیت سے ہیں۔ کنیت آپکی ابو محمد اور لقب خالص و عسکری ہے اور نام حسن فرزند حضرت سیدنا امام علی النقی العسکری کے ہیں۔ روز پنجشنبہ ساتویں ربیع الاول ۲۳۲ھ مدینہ میں متولد ہوئے۔ اور روز یکشنبہ ۲۲ محرم ۲۶۰ھ ہجری کو معتمد باللہ کے زمان خلافت میں زہر سے شہادت پائی اور سرمن رائی میں آسودہ ہیں۔ صاحبزادے آپکے چار ہیں۔

حضرت سیدنا امام محمد مہدی - حضرت علی اکبر - حضرت علی اصغر - حضرت محمد تقی رضی اللہ عنہم

تاریخ رحلت

حسن عسکری کہ معصوم است	ہمچو آبائے خویش سموم است
مصدرِ جود مظہرِ احساں	بود ذاتِ مبارکش بہ جہاں
ذات او شاہبازِ اوج شرف	عمدۂ دودمانِ شاہِ نجف
از محرم کہ بست و دویم بود	روزِ یکشنبہ اش سفر فرمود
سالِ نقلش زراستی برخواں	کہ شدہ حرفِ رہت از دوراں
مرقدِ پاک او قریبِ پدر	نور بخشد بجرمِ شمس و قمر

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ

نسب نامہ آپکا خزینۃ الاصفیا میں یہ مرقوم ہے خواجہ بہاؤالدین نقشبند بن خواجہ سید محمد بن سید محمد بن سید جلال الدین بن سید برہان الدین بن سید عبد اللہ بن سید زین العابدین بن سید قاسم بن سید شعبان بن سید برہان بن سید محمود بن سید بلاق بن سید تقی صوفی خلوتی بن سید فخر الدین بن علی اکبر بن سیدنا حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہم - آپ عظمائے اولیائے متصرفین و خلفائے کبرائے کاملین سے حضرت خواجہ امیر کلال قدس سرہ کے ہیں - امام طریقت پیر حقیقت و پیشوائے شریعت تھے - ایام طفلی سے خوارق عادات و کشف و کرامات آپ سے ظاہر ہوئے خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی روح مبارک سے فیض اویسیہ حاصل کیا - رسالہ بہاویہ فی مقامات نقشبندیہ میں آپکا حال بہ تشریح مرقوم ہے - تیسری ربیع الاول ۷۹۱ھ ہجری میں رحلت فرمائی - مولد و مدفن آپکا قصر عارفاں بخارا سے ایک فرسنگ کے فاصلہ پہ ہے + تاریخ رحلت

آنکہ خلوت در انجمن دارد	سفر و سیر در وطن دارد
پیشوائے طریق صدق و یقیں	نقشبند جہاں بہاؤالدین -
از ربیع نخست بود دوم	باز از روئے اختلاف نہم
شب دوشنبہ آں ولی جہاں	شد بحکم الٰہ سوئے جناں

سال تاریخ نقل آں محمود	خروم خاص اہل دیں فرمود	صفدر یزدان نشین
سال نقلش کہ بہ زگوہر سفت	ھقل ماہ بہشت والا گفت	
شدہ تاریخ آن کمل حق	آمدہ نقشبند واصل حق	
باز تاریخ آں خدا آگاہ	زد رقم قطب اوج خلد آلہ	

حضرت سید احمد البدوی قدس سرہ صاحب مصر

سلسلہ جدیہ آپکا رسالہ انساب میں یہ تحریر ہے۔ سید احمد البدوی بن سید علی بن سید ابراہیم بن سید محمد بن سید ابوبکر بن سید اسماعیل بن سید عمر بن سید علی بن سید عثمان بن سید حسین بن سید محمد بن سید موسیٰ بن سید یحییٰ بن سید عیسیٰ بن سید علی بن سید محمد نقی بن سیدنا حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہم - یہ بزرگ بڑے اولیائے کاملین صاحب کشف وکرامات ہیں +

بیان سیدنا حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ عنہ

آپ امام دوازدہم ایمہ اہلبیت سے ہیں - محمد نام کنیت آپکی ابوالقاسم اور لقب حجہ ومہدی ہے۔ آپ حضرت سیدنا امام حسن عسکری کے فرزند دلبند ہیں مقام سرمن رائی روز جمعہ نصف شعبان ۲۵۵ھ ہجری میں تولد ہوئے - اور ساتویں محرم ۲۶۵ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور اپنے والد ماجد کی وفات کے وقت آپکی عمر پانچ یا چھ برس کی تھی - اور یہی اعتقاد اہل سنت والجماعت کا ہے شیعہ نے جو دوسری روایت بیان کی ہے - کہ آپ غار جبل سامرہ میں غائب ہوگئے ہیں - اُسکی اصلی نہیں + **تاریخ رحلت**

آنکہ او ہادی است و مہدی خلق	ذات والاے اوست شادی خلق
سید فضل و رامام ہمام	شاہ ریام وپیشوائے انام
سال مولود آں امام زماں	دوّمی عیسیٰ آمد است بخواں
جمعہ و ہفتم مُحرم بود	کہ ز آفاق رحلتش فرمود
یافتم سال رحلتش بسند	مہدی صاحبِ زماں آمد

بیان چند بزرگان دین کا جو صحابہ کرام کی اولاد میں ہیں

حضرت مخدوم شیخ عین الدین گنج العلوم جنیدی بیجاپوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا کتاب مجمع الانساب میں یہ تحریر ہے۔ شیخ العالم مخدوم شیخ عین الدین محمد ابو العون
بن شیخ شرف الدین محمد متقی بلھوی بن شیخ سعد الدین اسماعیل او آب جنیدی بن شیخ شرف الدین
جنیدی بن شیخ امام سعد الدین اسماعیل بن امام معین الدین محمد زاہد بن امام ضیاء الدین ابو محمد مہدی
حبیب اللہ فاتح بن امام سعد الدین اسماعیل بن امام معین الدین محمد زاہد بن امام ضیاء الدین ابو محمد مہدی
بن شیخ ازہد الدین ابو الحسن معلی یاسرجی بن ابو عبد الرحمن محمد سلمی بن ابو سعید حسین قریشی بن
ابو الخیر اسماعیل بن ابو عمران مُجَیّد بن سید الطایفہ رئیس القوم ابو القاسم خواجہ جنید بغدادی
بن ابو محمد عمران کبیر بن ابو عبد اللہ بناجی حبیب ثالث بن ابو صفا شیبان راعی بن ابو سلیم
حبیب ثانی راعی بن ابو حبیب سلیم کوفی اُستاد امام شافعی بن ابو عبد الرحمن سلمی تابعی۔ بن
ابو عبد اللہ حبیب صحابی معلم امام حسنؓ و امام حسینؓ بن سلیم ابو حبیب بن عبد اللہ ابو سلیم بن
سلیم ابو عبد اللہ بن عبد المناف جد کلاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مشاہیر
علمائے کاملین اور اولیائے متصرفین سے ہیں۔ ۸۰۳ھ ہجری میں قریب دہلی کے تولد ہوئے۔
بیجاپور آکر درس و تدریس جاری فرمایا۔ تمام اطراف بیجاپور آپکے فیوضات ظاہری و باطنی سے
مملو ہے ۹۲۵ھ ہجری میں آپ نے انتقال فرمایا اور بیجاپور میں مدفون ہیں۔ (از تذکرۃ المشایخ دکن)

حضرت مولانا محمد عبد الحلیم لکھنوی قدس سرہٗ

رسالہ حسرت العالم میں نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے۔ مولانا محمد عبد الحلیم لکھنوی بن مولانا
محمد امین اللہ بن محمد اکبر بن ابی الرحم بن یعقوب بن عبد العزیز بن احمد سعید بن مولانا قطب الدین
شہید سہالوی بن عبد الحلیم بن عبد الکریم بن شیخ الاسلام احمد بن حافظ الدین محمد لاہوری بن شیخ
فضل اللہ بن شیخ محی الدین بن شیخ نظام الدین بن شیخ علاء الدین انصاری بن مولانا اسماعیل بن مولانا
اسحاق بن داؤد بن عزیز الدین بن جلال الدین بن خواجہ دوست محمد بن خواجہ غیاث الدین بن

معز الدین بن حبیب اللہ بن خواجہ شمس الدین بن جلال الدین بن ظہیر الدین بن سلطان محمد بن نظام الدین بن شہاب الدین محمود بن ایوب بن جابر بن مقری الباری عبداللہ انصاری بن ابی منصور محمد بن ابی معلوٰ بن محمد بن احمد بن علی بن جعفر بن منصور بن سیدنا ابی ایوب انصاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - یہ بزرگ بڑے عالم کامل فاضل اجل ہندوستان میں تھے ۱۲۳۹ھ ہجری میں تولد ہوئے - بڑے بڑے اساتذہ کرام سے علوم حاصل کیا - تمام عمر درس تدریس و تصنیف کتب میں مشغول رہے - ہزارہا طلبا کو آپکی خدمت سے فیض پہونچا ہے - چونکہ یہ کتاب نسب کے باب میں لکھی ہے - لہذا تراجم وغیرہ حال آپکا راقم نے تذکرہ حیات العلماء میں لکھا ہے + (رسالہ دراحوال مولانا محمد عبدالحلیم لکھنوی)

حضرت مولوی محمد جمیل برہانپوری رحمۃ اللہ علیہ المشہور بسم اللہ صاحب قاضی بلدہ برہانپور

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے - مولوی محمد جمیل بن مولوی عبدالغفار بن مولوی محمد جمیل بن مولوی عبدالغفار بن مولوی محمد حسن بن قاضی حبیب احمد بن شریف محمد بن جمیل محمد بن شریف محمد بن عبدالحلیم بن خضر بن نصیر الدین بن برہان الدین بن خضر بن عیسی بن الیاس بن حسن بن محمد بن علی بن یعقوب بن محمد بن علی بن ابراہیم بن محمد بن ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن علی بن احمد بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف رضی اللہ عنہم

یہ بزرگ بڑے مشاہیر علمائے دکن سے ہیں - تمام عمر آپنے درس و تدریس میں طلباء کے صرف کی ابتدائی اجرائے مدرسہ دارالعلوم حیدرآباد دکن میں مدرس اول علوم عربی کے مقرر تھے - اور حضرت شاہ ابوسعید خلیفہ حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب نقشبندی کے مرید ہوئے بتاریخ ۲۳ جمادی الاول ۱۲۸۲ھ ہجری کو انتقال فرمایا - اور حیدرآباد میں محلہ شکر گنج کے درمیان صفدر نواز جنگ کی مسجد کے صحن میں مدفون ہوئے - اُنکے فرزند مولوی محمد عزیز الرحمن صاحب مرحوم جو بمبئی میں حضرت مولانا مولوی محمد اکبر صاحب کشمیری مرحوم کی خدمت میں رہکر علوم معقول و منقول کو تحصیل کیا اور مدت تک بدرجہ اعلے مجسٹریٹی شہر برہانپور رہے اور ۱۲۹۰ھ ہجری میں وارد حیدرآباد دکن ہوئے - محکمہ عدالت تصفیہ ساہوان کے رکن د

منصب عالی سے سرفراز رہے - ۱۹ - جمادی الثانی ۱۲۹۵ھ ہجری کو شہر برہانپور میں رحلت فرمائی اور وہیں اپنے بزرگوں کے مقبرہ میں قریب شیخپورہ کے مدفون ہیں - الحال اُنکے فرزند برخوردار قاضی محمد سراج الرحمن طول عمرہ - برہانپور میں رونق افزائے مسند قضا ہیں - خدا اُنکو علم و عمل عطا فرمائے

تاریخ وفات - مصنفہ مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب سلمہ اللہ تعالے -

جبکہ قاضی عزیز رحمن کا سارے پس ماندگاں ہوئے غمگیں صاحب علم و فضل حامی دیں اہل اسلام سب ہوئے مغموم اس سبب سے یہ سال غم کا خلیل	دار فانی سے انتقال ہوا شہر برہانپور غم سے بھرا زیب مسند شریعت غرا کہ ہوا نور گم ہدایت کا ہو گیا مہ غروب میں نے کہا	عالم باعمل بحر علم زیب زمان

حضرت شیخ مخدوم رکن الدین احسنابادی قدس سرہ

اور آپکو شیخ سراج الدین محمد جنیدی بھی کہتے ہیں - نسب نامہ آپکا یہ ہے - مخدوم شیخ سراج الدین محمد جنیدی بن شیخ سراج الدین مظفر بن شیخ شرف الدین ملک داؤد بن شیخ حمید الدین حامد شفق بن سعد الدین اسماعیل شتہید بن امام معین الدین محمد زاہد بن امام منار الدین ابو محمد مہتدی بن ابوالحسن علی ناسرجی بن شیخ ابو عبدالرحمن سلمی نیشاپوری بن شیخ حسین القرشی بن شیخ ابو عمر اسماعیل بن شیخ ابو عمر تجید شعار الدین بن سید الطائفہ رئیس القوام ابوالقاسم خواجہ جنید بغدادی قدس اسرارہم - آپ اکابرین متقدمین اولیائے دکن اور مشاہیر مشائخین متصرفین سے ہیں - آپ سلطان علاء الدین حسن کانگو بہمنی بادشاہ کے زمانہ میں شہر احسناباد گلبرگہ میں تشریف لائے - سید علاء الدین جیوری سے دولتاباد میں آکر مرید ہوئے - اور بیس برس پیر کی خدمت میں رہے تمام فیوضات ظاہری و باطنی اخذ کئے اور بحکم پیر و مرشد موضع کونچی المعروف گرچیاں میں آکر سکونت کی اور ہدایت خلق میں مشغول ہوئے سلطان علاء الدین نے موضع مذکور جاگیر مدد معاش آپکے لئے مقرر کی چنانچہ ابتک اولاد میں جاری ہے - پھر ۴۵ برس کے بعد گلبرگہ کو تشریف لائے - گیارہ برس احسناباد میں علم ارشاد و ہدایت بلند کیا - نویں شوال ۷۹۵ھ ہجری کو محمود شاہ بہمنی کے زمان سلطنت میں انتقال فرمایا

اور قبر آپکی گلبرگہ شریف میں ہے اولاد آپکی کرچیاں اور احسن آباد میں رہتی ہے + (منقول از خورشید جاہی)

حضرت مولانا عبد العلی بحر العلوم رحمۃ اللہ علیہ

آپ مشاہیر علمائے کبار عالی مقدار سے ہیں۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ مولانا عبد العلی بحر العلوم بن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین الشہید سہالوی بن عبد الحلیم بن عبد الکریم بن شیخ الاسلام احمد بن حافظ الدین محمد لاہوری بن شیخ فضل اللہ بن شیخ نظام الدین بن شیخ علاو الدین انصاری کو پہونچکر سیدنا ابی ایوب انصاری مصاحب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتا ہے کہتے ہیں۔ کہ آپ کے بزرگوں سے شیخ علاو الدین انصاری ہند کی طرف آکر دہلی کے قریب سکونت کی اور وہیں آسودہ ہیں۔ پھر ملا نظام الدین قصبہ سہالی میں آکر مقیم ہوئے۔ انہیں کی اولاد میں آٹھویں پشت میں ملا قطب الدین شہید امام الاساتذہ ومقدام الجہابذہ معدن علوم عقلیہ مخزن فنون نقلیہ تھے۔ تمام عمر اپنے درس وتدریس میں صرف کی سلسلہ تلمذی اکثر علمائے ہند کا آپ سے منتہی ہوتا ہے سنہ ۱۱۰۲ ہجری میں آپ بسبب نزاع موروثی کے درجہ شہادت سے فائز ہوئے۔ اولاد آپکی فرنگی محل لکھنو اضلاع بنارس۔ مرزاپور وغیرہ میں موجود ہے۔ مولانا بحر العلوم موصوف کو نواب والاجاہ محمد علی خاں رئیس کرناٹک نے بصد اعزاز طلب کیا اور آپکے لئے مدرسہ وغیرہ تعمیر کیا۔ صدہا طلبا آپکی خدمت سے مستفید ہوکر عالم علوم ظاہری ہوئے۔ اور بحر العلوم خطاب آپکو وہاں سے ملا ہے ۱۲ رجب سنہ ۱۲۳۵ ہجری میں رحلت فرمائی۔ مدراس میں آسودہ ہیں۔ **تاریخ وفات**

آں مخزن علم ودیں کہ مانند	عبد العلیش بہ ہفت کشور
ہرگاہ کہ از تنش بنا گاہ	شد عازم خلد روح اطہر
شد ماتم او چنانکہ گردید	برپا ہمہ جا فغان محشر
چوں با شعراء سن وفاتش	پرسید کسے بدیدۂ تر
گفتند کہ شد تہی زیکرد	دریائے شریعت پیمبر

(از رسالہ احوال ملک العلما)

حضرت قاضی ابراہیم زبیری بیجاپوری رحمۃ اللہ علیہ

نسب نامہ آپکا کتاب مجمع الانساب میں یہ ہے - سند العلماء قاضی ابراہیم زبیری بن مولانا محمد کبیر
زبیری بن برہان الدین بن عبدالوہاب بن احمد غازی گجراتی بن محمود زبیری بن داؤد بن حبیب اللہ
بن عبدالشکور بن جمال الدین بن شیخ محمد بن شیخ نصیر الدین بن شیخ عبداللہ - بن شیخ حامد
بن شیخ یعقوب بن شیخ محمود بن شیخ موسیٰ بن شیخ عبدالرحمن بن شیخ عاصم بن شیخ حارث بن شیخ نصر
بن شیخ عامر بن شیخ عاصم بن شیخ مصعب بن شیخ عبداللہ بن شیخ زبیر صحابی بن عشرۃ المبشرہ بن
ام صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ آپ بڑے اولیاے کاملین اور علمائے عالیہ درجات
سے ہیں - آپکے جد پنجم مولانا احمد غازی گجراتی جو بڑے عارف باللہ تھے اور احمد آباد میں مسند مشیخت
کو زینت دیتے تھے - وہیں آسودہ ہیں - پھر اسی بزرگ کی اولاد میں سے مولانا محمد زبیر الکبیر بیجاپور
تشریف لائے - اور زمان سلطنت ابراہیم عادل شاہ میں سکونت پذیر ہوئے - اور بیرون حصار
بیجاپور آسودہ ہیں - اُنکے فرزند مولانا قاضی ابراہیم زبیری ہیں - تمام عمر درس وتدریس میں
طلبا کے اور تعلیم اذکار و اشغال میں مریدوں کے گذاری - شیخ جان اللہ المشہور عطاء اللہ سے
خرقہ خلافت سہروردیہ کو اخذ کیا (مزار شیخ جان اللہ کا برہانپور میں ہے) غرضکہ آپنے چند روز
عہدہ قضا کو بیجاپور کے بڑی دیانت داری سے چلایا صدہا لوگ آپکے فیوضات ظاہری و باطنی
سے فیضیاب ہوئے - بارھویں رجب سنہ ۱۰۹۴ ہجری میں واقع ہوئی - اور اندرون حصار بیجاپور
متصل رنگین مسجد آپکا مزار ہے - تاریخ رحلت

ناصر الشرع حجۃ الاسلام
سنی پاک عالم و عامل
برترین فیض گیر عقل عاشر
رہبر علامہ قاضی ابراہیم
بود دریائے فضل او درجوش
علمائے مستفید گشت اند
انتشر علما علی الآفاق
در زمانش نیافت شمس و قمر

درۃ التاج افسر العلما
صوفی صاف قدوۃ عرفا
محرم کنہ الذی اسریٰ
مقعد صدق شد و راشو ا
یافت از وے کمال قدر علا
بکمالات صورت و معنیٰ
واشتہر اسمہ بورع و تقیٰ
ہمچو زاہد کامل التقوی

بردکن این سواد بیجاپور — از وجودش بفخر و فر و بہا
جلگی وصف او نیارم گفت — کلّت الالسنہ فکیف انا
کان دال و صاد فوق الغین — سیزدہ رجب لیلۃ الغرا
در پس پردہ این جہاں گشتہ — چو رسیدہ بار جیبش ندا
ہر طرف نالہ و فغاں برخاست — ہر سوئے نوحہائے واویلا
چونکہ تاریخ جستم از دل گفت — شد فرو آفتاب اوج ہدا
۱۰۹۴ھ

اس خاندان کی اولاد بیجاپور میں رہتی ہے۔ ایک بزرگ کا نسب نامہ ہاتھ آیا ہے ناظرین کیلئے درج ہے
نسب نامہ۔ حافظ غلام محمد زبیری بن غلام مرتضی بن حافظ محمد ابراہیم بن مولانا اسماعیل بن عبدالقادر بن قاضی ابراہیم زبیری قدس اللہ اسرارہم۔ آپ عالم کامل اور فاضل اجل خاندان بیجاپور سے تھے۔ عین ایام جوانی میں پانچویں شوال ۱۲۴۰ھ ہجری کو رحلت فرمائی قریب مقبرہ حضرت شاہ ہاشم علوی کے مدفون ہیں۔ **تاریخ وفات مصنفہ والد امجد**

کرد جفئے سپہر بر من زار — کہ از و بر رخ اشک دارم لعل
یعنے فرزند نو جوانم برد — روز و شب خوں ز دیدہ بارم لعل
سال فوتش چو جستم از دل گفت — آہ گم گشتہ از کنارم لعل
۱۲۴۰ھ

[illegible]

حضرت شیخ الاسلام شاہ شمس الدین ابی الفتح شیخ محمد القادری البیدری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا مجمع الانساب میں یہ مرقوم ہے۔ شاہ شمس الدین ابی الفتح شیخ محمد القادری۔ بن شیخ ابراہیم بن شیخ فتح اللہ بن شیخ ابی بکر بن شیخ فخرالدین۔ بن شیخ بدرالدین بن شیخ اسید فخرالدین بن بدرالدین بن اسید ارشاہ میناابن امیر شاہ غوری بن سلطان شہاب الدین غوری الغزنوی آپ مشاہیر اولیائے کرام و اتقیائے عظام سے ہیں۔ بزرگ عارف باللہ شیخ کامل فرید العصر تھے۔ غرہ شوال ۹۳۵ھ ہجری میں انتقال فرمایا اور بیدر میں مدفون ہیں۔ انکے فرزند شیخ ابراہیم مخدوم جی۔ بن محمد ملتانی جو شیخ المشائخین دکن تھے۔ ۲۲۔ شوال ۹۷۲ھ ہجری کو رحلت فرمائی۔ انکی اولاد میں حضرت مولانا شیخ اسماعیل محدث بیجاپوری جو

علمائے کاملین بیجاپور سے ہیں - جنکا نسب یہ ہے شیخ اسماعیل محدث قادری بن شاہ محمد اکبر بن شاہ حسین بن شیخ ابراہیم مخدوم جی بن شیخ الاسلام شیخ محمد القادری البیدری قدس اسرارہم آپ عادل شاہ ابراہیم کے زمان سلطنت میں بیدر سے بیجاپور آئے - اور درس وتدریس علوم ظاہری کا جاری رکھا - ہزارہا لوگ آپکے فیض سے سرفراز ہوئے - آپکے فرزند مولانا لطف اللہ اور مولانا شاہ محمد بڑے عالم کامل تھے - فیض وارشاد آپکا مشہور ہے - قبر آپکی بیجاپور میں زہرہ پور دروازہ کے قریب ہے + (منقول از مشکوۃ النبوت)

حضرت مولوی خیر الدین محدث سورتی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے - مولوی خیر الدین بن محمد زاہد بن حسن بن شاہ محمد بن لاڈ محمد بن محمد عمر بن محمد اسحاق بن شیخ بڈھا بن مولانا عیسی بن محمد عرب بن شیخ عیسیٰ بن ابوبکر بن فضیل - بن عبدالرحمن بن ابوالقاسم بن زید بن عبداللہ بن ثابت بن عبداللہ بن عبدالملک بن حاتم بن فتح اللہ بن ابی ذرعہ بن ہاشم بن قسم بن زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہم - آپ علمائے کرام ملک گجرات سے ہیں - آپکے بزرگوں سے پہلے شیخ محمد عرب مدینہ سے ہند کی جانب آئے اور قصبہ نوساری میں سکونت کی پھر وہاں سے سورت میں تشریف لاکر اپنے فیوضات ظاہری و باطنی سے صدہا لوگوں کو فیض پہونچایا اور مدرسہ میں درس منقول و معقول دیا کرتے تھے - اسی خاندان سے ایک بزرگ مولانا حسن محمد عالمگیر بادشاہ کے عہد سلطنت میں بڑے فاضل مانے جاتے تھے - دور و دراز سے لوگ آپ پاس آتے اور مسائل مشکلہ کو حل کرتے تھے - اُنکے فرزند مولانا زاہد عالم کامل تھے - ہمیشہ درس وتدریس میں رہتے اور لوگوں کو فیض پہونچاتے تھے - اُنکے فرزند مولوی خیر الدین ہیں - اُنکے فرزند مولوی شیخ محمد صالح جو عدالت سورت میں عہدہ افتا پر منصوب تھے - ۱۷ - ذیقعدہ سنہ ۱۲۳۲ھ کو انتقال فرمایا - اور سورت میں آسودہ ہیں - دوسرے فرزند مفتی نظام الدین نے سنہ ۱۲۴۰ ہجری میں رحلت فرمائی - مولوی محمد صالح کے دو فرزند - مولوی مصلح الدین سورت میں مدفون ہیں - اور شہاب الدین بڑودہ میں سکونت پذیر ہیں + (منقول از تذکرہ صلحائے سورت)

حضرت شاہ شیخ یٰسین قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے - شاہ شیخ یسین بن شیخ ابو بکر بن شیخ محمد صادق بن شیخ عطاء اللہ بن شیخ عبداللہ بن شیخ عبداللطیف بن شیخ پیر محمد چانپانیری بن شیخ جلال بن شیخ عبدالعزیز بن شیخ عبداللہ بن شیخ ابراہیم بن شیخ جعفر بن شیخ جلال بن شیخ محمود بن شیخ عبداللہ بن شیخ حمید بن شیخ عبدالرحمن بن شیخ عثمان بن شیخ مصعب بن شیخ ابان بن شیخ عامر بن سعد بن وقاص رضی اللہ عنہم

آپ مشاہیر اولیائے کرام سے ہیں - آپکے نسب میں ایک بزرگ شیخ پیر محمد چانپانیری بعد تکمیل علوم ظاہری کے حضرت غوث العالم محمد غوث شطاری گوالیری سے خرقہ خلافت اخذ کیا - آپ اجلہ مشائخین گجرات سے ہیں شاگرد رشید مولوی ولی اللہ بن مولانا غلام محمد برہانپوری کے ہیں - آپکے فرزند شیخ عبداللطیف نے احمد آباد میں سکونت کی اور وہیں مدفون ہیں - آپکے والد ماجد شیخ ابو بکر نے سورت میں آکر قیام فرمایا - مخلوق کی ہدایت میں مشغول ہوئے - [illegible] ہجری کو انتقال فرمایا مسجد مرجان شامی میں مدفون ہوئے - انکے فرزند شاہ شیخ یسین تھے - انکے تین فرزند شیخ عبداللہ متوفی ۱۲۴۳ھ ہجری - شیخ غلام محی الدین متوفی ۱۲۳۳ھ شیخ پیر محمد متوفی ۱۲۶۰ھ ہجری - شیخ غلام محی الدین کے فرزند مولوی محمد فاضل تھے - جو ۱۳۰۲ھ ہجری میں اس دنیائے فانی سے کوچ کیا - (از تذکرہ صلحائے سورت)

حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ

آپ مشاہیر اولیائے کرام سے ہیں - بزرگ زمانہ عارف عابد و زاہد تھے - نسب نامہ آپکا یہ ہے حضرت خواجہ معروف کرخی بن فیروزاں مولیٰ آزاد کردہ حضرت سیدنا امام علی موسیٰ رضا رضی بن سلیمان بن مسعود بن سعد بن زید بن عبدالرحمن بن سلمان بن عیسیٰ بن محمد محسن ہمراہ شہید الشہدا دشت کربلا میں شہید ہوئے - بن معاویہ ثانی کہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے باغیہ کے ہاتھ سے شہید ہوئے ہیں - متوفی ۲ محرم [illegible] ہجری قبر آپکی بغداد شریف میں ہے - اس بزرگ کے خاندان سے نسب نامہ

حضرت خواجہ گل محمد احمد پوری کا کتاب تکملہ سیر الاولیاء میں یہ لکھا ہے۔ خواجہ گل محمد احمد پوری بن مولوی الہ یار بن شیخ محمد گل حکیم بن حافظ شیخ عبدالرشید بن شیخ محمد حسین بن شیخ کریمداد وڈیگہ بن شیخ بدرالدین بن شیخ ظہیرالدین شیخ الاسلام بن حافظ احمد بن حاجی علی رضا بن حاجی احمد بن حافظ محمود بن مراد علی بن امان اللہ بن نورالدین بن عباس علی بن محمد تقی بن رشیدالدین بن سعیدالدین بن نظام الدین بن محمد نصیر بن شیخ حیدر بن محمد صالح بن شہاب الدین بن محمد عارف بن جمال الدین بن عبدالغنی بن محمد جعفر بن شیخ حامد بن شیخ محمد بن خواجہ محمد محفوظ بن خواجہ معروف کرخی قدس اسرارہم۔ حضرت خواجہ گل محمد احمد پوری قدس سرہ کاملین مشائخین سے ہیں۔ عارف باللہ صاحب ولایت وکشف وکرامات تھے۔ نعمت وخلافت خاندان چشت سے پائی تھی۔ ۹ محرم ۱۲۴۳ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ احمد پور میں مدفون ہیں انکی اولاد میں الحال حضرت محمد نجم الدین معروفی کرخی سلمہ اللہ تعالے اپنے آبا و اجداد کے سجادہ مشیخت پر زینت بخش ہیں۔ انکا نسب نامہ یہ ہے۔ محمد نجم الدین بن مولانا شیخ نظام الدین بن خواجہ محمود بخش بن خواجہ گل محمد احمد پوری جنکا مزار احمد پور ریاست بہاولپور میں ہے
فائدہ۔ اسی نسب میں شیخ محمد حسین کے دوسرے بھائی شیخ محمد صدیق سے شیخ محمد فاروق بنگالہ کی جانب تشریف لائے اور وہاں آکر سکونت اختیار کی انکی اولاد وہیں آباد ہے۔ اور شیخ محمد حسین کے دوسرے بھائیوں سے شیخ محمد زمان اللہ شیخ رحیمداد کی اولاد ملتان۔ خیرپور۔ بہاولپور۔ مبارکپور۔ احمدپور میں سکونت رکھتی ہے +

(منقول از تکملہ سیر الاولیاء مصنفہ خواجہ گل محمد احمد پوری)

حضرت شاہ محمد علی حبیب پھلواری قدس سرہٗ

آپ خلف شاہ ابوالحسن قادری کے ہیں۔ صوبہ بہار کے نامی گرامی مشائخین سے تھے علوم ظاہری میں کمال تھا تصانیف اور درس وتدریس میں ساری عمر بسر کی ۲۷ ربیع الاول ۱۲۹۵ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور پھلواری میں آسودہ ہیں۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ محمد علی حبیب بن ابی الحسن بن نعمت اللہ بن مجیب اللہ بن ظہور اللہ بن کبیرالدین بن رکن الدین بن محمد حسین بن امیر عطاء اللہ جعفری بن سعد اللہ بن فتح اللہ بن مجیب اللہ بن ہدایت اللہ بن محمد امیر بن امیر رئیس بن محمد امین بن محمد ابراہیم بن عمر دراز بن محمد حمید بن محمد حمید بن محمد حسن بن اسمعیل بن امیر محمد بن امیر علی بن عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ عنہم

خاتمہ کتاب

تاریخ طبع کتاب ہذا از حامی سنت ماحی بدعت قدوة العلماء اشرف الفضلاء مولانا مفتی سید عبد الفتاح المعروف بہ مولوی اشرف علی صاحب پیرزادہ الحسینی القادری گلشن آبادی سلمہ الصمد تعالیٰ عن شر الشین

نوشتہ سید احمد تذکرہ انساب را حاوی
برائے آل و اصحاب نبی اولادشان اظہر

کہ از اہل عرب اسلاف و اجداد آمدہ اینجا
بلاد ہند را موطن نمودہ ہر کجا اکثر

مشائخ پیرزادہ عالم و فاضل چہ عالی قدر
معطر خاک ہندستان جسم و جان شان یکسر

بترویج مسلمانی چہ سعی وافرہ کردند
خدا رحمت کند بر خانداں باقیہ مفطر

چو اشرف جست سال طبع آں از ہاتف غیبی
ثواب ماہ ذی الحجہ بگو تاریخ ایں دفتر
۱۲ ۱۳ھ

ایضاً

شد علم دیں برحمت از معجزات احمد
الاولیائے امت علمائے دیں اکمل

ختم رسالت آمدہ ایں دور آخریں را
علم و عمل نوادر ہم مجمل و مفصل

تاریخ الاولیا شد تالیف سید احمد
زاں بعد جمع کردہ انساب خاص افضل

انساب آل و اصحاب حضرت ہند دانند
اجداد خود شناسند با نقشہائے اجمل

اولاد عالمانند از باقیات صلحا
برکات و رحمت آید در یادگار منزل

سہ امعاد خود را از اہل قبائل پاک
دانند سعادت از دل چوں عارفاں افضل

ہاتف بگفت اشرف در مصرعی دو تاریخ
ذکر امام برحق - ذکر نبی مرسل
۱۲ ۱۳ھ ۱۲ ۱۳ھ

ایضاً

انساب اولیا را بنوشت سید احمد
چوں دور آخر آمد وقت بہار گلشن

تاریخ بہر ختمش اشرف بجست از دل
ہاتف بگفت سالش بزم بہشت روشن
۱۲۰ ھ ۱۳